

# موت کے مناظر آئینہ مرآت

تصنیف  
علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

مجموعۃ اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : [www.ishaateislam.net](http://www.ishaateislam.net)



موت کے مناظر

# آئینہ مرعبرت

تصنیف

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادور، کراچی، فون: 32439799



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

## سبب تالیف

شعبان ۱۴۰۵ھ کو دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی کے سالانہ اجلاس میں دستار بندی و ختم بخاری شریف کے لیے جب میں حاضر ہوا تو عین اس وقت جبکہ دارالعلوم کی مسجد "تنویر المساجد" کے سنگ بنیاد کی تقریب ہو رہی تھی بالکل ناگہاں حضرت غازی ملت مولانا سید محمد ہاشمی صاحب کچھو چھو مدظلہ العالی مجھ سے پوچھ بیٹھے کہ آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہو چکی؟ میں نے عرض کیا کہ چوبیس ہیں تالیف "سامان آخرت" مکمل کر چکا ہوں کہ سن کہ حضرت موصوف الصدر نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ایک کتاب خواہ چھوٹی ہی سہی اور بھی جلد لکھ دیجئے تاکہ پچیس ہو جائے چوبیس کا عدد ٹھیک نہیں معلوم ہوتا۔ ان دنوں میری پشت میں کار بنکل پھوڑا نکلا ہوا تھا جس کی تکلیف رمضان شریف میں بھی رہی۔ لیکن مولانا العزیز کی فرمائش کا مجھے برابر خیال لگا رہا۔ پنا پنچہ شوال میں جب میں براؤن شریف حاضر ہو گیا۔ تو اس کتاب کی تدوین شروع کر دی۔ جو بحمدہ تعالیٰ تقریباً تین ماہ میں مکمل ہو گئی۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل دس عنوانوں پر چند مقبر کتابوں کے حوالوں کو میں نے درج کر دیا ہے۔ جو بہت ہی اثر انگیز و عبرت خیز ہیں۔

- (۱) بوقت وفات کس نے کیا کہا؟ (۲) جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟
- (۳) اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا؟ (۴) اموات کے لیے کیا خواب دیکھا؟

نام کتاب : آئینہ عبرت

تصنیف : حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب اشاعت : ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ - دسمبر ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت السنۃ (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار پیشادور، کراچی، فون: ۲۴۳۹۷۹۹

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

## پیش لفظ

کتاب ہذا آئینہ عبرت جو کہ حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب کی تالیف کردہ ہے اس میں موت سے متعلق بزرگان دین کے اقوال اور چند اہم موضوعات کے تحت واقعات کو تحریر میں لایا گیا ہے، جس کو پڑھ کر موت سے قبل موت کی تیاری اور دنیا و آخرت کو سنوارا جاسکتا ہے۔

جمعیت اشاعت السنۃ پاکستان مذکورہ رسالہ کو مسلمانوں کی اصلاح کے پیش نظر اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے ۱۸۸ ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام کے لئے نافع بنائے۔ آمین

حکیم سید محمد طاہر نعیمی مراد آبادی



(۵) غلبہ خوف الہی میں کس نے کیا کہا، (۶) قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے،  
 (۷) قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا، (۸) موت کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے،  
 (۹) حساب خداوندی کا کیا منظر ہوگا، (۱۰) جہنم و جنت میں داخلہ کیوں کر ہوگا،  
 یہ کتاب گو بہت مختصر ہے لیکن بکمال امداد قوی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ  
 بہت ہی دل گداز نہایت ہی نصیحت آموز اور بے حد عبرت انگیز ہوگی۔ اس لیے  
 اس مجموعے کو بھونہ تعالیٰ۔ آئینہ عبرت۔ کے نام سے ناظرین کرام کی خدمت میں  
 نذر کرتا ہوں۔ اور دعا گو کہ خداوند قدوس اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
 طفیل میں اس کتاب کو دونوں جہان کی کرامتوں سے شرف اندوز فرمائے۔ اور مجھ  
 گنہگار اور میرے والدین و اعزہ و احباب نیز مریدین و متعلقین کے لیے اساتذہ کرام  
 مشائخ عظام کی برکتوں سے ذخیرہ آخرت و سید منفرت بنائے۔ آمین برحمتہ  
 و هواد حوالرحمین و ما ذالک علی اللہ بعزیز۔ و هو حسبی و نعم الوکیل  
 و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین الی یوم  
 الدین و الحمد للہ رب العالمین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ  
 ساکن گھوسی۔ ضلع اعظم گڑھ  
 براؤن شریف  
 یکم محرم ۱۴۰۶ھ

## فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ
۲۲	حضرت عمر دین العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰
۲۳	حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
"	حضرت سعد بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"
۲۴	حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۲
۲۵	حضرت ذوالفقار دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳
۲۶	حضرت اسود راعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵
۲۷	حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶
۲۸	حضرت عمرو بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۷
۲۹	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ	"
"	حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ	۱۸
۳۱	حضرت امام نفعی علیہ الرحمۃ	۱۹
"	حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ	۲۰
۳۲	حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ	"
"	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ	۲۱
۳۳	حضرت ابو بکر بن عیاض علیہ الرحمۃ	۲۲



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۴	حضرت عمر بن حبیہ بن جحش علیہ الرحمۃ	۵۵	اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا
"	حضرت زرارہ بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ	"	حضرت سیدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۳۵	حضرت ابو زرعمہ علیہ الرحمۃ	۵۶	حضرت داؤد علیہ السلام
"	حضرت یحییٰ بن جلیل علیہ الرحمۃ	۵۷	حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ
۳۶	حضرت بشر بن عازب علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو یوسف علیہ الرحمۃ
"	حضرت خلیفہ عبدالملک بن مروان علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ
۳۷	حضرت خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمۃ	۵۸	بصرہ کی ایک صابہ عورت علیہا الرحمۃ
"	حضرت خلیفہ مامون رشید علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ
"	حضرت خلیفہ معتصم باللہ علیہ الرحمۃ	۵۹	اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا
"	حضرت خلیفہ مستعبر باللہ علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۹	حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت یزید رقاشی محدث علیہ الرحمۃ	"	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ	"	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
"	حضرت زبیر بن عیینہ علیہ الرحمۃ	۶۱	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ
۴۰	حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ	"	حضرت ادیس قرنی علیہ الرحمۃ
۴۱	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
۴۲	ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ
۴۳	حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	"	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ
"	حضرت احمد بن محمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ	۶۲	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ
۴۴	حضرت احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ	"	حضرت صالح بن مثنیٰ علیہ الرحمۃ
"	ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ	"	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۳	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ	۵۵	اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا
"	حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ	"	حضرت سیدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
۶۴	حضرت عبد الواحد بن زبیر علیہ الرحمۃ	۵۶	حضرت داؤد علیہ السلام
۶۵	حضرت ابراہیم حربی علیہ الرحمۃ	۵۷	حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ
۶۶	حضرت ایوب سختیانی علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو یوسف علیہ الرحمۃ
"	حضرت داؤد طائی علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ
"	حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ	۵۸	بصرہ کی ایک صابہ عورت علیہا الرحمۃ
۶۷	حضرت تمم دورق علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ
"	حضرت درقاہ بن بشر علیہ الرحمۃ	۵۹	اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا
۶۸	حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ	"	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت ابو بکر کتانی علیہ الرحمۃ	"	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت ابو سعید خدری علیہ الرحمۃ	"	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶۹	حضرت احمد بن ابی الحارث علیہ الرحمۃ	"	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
"	حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ	۶۱	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ
۷۰	حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ	"	حضرت ادیس قرنی علیہ الرحمۃ
"	حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
"	حضرت ابو جعفر صیدانی علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ
۷۱	حضرت عبد اللہ بن عون خزاز علیہ الرحمۃ	"	حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ
"	حضرت صالح بن مثنیٰ علیہ الرحمۃ	۶۲	حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ
"		"	حضرت صالح بن مثنیٰ علیہ الرحمۃ



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۱	قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے؟	۷۱	حضرت یزید بن مذکور علیہ الرحمۃ
"	" " "	۷۲	خلیفہ خوف میں کس نے کیا کہا
"	" " "	"	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	" " "	"	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸۲	قبر میں عذاب کس کس طرح ہو گا؟	۷۳	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	پانچ حدیثیں	۷۴	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸۳	اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے؟	"	حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	یصال ثواب کی اصل	"	حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
"	حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۷۵	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸۸	حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ
"	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	حضرت ذکوان بن دینار علیہ الرحمۃ
"	حضرت تافع علیہ الرحمۃ	۷۶	حضرت عاتق امم علیہ الرحمۃ
۸۹	حضرت بشر بن منصور علیہ الرحمۃ	"	حضرت سرخی سقظی و عطاء سلمیٰ علیہما الرحمۃ
"	حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ	"	حضرت صالح مرقی علیہ الرحمۃ
۹۰	حضرت محمد بن احمد مرزوی علیہ الرحمۃ	۷۸	حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ
"	حضرت ابوقلابہ علیہ الرحمۃ	۷۹	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ
۹۱	حضرت محمد بن طوسی معل علیہ الرحمۃ	"	حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ
"	حضرت بشار بن غالب بخرانی علیہ الرحمۃ	"	

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۷	جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہو گا؟	۹۲	مردری سبق
"	جہنم کے قیدی	۹۴	دربار خداوندی میں حساب کس طرح ہو گا؟
۹۸	جنت کے مہمان	"	چند آیات کریمہ
۹۹	مردری ہدایات		



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مُحَمَّدٌ وَفُضِّلَ عَلَى رُسُلِهِ الْكَرِيمِ

①

## بوقت وقات کس نے کیا کہا؟

موت کے وقت انسان کے آخری کلمات کا بڑا وقار و اعتبار ہوا کرتا ہے کیونکہ دنیا سے جاتے ہوئے آدمی کا آخری کلام اس کے خیالات و اعتقادات بلکہ عمل و کردار کا بڑی حد تک آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ اور سامعین کے لیے بھی اس کلام میں بڑی بڑی عبرتوں کا نشان، اور طرح طرح کی نصیحتوں کا سامان ہوا کرتا ہے۔ اس لیے ہم یہاں چند نامزدوں کے آخری کلام کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ کیا بول کر دنیا سے گئے۔ اور پھر اس کے بعد کبھی ان کی بولی نہیں سنی گئی۔ تاکہ ناظرین اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیماری وفات میں آپ پر بار بار غشی کا دورہ پڑتا تھا یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبان سے شدت غم میں یہ لفظ نکل گیا کہ اَکْرَبُ اَبَاءًا ہائے رے میرے باپ کی بے چینی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ اے بیٹی! آج کے بعد تمہارا باپ پھر کبھی بے چین نہیں ہوگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۶۴ باب مرض النبی صلی اللہ تعالیٰ وسلم حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ اور آپ کا سر مبارک میرے سینے

اور حق کے درمیان تھا۔ اور بار بار آپ یہ پڑھتے رہتے کہ مَعَ الْيَتِيمِ الْغَرِيبِ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ۔ یعنی ان لوگوں کے ساتھ جن پر خدا کا انعام ہے۔ اور کبھی یہ فرماتے کہ اَللّٰهُمَّ فِي التَّرَفِيقِ الْاَعْلٰی فدا دندا! بڑے رفیق میں۔ اللہ لَدَالَهُ رَاٰهُ اللّٰهُ پڑھتے اور فرماتے تھے کہ بے شک موت کے لیے سختیاں ہیں۔ (بخاری ج ۲ ص ۶۴)

وفات اقدس سے تھوڑی دیر پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تازہ مسواک ہاتھ میں لیے ہوئے حاضر ہوئے حضور نے ان کی طرف نظر جما کر دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سمجھا کہ مسواک کی خواہش ہے۔ انہوں نے فوراً ہی مسواک لے کر دانتوں سے نرم کی اور دست اقدس میں دے دی۔ اور اپنے مسواک فرمائی۔ یہ پہر کا وقت تھا کہ سینہ اقدس میں سانس کی گھر گھراہٹ محسوس ہونے لگی۔ اتنے میں آپ کے مقدس ہونٹ ہلے تو لوگوں نے یہ الفاظ سنے کہ اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاَنْتُمْ مُكْمِلُونَ نماز اور لونڈی غلاموں کا خیال رکھو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۲۹) پاس میں پانی کا ایک طشت تھا۔ اس میں بار بار ہاتھ ڈالتے اور چہرہ انور پلٹتے۔ اور کلمہ پڑھتے۔ اور چادر مبارک کو کبھی منہ پر ڈالتے کبھی ہٹا لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سر اقدس کو اپنے سینے سے لگاٹے بیٹھی ہوئی تھیں کہ اتنے میں آپ نے اپنا مقدس ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ یہ فرمایا کہ۔

بِیْلِ التَّرَفِيقِ الْاَعْلٰی (اب کوئی نہیں) بلکہ وہ بڑا رفیق چاہیے۔

یہی الفاظ زبان اقدس پر تھے کہ ناگہاں مقدس ہاتھ ٹٹک گئے اور آنکھیں چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کھل کی کھل رہ گئیں۔ اور آپ کی روح اقدس عالم قدس میں پہنچ گئی اور آخری لفظ جو زبان قدس سے ادا ہوا وہ یہی تھا۔ اَللّٰهُمَّ التَّرَفِيقِ الْاَعْلٰی رَحْمَتِیْ جِہ مِلّٰہِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔



(پارہ ۲۶۰ - سورہ قیامت ۱۹)

جب لوگ آپ کا مقدس جنازہ لے کر حجرہ منورہ کے پاس پہنچے تو گورنر نے عرض کیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذَا ابُوْکَیْہِ عَرْض کرتے ہی حجرہ مقدسہ کا بند دروازہ ایک دم خود بخود کھل گیا۔ اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی کہ اَدْخِلُوْا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنی حبیب کریم کے دربار میں داخل کر دو۔ (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۷۷)

ہوئے اور یکسر تحریمہ کہی کہ بالکل اچانک فیروز ابولود مجوسی جو آپ سے بغض رکھتا تھا صف سے نکل کر آپ کے شکم میں خنجر مارا۔ احد بھاگتے ہوئے تیرہ دوسرے نمازیوں کو بھی خنجر مار

پھر لوگ آپ کو اٹھا کر مکان پر لائے اور آپ کو کھجور کا شربت پلایا گیا تو وہ شکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مرض وفات کے آخری دن بے ہوش ہو گئے۔ تو میں نے روتے ہوئے کہا کہ ہائے، میرے باپ پر عجیب سخت مرض کا حملہ ہو گیا۔ میرے یہ الفاظ سن کر آپ ہوش میں آ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس دن وفات پائی تھی؟ میں نے کہا کہ دوشنبہ کے دن پوچھا آج کون سا دن ہے؟ میں نے کہا کہ دوشنبہ ہے۔ تو فرمایا کہ میری موت آج ہی دن رات کے درمیان ہوگی۔ پھر فرمایا کہ بیٹی! میرے بدن پر بیماری کی حالت میں جو کپڑا رہا ہے۔ اس میں زعفران کے کچھ داغ دیجے ہیں۔ اس کو دھو لینا اور دوسرے دو کپڑے اور ملا کر انہیں تین کپڑوں کو میرا کفن بنانا تو میں نے کہا یہ تو پسٹا کپڑا ہے۔ تو اپنے فرمایا کہ نیا کپڑا تو زندہ دل کا حق ہے۔ کفن تو مردہ کے گلے اسٹرنے اور پیپ کے لیے ہے۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی اس کا بنت ٹیس بھ کر غسل دیں۔ اور میرے فرزند عبدالرحمن غسل دینے میں میری بیوی کی مدد کریں۔ مجھے یہ منظور نہیں ہے کہ ان دو کے سوا کوئی تیسرا میرے ننگے بدن کو دیکھے۔

(ازالة الفتاح ۲ ص ۴۴)

وَجَاءَتْ مَكْرُمَةُ الْكَرِيمِ ۖ بِالنَّهْيِ ۖ

اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ



سے باہر نکل پڑا۔ پھر دودھ پلایا گیا تو وہ بھی شکم کے راستہ باہر نکل آیا۔ پھر طبیب نے کہہ دیا کہ امیر المومنین! اب آپ وصیت کر دیں۔ کیونکہ اب آپ کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ مکان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا اور لوگ آپ کی مدد و ثنا کر رہے تھے۔ آپ نے سکر فرمایا کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میرا دور خلافت برابر سرا برد ہو جائے نہ اسکا مجھے کوئی ثواب ملے۔ نہ کوئی مواخذہ ہو پھر آپ نے اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن عمر کو پاس بٹھا کر اپنے قرضوں کی ادائیگی کے بارے میں ہدایتیں فرمائیں۔ اور ان کو حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس روضہ منورہ میں دفن ہونے کی اجازت لینے کے لیے بھیجا۔ جب حضرت عبداللہ حضرت بی بی عائشہ کے پاس پہنچے تو وہ سعد ہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ روضہ منورہ کے اندر ایک قبر کی جگہ ہے جس کو میں نے اپنے لیے رکھا تھا۔ مگر آج میں حضرت عمر کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ نے واپس ہو کر اجازت کی خود بخبری سنائی تو امیر المومنین نے خوش ہو کر فرمایا کہ۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا كَانَ شَيْءٌ اَكْهَرَ  
فَدَسَّكَ يَدِيْ عَدِيْ كَمَا اسَ بَرَّهَكَ  
مِنْ ذٰلِكَ۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میرے انتقال کے بعد میرا جنازہ لے کر تم لوگ پھر حضرت بی بی عائشہ سے دوبارہ اجازت طلب کرنا۔ اگر وہ اجازت دیں تو مجھے روضہ منورہ میں دفن کرنا دینا تم لوگ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون کر دینا۔

اس کے بعد لوگوں نے اصرار کیا کہ اے امیر المومنین! آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کام کے لیے ان چھ آدمیوں سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا۔ ان سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی ہو کر دنیا سے تشریف لے گئے۔ اور وہ چھ آدمی یہ ہیں: ۱۔ حضرت علی (ؓ) ۲۔ حضرت عثمان (ؓ) ۳۔ حضرت زبیر (ؓ) ۴۔ حضرت طلحہ (ؓ) ۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاص (ؓ) ۶۔ حضرت عبدالرحمن بن نوف (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ان میں سے اس کو جس پر

مسلمانوں کا اتفاق ہو جائے خلیفہ بنایا جائے۔ خلیفہ بنائے جانے کے وقت میرا بیٹا عبداللہ بھی حاضر رہے گا۔ مگر خلافت کے معاملہ میں اس کا کوئی حصہ اور دخل دخل نہ ہو گا۔ پھر یہ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کے لیے یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہاجرین اولین کے اعزاز و اکرام کا خاص سبب خیال و لحاظ رکھے اور انصار کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرتا رہے۔ اور شہریوں کے ساتھ بھلائی اور یہاں تک کہ ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اور ذمیوں کا خاص طریقے سے خیال رکھے۔ اور ان سب لوگوں کے بارے میں کچھ تعریفی کلمات بھی فرمائے۔ پھر غوراً ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ برکتِ وفات آپ کی عمر ترستھ سال تھی۔ آپ نے ۲۶ ذوالحجہ ۳۵ چہار شنبہ کو زخمی ہو کر تین دن بعد دس برس پچھناہ چار دن خلیفہ رہ کر ۲۹ ذوالحجہ کو وفات پائی۔

امید ہم محرم کد فون ہوئے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(اصحاح العلوم ج ۲ ص ۲۰۰ و ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۲۰۰ و بخاری ج ۱ ص ۵۲ وغیرہ)

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب مصر کے باغیوں نے مکان کے پیچھے سے مکان کے اندر داخل ہو کر رات کو تلاوت کرتے

ہوئے آپ کو شہید کر دیا۔ تو حضرت ضبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ دیکھا کہ خون کی دھار آپ کی مقدس داڑھی پر بہہ رہی ہے۔ اور آپ یہ پڑھ رہے ہیں کہ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ يَا قِيُّمُ  
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ  
اِنَّيْ اُتَعِدُّنَكَ عَلَيْهِمْ وَ  
اَسْتَعِيْذُكَ عَلٰی جَمِيْعِ الْمُؤْمِرِيْنَ  
وَ اَسْئَلُكَ الصَّبْرَ عَلٰی مَا

اے اللہ! کوئی محبوب نہیں مگر تو ہی تو پاک ہے بیشک میں گنہگاروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! میں ان لوگوں کے مقابلہ میں تیرے مقام کو طلبگار ہوں اور اپنے تمام معاملات میں تیری مدد کا خواستگار ہوں اور جس بلا میں تو نے



اِبْتَلَيْتَنِي -

مجھے مبتلا فرمایا ہے اس پر صبر کا میں  
تجھی سے سوال کرتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی مقدس روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ اور آپ مسلمانوں کی  
قبرستانِ حَبَّہُ الْبَقِیْعَہ میں مدفون ہوئے۔ بوقت شہادت آپ کی عمر شریف اسی یا  
بیاسی برس کی تھی۔ ۸۰ اذوالحجہ ۳۵ھ جمعہ کے دن آپ کی شہادت ہوئی۔  
(اکمال فی اسماہ الرجال ص ۳۲ و احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۰)

۵۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب عبدالرحمن بن عوف خارجی نے آپ  
کی مقدس پیشانی اور چہرہ انور پر شدید زخم لگا۔ تو آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ  
ادا ہوئے کہ۔

قُذِرْتُ بِرَبِّ الْكَفَّةِ -

حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ آپ نے اپنے صاحبزادوں کو جمع  
کر کے کچھ وصیتیں فرمائیں۔ پھر اس کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کے سوا  
کوئی دوسرا لفظ آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا۔ اور کلمہ پڑھتے ہوئے آپ کی روح  
اقدس عالم قدس کو روانہ ہو گئی رَاٰنَا لِلّٰہِ قَرٰنًا اَلِیْسَ ذٰلِکَ جَعُوْنَ

بوقت شہادت آپ کی عمر شریف تیسٹھ سال کی تھی۔ آپ کے صاحبزادگان نے آپ  
کو غسل دیا اور بڑے صاحبزادہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی ناز جنازہ پڑھائی  
۱۷ رمضان سنہ ۳۵ھ جمعہ کے رات میں آپ زخمی ہوئے اور دو دن زندہ رہ کر ہام شہادت  
سے میراب ہو گئے۔ اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی  
ہوئے اور ۲۱ رمضان شب یکشنبہ میں آپ کی وفات ہوئی وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔  
(اکمال فی اسماہ الرجال ص ۳۲ و احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۰ و تاریخ الخلفاء وغیرہ)

۶۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بوقت جانکنی  
بہت بے مبری و بے قراری ظاہر ہوئی۔ تو

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بھائی جان! آپ اس قدر گھبرا کیوں رہے ہیں؟  
آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرت خدیجہ و حضرت  
عزہ و حضرت جعفر و غیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بہت جلد ملاقات کرنے والے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ۔  
"اے میرے بھائی! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے ایک ایسے امر میں داخل ہوں  
رہا ہوں کہ میں کبھی اس میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اور میں اس وقت اللہ تعالیٰ  
کی ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے مثل کو کبھی میں نے دیکھا نہیں تھا۔"  
یہ الفاظ زبان مبارک سے نکلے۔ ۵ ربيع الاول ۳۵ھ کو آپ نے وفات پائی  
(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۳)

۷۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | پہلے اپنے اصحاب کے مجمع میں ایک  
خطبہ پڑھا۔ جس میں حمد و صلوة کے بعد آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ۔

قَدْ تَزَلَّ مِنَ الْأَمْرِ مَا تَرَوْنَ  
وَأِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَغَيَّرَتْ  
وَتَنَكَّرَتْ وَأَذْبَارَ مَعْرُوفِهَا  
وَأَنْشَمَرَتْ حَتَّى كُنَّا بَيْنَ يَدَيْهَا  
إِلَّا كَصُبَا بَنِي إِسْرَءِيلَ  
مِنْ عِيشِي كَالْمَرْحَى الْوَبِيلِ  
أَلَا تَرَوْنَ الْحَقَّ لَا يَعْمَلُ بِهِ وَالْبَاطِلَ  
لَا يُنْكَأُ عَنْهُ لِيَرْغَبَ الْمُؤْمِنُ فِي

یقیناً مجھ پر وہ معاملہ اتار پڑا ہے۔ جس کو تم  
لوگ دیکھ رہے ہو۔ بلاشبہ دنیا بدل گئی اور  
اجنبی ہو گئی۔ دنیا کی شرعی باتوں نے پیٹھ پھیر لی  
اور دنیا کپڑے سمیٹ کر بھاگ نکلی۔ اور دنیا  
میں باقی رہ گئی مگر اتنی ہی جیسے کہ برتن میں  
تھرٹا سا بچا ہوا پانی۔ بس میری زندگی کا ساند  
سامان مضر چمکا گاہ جیسا گیا ہے کیا تم لوگ  
دیکھ نہیں رہے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہوتا اور  
باطل سے باز نہیں آتا۔ اس پر میں نے لکھا ہے کہ



لَقَدْ أَرْسَلْنَاكَ بِالْبَيِّنَاتِ لَا أَرَىٰ لَكَ أَدْرَىٰ الْمَوْتِ  
إِلَّا سَعَادَةً وَالْحَيَاةَ مَعَ الظَّالِمِينَ  
إِلَّا جَزَاءً

کو خدا سے ملاقات کی رغبت ہر فی چاہیے اور میں  
تو موت کو بہت بڑی سعادت اور ظالموں کے  
ساتھ زندگی گزارنے کو بہت بڑا جرم سمجھتا ہوں

اس خطبہ کے بعد فوراً ہی آپ کی شہادت ہو گئی۔ اور آپ نے کلمۃ الحق کا اعلان کرتے  
ہوئے۔ ۱۰ محرم ۱۰۰ھ کو کربلا میں جام شہادت نوش فرمایا (احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۵)

۸۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | رجب ۳۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نقوہ کی بیماری میں وفات کے قریب ہو گئے

تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ مجھے بٹھاؤ تو لوگوں نے مسند کے سہارے آپ کو بٹھایا۔ اور آپ پر  
نک سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ پڑھتے رہے۔ اور نذر زار روتے رہے۔ پھر یہ دعا مانگی

يَا رَبِّ ارْزُقْهُ الشَّيْخَةَ الْقَائِمَةَ  
فَدَا الْقَلْبَ الْقَائِمَةَ - اللَّهُمَّ  
أَقِلْ الْعَثْرَةَ وَاعْفِ الزَّكَاةَ  
وَعُدَّ بِحَبْلِكَ عَلَى مَنْ لَمْ  
يَنْدِجْ عَلَيْكَ وَلَمْ يَشُقْ  
بِأَحَدٍ مِّمَّا لَكَ

اے میرے رب! گناہگار اور سخت دل بوڑھے  
پر رحم فرما۔ گناہوں کو صاف فرما دے اور لغزشوں  
کو بخش دے۔ اپنے حلم کے ساتھ اس شخص  
سے برتاؤ فرما جس نے تیرے سوا کسی  
سے کوئی امید نہیں رکھی۔ نہ تیرے سوا کسی  
دوسرے پر کوئی بھروسہ کیا۔

پھر فرمایا کہ مجھے غسل دینے کے بعد شاہی خزانہ سے وہ رومال نکالنا جس میں حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس اور آپ کے مقدس بالوں اور ناخنوں کا تراشہ محفوظ ہے  
ان مقدس بالوں اور ناخنوں کو میری آنکھوں، میرے منہ، اور ناک اور کانوں میں رکھ دینا  
اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک لباس میرے بدن پر کفن کے نیچے رکھ دینا اور  
پھر مجھ کو قبر میں لٹا کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

محمد بن عقبہ کا بیان ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وفات

آپ پہنچا، تو آپ نے بڑی حسرت کے ساتھ یہ فرمایا کہ۔

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ  
مِثْلِي مِثْلِي وَآتِي لِكَمْرٍ أَلِي مِثْلِي  
هَذَا إِلَّا مِرْثِيَّتًا

اے کاش میں قریش کا ایک مرد ہوتا جو  
مقام مذہبی طوی میں رہ جاتا۔ اور سلطنت  
کے معاملہ میں کسی چیز کا میں والی نہ بنا ہوتا۔

اس کے بعد آپ کی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی۔ وفات کے وقت آپ کا فرزند یزید  
دمشق میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے ضحاک بن قیس نے آپ کے کفن و دفن کا انتظام کیا اور اسی  
نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (اکمال ص ۱۰۱ و احیاء العلوم ج ۲ ص ۵۵ و اسد الغابہ ج ۲ ص ۳۸۵ تا ۳۸۷)

۹۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب  
مرض الموت میں سخت علیل ہوئے تو یہ دعا  
دار ہار مانگنے لگے کہ۔

اے اللہ! تو خوب جانتا ہے کہ میں دنیا اور لمبی عمر سے اس لیے محبت نہیں کرتا  
تھا کہ بہت زیادہ نہریں بنواؤں۔ اور بہت سے باغ لگاؤں بلکہ میں تو  
اس لیے لمبی عمر کا طلبگار تھا کہ میں (روزہ رکھ کر) سخت پیاس کی مشقت  
برداشت کروں۔ اور مصیبت جھیلتا رہوں۔ اور ذکر کے حلقوں میں علماء کی  
مجلسوں کے اندر جمعوں میں بیٹھا کروں۔

پھر جب ان پر جائگن کا عالم طاری ہوا۔ اور نزع کے عالم میں ان پر شدید کرب و  
بے چینی نمودار ہوئی۔ تو ان کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے کہ۔

رَبِّ مَا أَخْنَقْنِي  
خَنَقَكَ قَوْعِيَّتِي  
إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ قَلْبِي  
يُحِبُّكَ

اے میرے رب! تیری طرح تو کسی نے بھی میرا  
گلا نہیں گھونٹا تھا۔ لیکن میں تیری عزت کی  
قم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے خوب معلوم ہے  
کہ میرا دل تجھ سے محبت رکھتا ہے۔



زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔ اور آپ کی مقدس روح عالم بالا میں پہنچ گئی۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۰)

۱۰۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جب حضرت بلال صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مریضی وفات میں جا لگتی کا عالم طاری ہوا تو ان کی بیوی نے بے قرار ہو کر یہ کہا کہ "واحر باہ" اسے سے میری مصیبت! تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنکھیں کھول دیں۔ اور ٹھپ کر فرمایا کہ "داظر ماہ" وہ اسے میری خوشی! آخری کلمات جو آپ کی زبان مبارک سے نکلے یہ تھے۔ اور پھر فرمادی آپ کا وصال ہو گیا۔

عَنْ اَنْتَرِ بْنِ اَلْاَحْبَةِ  
مُحَمَّدًا وَصَحْبَهُ  
کل ہم تمام دوستوں یعنی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے تمام صحابہ سے ملاقات کریں گے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۰)

۱۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | جو ایک مشہور بزرگ مرتبہ صحابی ہیں اپنی وفات کے وقت رونے لگے۔ تو لوگوں نے اس رونے کا سبب پوچھا کہ کیا چیز آپ کو رولا رہی ہے؟ تو فرمایا کہ۔

ہم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ وصیت فرمائی تھی کہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کے لیے تم لوگ بس اتنا ہی سامان اپنے پاس رکھنا۔ جتنا کہ ایک سوار مسافر اپنے ساتھ تو شہرہ کھتا ہے۔ مگر ہم نے آپ کی وصیت پر عمل نہیں کیا۔ اور اس سے زیادہ سامان رکھ لیا۔ اسی پر افسوس کر کے رو رہے ہوں۔ یہ فرمایا اور زار زار روتے ہوئے ان کی وفات ہو گئی۔ وفات کے بعد لوگوں نے ان کے کل سامان کا جائزہ لیا تو ان کے کل ترکہ کی قیمت دس یا پندرہ درہم ہوئی (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۰)

۱۲۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے آپ بڑے جانشین انصاری صحابی ہیں

اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد نبوی میں ایک خیمہ گاڑا اور ان کا علاج شروع کیا خود اپنے دست مبارک سے وہ مرتبہ ان کے زخم کو داغ لیا یہاں تک کہ ان کا زخم بھرنے لگا۔ لیکن انہوں نے شوق شہادت میں خداوند تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ۔ یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے کسی قوم سے جنگ کرنے کی اتنی تمنا نہیں ہے جتنی کفار قریش سے لڑنے کی تمنا ہے۔ جنہوں نے میرے رسول کو جھٹلایا۔ اللہ ان کو وطن سے نکالا۔ اے اللہ! میرا تو یہی خیال ہے کہ اب تو نے مجھے سے اور کفار قریش کے درمیان جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ لیکن اگر ابھی کفار قریش سے کوئی جنگ باقی رہ گئی ہو جب تو مجھے زندہ رکھتا کہ میں تیری راہ میں ان کاروں سے جنگ کروں۔ اور اگر اب ان لوگوں سے کوئی جنگ باقی نہ رہ گئی ہو تو قریب اس زخم کو پھاڑ دے اور اسی زخم میں تو مجھے شہادت کی موت عطا فرما دے۔

خدا کی شان کہ آپ کی دعا ختم ہوتے ہی بالکل اپنا تک آپ کا زخم پھٹ گیا۔ اور خون بہنے لگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۱۵ باب مرجع النبی من الاحزاب)

میں وفات کے وقت ان کے سر پر حضرت انور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے جانکنی کے عالم میں انہوں نے آخری بار جمال نبوت کا دیدار کیا۔ اور نہایت جوش میں محبت اور جذبہ عقیدت سے والہانہ انداز میں یہ کہا کہ۔

اَللّٰهُمَّ عَلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ نے تبلیغ رسالت کا حق پورا پورا ادا فرمادیا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۱۸۱)



اس کے بعد فوراً ہی آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کا سال وفات ۳۵ھ ہے بوقت وفات آپ کی عمر شریف ۲۷ برس کی تھی (اکمال منہ ۵ داسد القاب ج ۲ ص ۱۴۸)

۱۳۔ حضرت مسعود بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ صحابی ہیں۔ ان پر خوف الہی کا اتنا غلبہ ہوتا تھا کہ یہ قرآن مجید سننے کی تاب نہیں لاتے تھے۔ کسی آیت کو سنتے تو ان کی زنج نکل جاتی تھی۔ اور کئی کئی دنوں تک بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ قبیلہ خثعم کا ایک تاری کیا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقْوَاهُ ۚ وَالْوَدَّاعُونَ فِي الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ  
دن کو یاد کرو۔ جبکہ ہم متقیوں کو ہمان بنا کر جن کے دربار میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو ہانک کر جہنم میں پیاسا لے جائیں گے۔ تو اس آیت کو سن کر آپ نے کہا کہ اس آیت کو پھر پڑھ چنانچہ قاری نے دوبارہ اس آیت کو پڑھا تو آپ نے ایک زوردار چیخ ماری۔ اور فوراً ہی آپ کی روح اقدس عالم بالا کو پروانہ کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۱۴۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بہت ہی مشہور ہوش مند اور مہر کو فادق اعظم کے دور خلافت میں فتح کیا۔ اور برسوں وہاں کے گورنر رہے انکی دانائی اور بہادری کے واقعات سے تاریخ کے صفحات بھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر اپنے بیٹوں کے صندوقوں کی طرف حقارت کے ساتھ دیکھا جو اشرافیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اور فرمایا کہ۔

”کون ہے جو ان صندوقوں کو لے گا؟ کاش ان صندوقوں میں اشرافیوں کی جگہ باغیوں کی سیکنیاں بھری ہوتیں۔“

اتنا کہا اور فوراً ہی آپ کی روح پروانہ کر گئی۔ آخری سانس تک آپ کے ہوش و حواس قائم رہے۔ اور آپ گفتگو کرتے رہے (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۱۵۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | تھائی منہ نے عقبہ کے بھائی شیبہ کا فرسے

دست بدست جنگ کی۔ شیبہ نے حضرت عبیدہ کو اس طرح زخمی کر دیا۔ کہ وہ زخموں کی تاب نہ لا کر زمین پر بیٹھ گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھپٹے اور آگے بڑھ کر شیبہ کا زخم قتل کر دیا۔ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے کاندھے پر اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لائے۔ ان کی پٹلی چور چور ہو گئی تھی۔ اور نبی کا گودا بہر رہا تھا۔ اس حالت میں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں شہادت سے محروم رہا؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ تم شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر آج میرے اور آپ کے چچا ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ مان لیتے کہ ان کے اس شہر کا مصداق میں ہوں کہ

وَسَيُؤْتِيهِمْ حَتَّىٰ تَسْتَرْعَ حَوْلَهُ

وَسَيُؤْتِيهِمْ حَتَّىٰ تَسْتَرْعَ حَوْلَهُ

یعنی ہم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت دشمنوں کے حوالے کریں گے۔ جب ہم لڑا کر ان کے گرد بکھاڑ دیئے جائیں گے اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

آپ نے یہ کہا۔ اور فوراً ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ (ابوداؤد ج ۳ ص ۱۶۲ وند تالی علی الموابہ ج ۳ ص ۱۶۲)

۱۶۔ حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ آمد کے

میدان میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے میں حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش کی تلاش میں نکلا۔ تو میں نے ان کو سکات کے عالم میں پایا۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ۔



تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرا سلام کہہ دینا۔ اور اپنی قوم  
و انفسا سے بعد سلام میرا یہ پیغام سنا دینا کہ جب تک تم میں سے ایک آدمی  
بھی زندہ ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کفار پہنچ گئے۔ تو  
خدا کے دربار میں تمہارا کوئی وفد بھی قابل قبول نہ ہوگا۔

آپ نے یہ کہا اور ان کی روح پر روانہ کر گئی۔ حضرت زید بن ثابت نے بارگاہ رسالت  
میں آکر ان کا سلام عرض کیا۔ اور انصار کو ان کا پیغام سنا دیا۔ (رد قانی ج ۲ ص ۱۸)

۱۷۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی  
سی فوج کا افسر بنا کر «ادطاس» کی طرف روانہ فرما دیا۔ وہاں دید بن العتہ کافر کئی ہزار  
کی فوج لے کر ان کے مقابلہ کے لیے میدان میں نکل پڑا۔ اور دید بن العتہ کے بیٹے نے  
حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا۔ اور یہ زخمی ہو کر  
زمین پر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑ کر آئے۔ اور کہا کہ چچا جان!  
مجھے جلد بتائیے کہ آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ تو حضرت ابو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارے  
سے بتایا کہ وہ شخص میرا قاتل ہے۔ تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کے  
قاتل پر جوش میں بھرے ہوئے دوڑ پڑے تو وہ بھاگنے لگا۔ مگر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ اس کو براہِ دوڑ تھامے رہے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ پھر اپنے چچا حضرت  
ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر یہ خوشخبری سنائی کہ چچا جان! خدا نے آپ کے  
قاتل کو میرے ہاتھ سے ہلاک کر دیا۔ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا حضرت  
ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو سے وہ تیر کھینچ کر نکالا۔ تو وہ چونکہ زہریلے تھا  
ہوا تھا اس لیے زخم سے بھائے خون کے پانی بہنے لگا۔ اور وہ ہڈی حال ہونے لگے۔ پھر  
انہوں نے اپنے بھتیجے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ اپنی فوج کا افسر

بنایا۔ اور یہ وصیت فرمائی کہ:-

تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام  
عرض کرنا۔ اور میرے لیے دعا کی درخواست کرنا۔

یہ وصیت کی اور اس کے بعد ہی فوراً ان کی وفات ہو گئی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب جنگ سے فارغ ہو کر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا  
اور اپنے مرحوم چچا کا سلام اور پیغام عرض کیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔  
پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھایا کہ میں نے آپ کی دونوں ہاتھوں کی سفیدی دیکھ  
لی۔ اور آپ نے اس طرح دعا مانگی کہ:-

یا اللہ! تو ابو عامر کی قیامت کے دن بہت سے انسانوں سے زیادہ بلند  
مرتبہ بنا دے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کا یہ کرم دیکھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرما دیجئے۔ تو حضور  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ:-

یا اللہ! تو عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) کے گناہوں کو بخش دے  
اور اس کو قیامت کے دن حشر دہائی جگہ میں داخل فرما۔

(بخاری ج ۲ ص ۲۱۹ غزوہ ادطاس)

۱۸۔ حضرت ذوالجہادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | غزوہ تبوک میں حضرت ذوالجہادین  
کی شہادت ہوئی۔ نہ وفات ہوئی۔ حضرت ذوالجہادین ایک فریب ہما جرتھے اور اصحاب  
مغیر میں سے تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے۔ اور ان کو نکلا گیا بوقت وفات ان کے  
پاس حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تمہا ہوں نے بڑی حسرت سے یہ کہا کہ:-



یا رسول اللہ! میرا مقصد تو شہادت ہی ہے۔ اور حضور نے میرے لیے دعا فرمادی ہے کہ اے اللہ! میں نے اس کے خون کو کفار پر حرام کر دیا ہے۔ تو کیا میں شہادت سے محروم رہوں گا؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جہاد کے لیے نکلے ہو تو اگر بخار میں بھی مرد گے جب بھی تم شہید ہی ہو گے۔

اس کے بعد ہی بخار میں حضرت ذوالجہاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی لاش کو کندہ میں سلایا۔ اور خود ہی قبر کو کچی اینٹوں سے بند فرمایا۔ اور پھر یہ دعا مانگی۔ کہ اے اللہ! میں ذوالجہادین سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ صفحہ ۲۵۵ و ۲۵۶)۔

نوٹ:- حضرت ذوالجہادین کا مفصل حال ہماری کتاب سیرۃ المصطفیٰ میں پڑھ لیجئے۔

۱۹۔ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ ایک حبشی تھے جو خیبر کے کسی یہودی کی بچیاں پر لیا کرتے تھے۔ جب حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں فوج لے کر داخل ہوئے۔ تو یہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کس دین کی دعوت دیتے ہیں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش فرمائی۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو مجھے خداوند تعالیٰ کی طرف سے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو جنت اور اس کی نعمتیں ملیں گی۔ انہوں نے فوراً ہی کلمہ پڑھ کر سلام قبول کر لیا۔ اس کے بعد یہ خوش نصیب حبشی ہتھیار ہیں کہ مجاہدین اسلام کی صف میں کھڑا ہو گیا۔ اور انتہائی جوش و خروش کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا۔ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انکی شہادت کی خبر ملی تو فرمایا کہ اس شخص نے بہت ہی کم عمل کیا۔ اور بہت زیادہ اجر دیا گیا۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی لاش کو خیمہ میں لانے کا حکم دیا۔ اور ان

کی لاش کے سر ہانے کھڑے ہو کر آپ نے یہ بشارت سنائی کہ۔  
اللہ تعالیٰ نے اس کے کالے چہرے کو حسین بنادیا۔ اور اس کے بدن کو خوشبودار بنادیا۔ اور دو حوریں اس کو جنت میں ملیں۔ اس شخص نے ایمان اور جہاد کے سوا کوئی دوسرا عمل خیر نہیں کیا۔ نہ ایک وقت کی نماز پڑھی۔ نہ ایک روزہ رکھا۔ نہ حج و زکوٰۃ کا موقع پایا۔ مگر ایمان و جہاد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵۷)

۲۰۔ حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں۔ بلکہ بعض محدثین نے آپ کو

خیرات البین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے۔ آپ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلاف شرح باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے۔ اس لیے اس ظالم نے آپ کو قتل کرادیا۔ آپ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے۔ حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کرے گا میں قیامت کے دن اسی طریقے سے تمہیں قتل کر دوں گا۔ حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہ کو چھوڑ دوں گا آپ نے فرمایا کہ میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا حجاج نے جھلا کر کہا کہ اے جلاو! ان کو قتل کر دے۔ آپ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ نے فرمایا کہ خدا کے دبدبہ تمہاری جرات پر مجھے تعجب ہوا۔ اور ہنسی آگئی آپ جلاو کے سامنے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے

اور اَنِّیْ وَنَجَّیْتُ وَنَجَّیْتُ یٰلَیْہِیْ فُطْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاو! ان کا نہ قبلہ ہے پھر دے۔ تو آپ نے پڑھا۔ اِنَّمَا اَنْتُمْ لَوْ اَفْکَرْتُمْ وَحَہُ الْاَنْفُو۔ حجاج لے کر کہا کہ اے جلاو! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈال۔ جب جلاو نے آپ کو منہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا۔ تو آپ نے یریت تلاوت فرمائی



مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۚ جَبَلًا مِّنْ غَيْرِ  
اُتَّحَا اَ تَرَأَيْتَ لَہٗ اَمَانًا مِّنْ رَّدِّ الدِّیْنِ اِلَّا اِلَہٗ وَحْدًا لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنْتَ مُحَمَّدًا  
عَبْدُہٗ وَ مُؤَلِّیْہٗ ۚ پڑھا۔ اور یہ دعا مانگی کہ۔

”یا اللہ! میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابض نہ دے“

آپ کی یہ دعا مقبول ہو گئی کہ آپ کی شہادت کے بعد صرف چند ہفتے حجاج زندہ  
رہا۔ اور کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہو گیا تھا۔ طیب بد بودار گوشت  
کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کی حلق میں ڈالتا تھا۔ اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا پھر  
اس کو نکالتا تھا۔ تو وہ بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی۔ اور ان چند ہفتوں میں حجاج  
کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ یہ خواب دیکھتا کہ حضرت سید بن جبیر اس کی  
ٹانگ پکڑ کر گسیٹ رہے ہیں۔ بس آنکھ کھل جاتی۔

یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے  
اس قدر زیادہ خون نکلا کہ حجاج اور حاضرین حیران رہ گئے۔ جب طیب سے پوچھا گیا  
تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے مگر حضرت سید بن  
جبیر جو حکم بالکل ہی بے خوف تھے۔ اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا۔ اور اس  
قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا۔

داکان فی اسناد رجال ص ۱۵۹ و طبقات شعرائ و تہذیب التہذیب

۲۱۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | آپ نہایت ہی اہل علم و عمل بزرگ تابعی  
اور بنو امیہ کے خلفاء کی قبرست میں

”خلیفہ عادل“ کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ روزانہ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ  
میری موت کو مجھ پر آسان کر دے۔ چنانچہ ان کی بیوی فاطمہ بنت عبد الملک کا بیان ہے کہ  
ان کی وفات کے وقت میں ان کے خیمہ سے نکل کر مکان میں بیٹھ گئی تو میں نے ان کو یہ

یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا کہ:

بَلَّغْتَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ تَجْعَلُهَا لَكَ دِیْنًا ۚ یَا سَخِیْرَ کَاغَمْرَمٍ اِنْ کَیْلَہٗ کَرْتَہٗ ہِیْ جُو  
لَا یُرِیْدُکَ فَا تَعْلُوْا اِلَی الْاَرْضِیْنَ وَ لَا فَا دَا ۚ زَمِیْنٌ مِّمَّنْ اَفْسَادُہِیْنَ چاہتے اور سخت  
فَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۚ کی بھلائی پر ہنسنا گروں کے لیے ہے۔

(پ۔ ۲۰۔ مشکوٰۃ۔ آیت۔ ۲۸)

اس کے بعد وہ بالکل ہی پر سکون ہو گئے۔ نہ کچھ بولے۔ نہ کوئی حرکت کی۔ تو میں نے  
لوٹدی سے کہا کہ دیکھ تو خلیفہ کا کیا حال ہے؛ وہ دودھ کر گئی تو آپ وفات پا چکے تھے اور  
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عین وفات کے وقت آپ نے فرمایا کہ مجھے بٹھاؤ جب لوگوں  
نے انہیں بٹھایا تو بیٹھ کر انہوں نے یہ کہا کہ۔

یا اللہ! تو نے مجھے کچھ باتوں کا حکم فرمایا تو میں نے کوتاہی کی اور تو نے مجھے  
کچھ باتوں سے منع فرمایا تو میں نے نافرمانی کی۔ تین مرتبہ یہی کہا۔ پھر کمر طیب پڑھا  
اور نظر جما کر دیکھا۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ کیا دیکھ رہے ہیں؛ تو آپ نے فرمایا  
کہ میں کچھ ہنس رہا ہوں کہ دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ یہ کہا اور  
ان کی روح پرواز کر گئی۔ (ایضاً العلوم ج ۳ ص ۱۵۹)

اور عبید بن حصان کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبد العزیز کی وفات کا وقت بالکل ہی  
قریب آن پہنچا تو انہوں نے ہر شخص کو گھر میں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ تو مسلمہ اور ان کی  
بیوی فاطمہ دروازے پر بیٹھ گئیں۔ تو انہوں نے سنا کہ آپ بلند آواز سے کہہ رہے ہیں کہ

مرحبا۔ خوشی میدہے ان چہروں کے لیے جو نہ آدمی ہیں۔ نہ جن۔ پھر یہ

آیت پڑھی۔ بَلَّغْتَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ تَجْعَلُهَا لَكَ دِیْنًا ۚ لَا یُرِیْدُکَ فَا تَعْلُوْا  
اِلَی الْاَرْضِیْنَ وَ لَا فَا دَا ۚ اود الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۚ

پھر لوگوں نے گھر میں داخل ہو کر دیکھا تو آپ وفات پا چکے تھے (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۱)



۲۲۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | آپ نے بوقت وفات اپنے شاگرد خاص یعنی بن یحییٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سنو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَصْحَلَتْ وَاَبْلٰی وَاَمَاتَ وَاَعْلٰی۔

یعنی اس خدا کے لیے حمد ہے جس نے ہمیں کبھی خوشی دے کر بنایا اور کبھی غم دے کر رلایا۔ ہم اسی کے حکم سے زندہ رہے۔ اور اسی کے حکم پر جان قربان کرتے ہیں۔

یاد رکھو کہ میں کسی مسلمان کو شریعت کا ایک مسئلہ بتا کر اس کے اعمال کی اصلاح کر دینا یا کسی عالم سے ایک مسئلہ پوچھ کر اپنے اعمال کی اصلاح کر لینا ایک سوچ اور ایک سوچہ جہاد سے بہتر سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد آپ کی آواز بالکل دھیمی پڑ گئی۔ اور پھر آپ کا وصال ہو گیا آپ کا سال پیدائش ۱۹۲ھ اور وفات کا سال ۲۸۱ھ ہے اور قبر شریف جنتہ البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ (اکال و طبقات شروانی۔ دبستان المحرمین)

۲۳۔ حضرت امام یوسف علیہ الرحمۃ | آپ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے جلیل القدر شاگرد اور خلیفہ ہارون رشید عباسی

کی حکومت کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) رہے، آپ کے فضائل و مناقب بہت زیادہ ہیں۔ عین وفات کے وقت آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے گئے کہ۔

کاش میں اپنی اسی غریبی کی حالت میں مرتاجو شروع میں میری حالت تھی اور میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا عہدہ قبول نہ کرتا۔ الہی! تو خوب جانتا ہے کہ میں نے کبھی جان بوجھ کر کوئی حرام کام نہیں کیا۔ اور نہ کبھی کوئی درہم حرام کا کھایا۔

عین وفات کے وقت یہ کہہ کر آپ کی وفات ہو گئی۔ اس کے بعد آپ کی آواز نہ سنی گئی

وفات سے پہلے آپ نے یہ وصیت فرمائی کہ میرے مال میں سے چار لاکھ درہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور کوفہ بغداد کے محتاجوں کو دے دیا جائے۔

(تذرات الذہب لابن عماد سیرۃ النعمان وغیرہ)

۲۴۔ حضرت ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ | یہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے دادا استاذ اور کوفہ کے استاذ الفقہاء ہیں عبادت

ریاضت اور خوف الہی میں بھی ان کا مقام بہت بلند ہے۔ یہ اپنی وفات کے وقت رونے لگے تو کسی نے رونے کا سبب پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ :-

میں اللہ تعالیٰ کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ مجھے جنت کی خوشخبری سناتا ہے یا جہنم کی وعید سناتا ہے۔

یہ کلمات زبان مبارک سے نکلے۔ اور آپ کا وصال ہو گیا (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۴۰)

۲۵۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمۃ | حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت ہی محبوب اور محب شاگرد رشید ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ کا مرتبہ بہت اعلیٰ ہے۔ ان کو ان کے والد کی میراث سے بہت کثیر دولت ملی تھی۔ اور

ہمیشہ بہت ناز و نعمت کی زندگی بسر کی تھی۔ اور بہت ہی نفاست پسند میر کہہ سکتے۔ وقت وفات انہوں نے اپنے غلام مدفروہ سے کہا کہ تم مجھے بستر سے اٹھا کر زمین پر رکھ دو اور میرے سر پر خاک ڈال دو۔ تو مدفروہ رو پڑا۔ اپنے فرمایا کہ تم مدفروہ سے

ہو تو مدفروہ نے عرض کیا کہ اسے میرے مولیٰ! میں نے تمام عمر آپ کی ناز و نعمت میں زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور موت کے وقت آپ ایک مسکین پھر عیسٰی کی طرح مرنے کا خیال رکھتے ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ میں نے فلاں عیسٰی دیکھا تھا کہ اسے اٹھا تو مجھے

افتاء کی زندگی اور اقراء کی محنت معلوم ہو پھر آپ نے فرمایا کہ تم صرف ایک مرتبہ مجھ کو



کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا۔ اور پھر جب تک میں کوئی دوسری بات نہ بولوں دوبارہ مجھے تلقین نہ کرنا۔ چنانچہ نصر نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مبارک نے آنکھ کھولی اور کہنے لگے۔ اور یہ آیت تلاوت کی لیسٹیل ہذا اذ یقول فی اللیل ان یمنی ان جیسوں نعوتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ پھر ایک دم ان کا طائر روح عالم بالا کو پرواز کر گیا۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۹۹)

۲۶۔ حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمۃ | آپ بڑے بڑے بنیادی محدثین کے شاگرد اور مشہور ائمہ حدیث کے مقتدی اور استاد ہیں

عبادت کی کثرت اور زہد و تقویٰ میں بھی آپ اپنے زمانے کے بہت ہی مشہور و ممتاز عابد و زاہد ہیں۔ بوقت وفات جاکنی کے عالم میں آپ بلبلا کر رونے لگے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کے رونے کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے آنسو پونچھتے ہوئے بھرائی آواز میں فرمایا کہ: میں اپنے کسی گناہ یا اور کسی وجہ سے نہیں رورہا ہوں بلکہ صرف اس خیال سے مجھے رلائی آگئی کہ میں نے بہت سی باتوں کو معمولی اور حقیر سمجھا تھا مالا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی باتیں تھیں۔ تو میں ڈسہا ہوں کہ کہیں ان باتوں پر میری پکڑ نہ ہو جائے۔ اتنا کہا اور خود اُسی ان کی وفات ہو گئی (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۹۹)

۲۷۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | آپ کی ملی جلالت شان محتاج بیان نہیں آپ کے فضائل و کمالات کے ذکر جمیل سے تاریخ کے

صفحات مالا مال ہیں۔ مفصل احوال جاری کتاب د اولیاء رجال الحدیث میں پڑھے۔ امام مرنی کا بیان ہے کہ میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے مرض الموت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا اذ میں نے دریافت کیا کہ اے ابو عبد اللہ! آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے مرنی! سنو میرا اس وقت یہ حال ہے کہ۔

میں دنیا سے جا رہا ہوں۔ اور دوستوں سے جدا ہو رہا ہوں اور اپنے برے اعمال سے طاقات کرنے والا ہوں۔ اللہ موت کا پیالہ پینے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے دیہار میں حاضر ہونے والا ہوں۔ اور میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت میں جانے والی ہے۔ تاکہ میں اس کو مبارکباد دوں یا جہنم میں جانے والی ہے تاکہ میں اس کی تعزیت کروں۔

پھر آپ ان اشعار کو نہایت ہی لرزہ خیز اور پردہ آداز میں پڑھنے لگے کہ: وَلَمَّا كُنْتُ قَلْبِي وَمَضَّائِي مَذَّاهِي جَعَلْتُ رَحْمَتِي تَحْوَ عَفْوِكَ سُلْطَا  
اللہ جب میرا دل سخت ہو گیا اور میرے دل سے تنگ ہو گئے تو میں نے اپنی امید کو تیرے عفو کی جانب پھیر دیا  
لَمَّا كُنْتُ قَلْبِي قَلْبًا قَرْنًا يَنْعَفِيكَ رَحْمَةً كَانَ عَفْوُكَ أَعْظَمًا  
مجھے اپنا گناہ بڑا معلوم ہوا۔ لیکن جب میں نے تیرے عفو سے اس کا موازنہ کیا تو تیرا عفو بڑا نکلا  
لَمَّا كُنْتُ ذَا عَفْوٍ عَلَى الذَّنْبِ لَوْ نَزَلَ تَجَوُّدٌ وَتَعَفُّوٌ مِثْلَهُ وَتَكْرُمًا  
تو میں گناہوں کو معاف کرنے والا رہا۔ اور تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتا رہا اور صافی دیتا رہا اپنے ہی احسان و کرم سے۔

مذکورہ بالا تقریر و اشعار کے بعد ہی آپ کا انتقال پر طالع ہو گیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۰۰)

۲۸۔ حضرت ابو بکر بن عیاش علیہ الرحمۃ | آپ بڑے پائے کے محدث اور بے حد مشہور ممتاز عابد و زاہد تھے۔ اور

بادشاہ وقت اور اس کے گورنروں کو نصیحت کرنے میں بڑے بے خوف اور نڈر تھے اپنی وفات کے وقت اپنی لڑکی اور لڑکے سے فرمایا کہ۔

میری پیاری بیٹی! تم کیوں ڈرتی ہو؟ کیا تم اس لیے روتی ہو کہ تمہارے باپ کو عذاب دیا جائے گا؟ اسے نور نظر! تم کو کیا خبر میں نے اپنے مکان کے اس ایک کونے میں ۲۴ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب و نووی)



بیٹا ہمایم! تمہارے آپ نے زندگی بھر کوئی بے حیائی کا کام نہیں کیا ہے اور تیس برس سے مسلسل میں ایک ختم سزا قرآن مجید پڑھتا رہا ہوں۔ خبردار۔ اس بلا خانے پر ہرگز تم گناہ کا کام مت کرنا کیونکہ اس بلا خانے پر میں نے بارہ ہزار ختم قرآن مجید پڑھا ہے۔

یہ تقریر ختم کرتے ہی جمادی الاولیٰ ۱۲۸۷ھ میں آپ کا وصال ہو گیا (نودی علی السبیل)

۲۹۔ حضرت عمر بن حسین جمعی علیہ الرحمۃ | یہ محدث کبیر ہیں۔ اور مدینہ منورہ کے قاضی ہیں۔ کربہ بہت ہی عبادت گزار تھے۔ اور ایک ختم سزا قرآن مجید پڑھا کرتے تھے ان کی وفات کے وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ نزاع روح کے وقت ان کی زبان سے یہ آیت سنی گئی لَيْسَ هَذَا فَلَئِمْتَ الْعِلْمُونَ۔ ان جیسی نعمتوں کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے جیسے ہی اس آیت کو انہوں نے پڑھا فوراً ہی آپ کا طائر روح نفس عنبری سے پرواز کر گیا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ)۔ (تہذیب التہذیب)

۳۰۔ حضرت زرارہ بن ابی اوفی علیہ الرحمۃ | آپ بعمرہ کے رہنے والے تابعی اور قاضی بھی تھے۔ اور قبیلہ بنی قریظ کی مسجد میں لوجہ اشد امامت بھی فرماتے تھے۔ حضرت بہز بن حکم محدث کا بیان ہے کہ ایک دن فجر کی نماز میں آپ نے فرمایا اَلَيْسَ فِي النَّاسِ كَوْنٌ قَدْ ذَلَّ

يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ عَسِيرٌ (پ ۲۹۔ المذثر۔ آیت ۹) کی آیت تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جس دن صوبہ پھونکا جائے گا وہ دن بہت سخت ہو گا۔ یہ آیت پڑھتے ہیں آپ روتے اور کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے۔ اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔ بہز بن حکم محدث کہتے ہیں کہ میں بھی ان کی لاش مبارک کو مسجد سے ان کے گھر تک اٹھا کر لے جانے والوں میں شامل تھا یہ واقعہ ۹۷ھ میں ہوا (ایضاً علوم ج ۲ ص ۱۳۱ و ترمذی شریف)

۳۱۔ حضرت ابو زرعمہ علیہ الرحمۃ | آپ علم حدیث کے مشہور امام، اور اس فن میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم مرتبہ مانے گئے ہیں۔ ایک بار حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میرے علم میں صحیح حدیثوں

کا تعداد سات لاکھ ہے۔ اور ابو زرعمہ جو انی ہی میں چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ ہو چکے تھے آپ کے مرض الموت میں سکرات موت اور جانکنی کے عالم میں بہت سے محدثین حاضر تھے۔ لوگوں کو خیال آیا کہ آپ کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنی چاہیے۔ مگر حضرت ابو زرعمہ کی جلالت شان کے آگے کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ آخر سب لوگوں نے سوچ کر یہ راہ نکالی کہ تلقین والی حدیث کا تذکرہ کرنا چاہیے تاکہ ان کو کلمہ یاد آجائے۔ چنانچہ محدث بن سلم محدث نے ابتدا کی

اور سند پڑھی کہ حَدَّثَنَا الْقَتَادَةُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ پڑھ کر رہا ہے ان کی زبان بند ہو گئی اس پر ابو زرعمہ نے جانکنی کے عالم میں روایت شروع کر دی کہ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَخْلَدٍ عَنْ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی۔ پوری حدیث یوں ہے کہ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ یعنی جس کی زبان سے مرتے وقت آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو۔ نکلے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ۲۲۷ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ (تذکرہ الحفاظ۔ تہذیب التہذیب وغیرہ)

۳۲۔ حضرت بیٹم بن جمیل علیہ الرحمۃ | یہ حدیث میں حضرت امام مالک وغیرہ محدثین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عابد زاهد تھے۔ حضرت سیفان بن محمد مصیسی کا بیان ہے کہ میں بیٹم بن جمیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ سکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان کو پادر اڑھا دی تھی۔ اور دم نکلنے کے انتظار میں تھے۔ اسی

وقت میں حضرت بیٹم بن جمیل علیہ الرحمۃ | یہ حدیث میں حضرت امام مالک وغیرہ محدثین کرام کے نامور شاگردوں میں ہیں۔ نہایت متقی اور اعلیٰ درجے کے عابد زاهد تھے۔ حضرت سیفان بن محمد مصیسی کا بیان ہے کہ میں بیٹم بن جمیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ وہ سکرات موت میں تھے اور قبلہ رو لیٹے ہوئے تھے۔ لوگوں نے ان کو پادر اڑھا دی تھی۔ اور دم نکلنے کے انتظار میں تھے۔ اسی



مات میں ان کی باندی نے ان کا پاؤں ہاتھ سے دبایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ۔  
میری باندی! تم ان پیروں کو خوب اچھی طرح دباؤ۔ اللہ تعالیٰ ہانتا ہے  
کہ میرے یہ دونوں پاؤں زندگی بھر میں کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں چلے ہیں۔  
آپ کی زبان مبارک سے یہ کلمات ادا ہوئے۔ اور فوراً ہی آپ کی روح پر دواز  
کر گئی۔ **سلاطین میں آپ کی وفات ہوئی (تہذیب التہذیب)۔**

**۳۳۔ حضرت بشر بن حارث علیہ الرحمۃ** | یہ وہی مشہور صاحب ولایت و باکرامت  
بزرگ ہیں جو عام طور پر ”بشر حانی“ کے  
نام سے مشہور ہیں۔ یہ اتنے بلند مرتبہ محدث اور مفتی اعظم ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل ان  
کی درگاہ کے ایک طالب علم ہیں۔ آخری عمر میں درس حدیث اور مجالس فتویٰ ختم کر کے  
گوشہ نشین ہو گئے۔ اور ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے۔ برقت وفات  
جائگہ کے عالم میں ان پر بہت زیادہ مشقت اور بے قراری ظاہر ہوئی۔ تو کسی نے پوچھا کہ  
کیوں! کیا بات ہے! کیا آپ کو زندگی سے محبت ہے! اور موت ناگوار ہے تو آپ  
نے فرمایا کہ۔

بھائی! اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانا بہت دشوار معاملہ ہے اسے آسان  
نہ سمجھو۔ میں اسی لیے بے قراری میں بیچ و تاب کھا رہا ہوں کہ یہ بہت ہی  
سنگین اور کٹھن مرحلہ ہے۔

یہ کہا اور ان کا وصال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴۱)

**۳۴۔ حضرت خلیفہ عبد الملک بن مروان علیہ الرحمۃ** | یہ خلفاء بنو امیہ میں بڑے کردار  
کا بادشاہ گزرا ہے۔ بہت  
زیادہ صاحب علم اور خلیفہ ہونے سے پہلے بہت عبادت گزار بھی تھا۔ جب اس کی وفات  
کا زمانہ قریب آیا۔ تو اس نے ایک غسال کو دمشق کے دروازے پر دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ

پر کپڑا پیٹ کر ایک سروہ کو ہلانے جا رہا تھا۔ تو خلیفہ عبد الملک نے کہا کہ کاش میں بھی  
ایک غسال ہوتا۔ اور اپنے ہاتھ ہی کی کائی روزانہ کھاتا۔ اور میں حکومت دنیا کے کسی معاملہ  
کا دالی نہ بنتا۔ جب صوفی ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ عبد الملک کے اس مغولہ کی خبر پہنچی  
تو انہوں نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ جب ان بادشاہوں کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ  
ہمارے حال کی تمنا کرتے ہیں۔ اور جب ہم لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو ہم لوگ  
ان بادشاہوں کے حال کی تمنا نہیں کرتے۔

عین جائگہ کے عالم میں کسی نے خلیفہ عبد الملک بن مروان سے پوچھا کہ اس  
وقت آپ اپنے آپ کو کیا پارہے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ میں اپنے کو بالکل ویسا ہی  
پارہا ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔  
وَلَقَدْ يَمْنُنَ تَأْتِيهِمْ فَيَقُولُ كَيْفَ يَكُونُ لَكَ مَا لَمْ يُغْنِ عَنْكَ مَا فِيكَ فَسَأَلَ كَيْفَ يُفَعِّلُ  
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَكَرَّرَ لَكُمْ مَا تَحُولُونَ فَذَرَاءُ ۝ ۱۰ ۝ ۱۱ ۝ ۱۲ ۝ ۱۳ ۝ ۱۴ ۝ ۱۵ ۝ ۱۶ ۝ ۱۷ ۝ ۱۸ ۝ ۱۹ ۝ ۲۰ ۝ ۲۱ ۝ ۲۲ ۝ ۲۳ ۝ ۲۴ ۝ ۲۵ ۝ ۲۶ ۝ ۲۷ ۝ ۲۸ ۝ ۲۹ ۝ ۳۰ ۝ ۳۱ ۝ ۳۲ ۝ ۳۳ ۝ ۳۴ ۝ ۳۵ ۝ ۳۶ ۝ ۳۷ ۝ ۳۸ ۝ ۳۹ ۝ ۴۰ ۝ ۴۱ ۝ ۴۲ ۝ ۴۳ ۝ ۴۴ ۝ ۴۵ ۝ ۴۶ ۝ ۴۷ ۝ ۴۸ ۝ ۴۹ ۝ ۵۰ ۝ ۵۱ ۝ ۵۲ ۝ ۵۳ ۝ ۵۴ ۝ ۵۵ ۝ ۵۶ ۝ ۵۷ ۝ ۵۸ ۝ ۵۹ ۝ ۶۰ ۝ ۶۱ ۝ ۶۲ ۝ ۶۳ ۝ ۶۴ ۝ ۶۵ ۝ ۶۶ ۝ ۶۷ ۝ ۶۸ ۝ ۶۹ ۝ ۷۰ ۝ ۷۱ ۝ ۷۲ ۝ ۷۳ ۝ ۷۴ ۝ ۷۵ ۝ ۷۶ ۝ ۷۷ ۝ ۷۸ ۝ ۷۹ ۝ ۸۰ ۝ ۸۱ ۝ ۸۲ ۝ ۸۳ ۝ ۸۴ ۝ ۸۵ ۝ ۸۶ ۝ ۸۷ ۝ ۸۸ ۝ ۸۹ ۝ ۹۰ ۝ ۹۱ ۝ ۹۲ ۝ ۹۳ ۝ ۹۴ ۝ ۹۵ ۝ ۹۶ ۝ ۹۷ ۝ ۹۸ ۝ ۹۹ ۝ ۱۰۰ ۝ ۱۰۱ ۝ ۱۰۲ ۝ ۱۰۳ ۝ ۱۰۴ ۝ ۱۰۵ ۝ ۱۰۶ ۝ ۱۰۷ ۝ ۱۰۸ ۝ ۱۰۹ ۝ ۱۱۰ ۝ ۱۱۱ ۝ ۱۱۲ ۝ ۱۱۳ ۝ ۱۱۴ ۝ ۱۱۵ ۝ ۱۱۶ ۝ ۱۱۷ ۝ ۱۱۸ ۝ ۱۱۹ ۝ ۱۲۰ ۝ ۱۲۱ ۝ ۱۲۲ ۝ ۱۲۳ ۝ ۱۲۴ ۝ ۱۲۵ ۝ ۱۲۶ ۝ ۱۲۷ ۝ ۱۲۸ ۝ ۱۲۹ ۝ ۱۳۰ ۝ ۱۳۱ ۝ ۱۳۲ ۝ ۱۳۳ ۝ ۱۳۴ ۝ ۱۳۵ ۝ ۱۳۶ ۝ ۱۳۷ ۝ ۱۳۸ ۝ ۱۳۹ ۝ ۱۴۰ ۝ ۱۴۱ ۝ ۱۴۲ ۝ ۱۴۳ ۝ ۱۴۴ ۝ ۱۴۵ ۝ ۱۴۶ ۝ ۱۴۷ ۝ ۱۴۸ ۝ ۱۴۹ ۝ ۱۵۰ ۝ ۱۵۱ ۝ ۱۵۲ ۝ ۱۵۳ ۝ ۱۵۴ ۝ ۱۵۵ ۝ ۱۵۶ ۝ ۱۵۷ ۝ ۱۵۸ ۝ ۱۵۹ ۝ ۱۶۰ ۝ ۱۶۱ ۝ ۱۶۲ ۝ ۱۶۳ ۝ ۱۶۴ ۝ ۱۶۵ ۝ ۱۶۶ ۝ ۱۶۷ ۝ ۱۶۸ ۝ ۱۶۹ ۝ ۱۷۰ ۝ ۱۷۱ ۝ ۱۷۲ ۝ ۱۷۳ ۝ ۱۷۴ ۝ ۱۷۵ ۝ ۱۷۶ ۝ ۱۷۷ ۝ ۱۷۸ ۝ ۱۷۹ ۝ ۱۸۰ ۝ ۱۸۱ ۝ ۱۸۲ ۝ ۱۸۳ ۝ ۱۸۴ ۝ ۱۸۵ ۝ ۱۸۶ ۝ ۱۸۷ ۝ ۱۸۸ ۝ ۱۸۹ ۝ ۱۹۰ ۝ ۱۹۱ ۝ ۱۹۲ ۝ ۱۹۳ ۝ ۱۹۴ ۝ ۱۹۵ ۝ ۱۹۶ ۝ ۱۹۷ ۝ ۱۹۸ ۝ ۱۹۹ ۝ ۲۰۰ ۝ ۲۰۱ ۝ ۲۰۲ ۝ ۲۰۳ ۝ ۲۰۴ ۝ ۲۰۵ ۝ ۲۰۶ ۝ ۲۰۷ ۝ ۲۰۸ ۝ ۲۰۹ ۝ ۲۱۰ ۝ ۲۱۱ ۝ ۲۱۲ ۝ ۲۱۳ ۝ ۲۱۴ ۝ ۲۱۵ ۝ ۲۱۶ ۝ ۲۱۷ ۝ ۲۱۸ ۝ ۲۱۹ ۝ ۲۲۰ ۝ ۲۲۱ ۝ ۲۲۲ ۝ ۲۲۳ ۝ ۲۲۴ ۝ ۲۲۵ ۝ ۲۲۶ ۝ ۲۲۷ ۝ ۲۲۸ ۝ ۲۲۹ ۝ ۲۳۰ ۝ ۲۳۱ ۝ ۲۳۲ ۝ ۲۳۳ ۝ ۲۳۴ ۝ ۲۳۵ ۝ ۲۳۶ ۝ ۲۳۷ ۝ ۲۳۸ ۝ ۲۳۹ ۝ ۲۴۰ ۝ ۲۴۱ ۝ ۲۴۲ ۝ ۲۴۳ ۝ ۲۴۴ ۝ ۲۴۵ ۝ ۲۴۶ ۝ ۲۴۷ ۝ ۲۴۸ ۝ ۲۴۹ ۝ ۲۵۰ ۝ ۲۵۱ ۝ ۲۵۲ ۝ ۲۵۳ ۝ ۲۵۴ ۝ ۲۵۵ ۝ ۲۵۶ ۝ ۲۵۷ ۝ ۲۵۸ ۝ ۲۵۹ ۝ ۲۶۰ ۝ ۲۶۱ ۝ ۲۶۲ ۝ ۲۶۳ ۝ ۲۶۴ ۝ ۲۶۵ ۝ ۲۶۶ ۝ ۲۶۷ ۝ ۲۶۸ ۝ ۲۶۹ ۝ ۲۷۰ ۝ ۲۷۱ ۝ ۲۷۲ ۝ ۲۷۳ ۝ ۲۷۴ ۝ ۲۷۵ ۝ ۲۷۶ ۝ ۲۷۷ ۝ ۲۷۸ ۝ ۲۷۹ ۝ ۲۸۰ ۝ ۲۸۱ ۝ ۲۸۲ ۝ ۲۸۳ ۝ ۲۸۴ ۝ ۲۸۵ ۝ ۲۸۶ ۝ ۲۸۷ ۝ ۲۸۸ ۝ ۲۸۹ ۝ ۲۹۰ ۝ ۲۹۱ ۝ ۲۹۲ ۝ ۲۹۳ ۝ ۲۹۴ ۝ ۲۹۵ ۝ ۲۹۶ ۝ ۲۹۷ ۝ ۲۹۸ ۝ ۲۹۹ ۝ ۳۰۰ ۝ ۳۰۱ ۝ ۳۰۲ ۝ ۳۰۳ ۝ ۳۰۴ ۝ ۳۰۵ ۝ ۳۰۶ ۝ ۳۰۷ ۝ ۳۰۸ ۝ ۳۰۹ ۝ ۳۱۰ ۝ ۳۱۱ ۝ ۳۱۲ ۝ ۳۱۳ ۝ ۳۱۴ ۝ ۳۱۵ ۝ ۳۱۶ ۝ ۳۱۷ ۝ ۳۱۸ ۝ ۳۱۹ ۝ ۳۲۰ ۝ ۳۲۱ ۝ ۳۲۲ ۝ ۳۲۳ ۝ ۳۲۴ ۝ ۳۲۵ ۝ ۳۲۶ ۝ ۳۲۷ ۝ ۳۲۸ ۝ ۳۲۹ ۝ ۳۳۰ ۝ ۳۳۱ ۝ ۳۳۲ ۝ ۳۳۳ ۝ ۳۳۴ ۝ ۳۳۵ ۝ ۳۳۶ ۝ ۳۳۷ ۝ ۳۳۸ ۝ ۳۳۹ ۝ ۳۴۰ ۝ ۳۴۱ ۝ ۳۴۲ ۝ ۳۴۳ ۝ ۳۴۴ ۝ ۳۴۵ ۝ ۳۴۶ ۝ ۳۴۷ ۝ ۳۴۸ ۝ ۳۴۹ ۝ ۳۵۰ ۝ ۳۵۱ ۝ ۳۵۲ ۝ ۳۵۳ ۝ ۳۵۴ ۝ ۳۵۵ ۝ ۳۵۶ ۝ ۳۵۷ ۝ ۳۵۸ ۝ ۳۵۹ ۝ ۳۶۰ ۝ ۳۶۱ ۝ ۳۶۲ ۝ ۳۶۳ ۝ ۳۶۴ ۝ ۳۶۵ ۝ ۳۶۶ ۝ ۳۶۷ ۝ ۳۶۸ ۝ ۳۶۹ ۝ ۳۷۰ ۝ ۳۷۱ ۝ ۳۷۲ ۝ ۳۷۳ ۝ ۳۷۴ ۝ ۳۷۵ ۝ ۳۷۶ ۝ ۳۷۷ ۝ ۳۷۸ ۝ ۳۷۹ ۝ ۳۸۰ ۝ ۳۸۱ ۝ ۳۸۲ ۝ ۳۸۳ ۝ ۳۸۴ ۝ ۳۸۵ ۝ ۳۸۶ ۝ ۳۸۷ ۝ ۳۸۸ ۝ ۳۸۹ ۝ ۳۹۰ ۝ ۳۹۱ ۝ ۳۹۲ ۝ ۳۹۳ ۝ ۳۹۴ ۝ ۳۹۵ ۝ ۳۹۶ ۝ ۳۹۷ ۝ ۳۹۸ ۝ ۳۹۹ ۝ ۴۰۰ ۝ ۴۰۱ ۝ ۴۰۲ ۝ ۴۰۳ ۝ ۴۰۴ ۝ ۴۰۵ ۝ ۴۰۶ ۝ ۴۰۷ ۝ ۴۰۸ ۝ ۴۰۹ ۝ ۴۱۰ ۝ ۴۱۱ ۝ ۴۱۲ ۝ ۴۱۳ ۝ ۴۱۴ ۝ ۴۱۵ ۝ ۴۱۶ ۝ ۴۱۷ ۝ ۴۱۸ ۝ ۴۱۹ ۝ ۴۲۰ ۝ ۴۲۱ ۝ ۴۲۲ ۝ ۴۲۳ ۝ ۴۲۴ ۝ ۴۲۵ ۝ ۴۲۶ ۝ ۴۲۷ ۝ ۴۲۸ ۝ ۴۲۹ ۝ ۴۳۰ ۝ ۴۳۱ ۝ ۴۳۲ ۝ ۴۳۳ ۝ ۴۳۴ ۝ ۴۳۵ ۝ ۴۳۶ ۝ ۴۳۷ ۝ ۴۳۸ ۝ ۴۳۹ ۝ ۴۴۰ ۝ ۴۴۱ ۝ ۴۴۲ ۝ ۴۴۳ ۝ ۴۴۴ ۝ ۴۴۵ ۝ ۴۴۶ ۝ ۴۴۷ ۝ ۴۴۸ ۝ ۴۴۹ ۝ ۴۵۰ ۝ ۴۵۱ ۝ ۴۵۲ ۝ ۴۵۳ ۝ ۴۵۴ ۝ ۴۵۵ ۝ ۴۵۶ ۝ ۴۵۷ ۝ ۴۵۸ ۝ ۴۵۹ ۝ ۴۶۰ ۝ ۴۶۱ ۝ ۴۶۲ ۝ ۴۶۳ ۝ ۴۶۴ ۝ ۴۶۵ ۝ ۴۶۶ ۝ ۴۶۷ ۝ ۴۶۸ ۝ ۴۶۹ ۝ ۴۷۰ ۝ ۴۷۱ ۝ ۴۷۲ ۝ ۴۷۳ ۝ ۴۷۴ ۝ ۴۷۵ ۝ ۴۷۶ ۝ ۴۷۷ ۝ ۴۷۸ ۝ ۴۷۹ ۝ ۴۸۰ ۝ ۴۸۱ ۝ ۴۸۲ ۝ ۴۸۳ ۝ ۴۸۴ ۝ ۴۸۵ ۝ ۴۸۶ ۝ ۴۸۷ ۝ ۴۸۸ ۝ ۴۸۹ ۝ ۴۹۰ ۝ ۴۹۱ ۝ ۴۹۲ ۝ ۴۹۳ ۝ ۴۹۴ ۝ ۴۹۵ ۝ ۴۹۶ ۝ ۴۹۷ ۝ ۴۹۸ ۝ ۴۹۹ ۝ ۵۰۰ ۝ ۵۰۱ ۝ ۵۰۲ ۝ ۵۰۳ ۝ ۵۰۴ ۝ ۵۰۵ ۝ ۵۰۶ ۝ ۵۰۷ ۝ ۵۰۸ ۝ ۵۰۹ ۝ ۵۱۰ ۝ ۵۱۱ ۝ ۵۱۲ ۝ ۵۱۳ ۝ ۵۱۴ ۝ ۵۱۵ ۝ ۵۱۶ ۝ ۵۱۷ ۝ ۵۱۸ ۝ ۵۱۹ ۝ ۵۲۰ ۝ ۵۲۱ ۝ ۵۲۲ ۝ ۵۲۳ ۝ ۵۲۴ ۝ ۵۲۵ ۝ ۵۲۶ ۝ ۵۲۷ ۝ ۵۲۸ ۝ ۵۲۹ ۝ ۵۳۰ ۝ ۵۳۱ ۝ ۵۳۲ ۝ ۵۳۳ ۝ ۵۳۴ ۝ ۵۳۵ ۝ ۵۳۶ ۝ ۵۳۷ ۝ ۵۳۸ ۝ ۵۳۹ ۝ ۵۴۰ ۝ ۵۴۱ ۝ ۵۴۲ ۝ ۵۴۳ ۝ ۵۴۴ ۝ ۵۴۵ ۝ ۵۴۶ ۝ ۵۴۷ ۝ ۵۴۸ ۝ ۵۴۹ ۝ ۵۵۰ ۝ ۵۵۱ ۝ ۵۵۲ ۝ ۵۵۳ ۝ ۵۵۴ ۝ ۵۵۵ ۝ ۵۵۶ ۝ ۵۵۷ ۝ ۵۵۸ ۝ ۵۵۹ ۝ ۵۶۰ ۝ ۵۶۱ ۝ ۵۶۲ ۝ ۵۶۳ ۝ ۵۶۴ ۝ ۵۶۵ ۝ ۵۶۶ ۝ ۵۶۷ ۝ ۵۶۸ ۝ ۵۶۹ ۝ ۵۷۰ ۝ ۵۷۱ ۝ ۵۷۲ ۝ ۵۷۳ ۝ ۵۷۴ ۝ ۵۷۵ ۝ ۵۷۶ ۝ ۵۷۷ ۝ ۵۷۸ ۝ ۵۷۹ ۝ ۵۸۰ ۝ ۵۸۱ ۝ ۵۸۲ ۝ ۵۸۳ ۝ ۵۸۴ ۝ ۵۸۵ ۝ ۵۸۶ ۝ ۵۸۷ ۝ ۵۸۸ ۝ ۵۸۹ ۝ ۵۹۰ ۝ ۵۹۱ ۝ ۵۹۲ ۝ ۵۹۳ ۝ ۵۹۴ ۝ ۵۹۵ ۝ ۵۹۶ ۝ ۵۹۷ ۝ ۵۹۸ ۝ ۵۹۹ ۝ ۶۰۰ ۝ ۶۰۱ ۝ ۶۰۲ ۝ ۶۰۳ ۝ ۶۰۴ ۝ ۶۰۵ ۝ ۶۰۶ ۝ ۶۰۷ ۝ ۶۰۸ ۝ ۶۰۹ ۝ ۶۱۰ ۝ ۶۱۱ ۝ ۶۱۲ ۝ ۶۱۳ ۝ ۶۱۴ ۝ ۶۱۵ ۝ ۶۱۶ ۝ ۶۱۷ ۝ ۶۱۸ ۝ ۶۱۹ ۝ ۶۲۰ ۝ ۶۲۱ ۝ ۶۲۲ ۝ ۶۲۳ ۝ ۶۲۴ ۝ ۶۲۵ ۝ ۶۲۶ ۝ ۶۲۷ ۝ ۶۲۸ ۝ ۶۲۹ ۝ ۶۳۰ ۝ ۶۳۱ ۝ ۶۳۲ ۝ ۶۳۳ ۝ ۶۳۴ ۝ ۶۳۵ ۝ ۶۳۶ ۝ ۶۳۷ ۝ ۶۳۸ ۝ ۶۳۹ ۝ ۶۴۰ ۝ ۶۴۱ ۝ ۶۴۲ ۝ ۶۴۳ ۝ ۶۴۴ ۝ ۶۴۵ ۝ ۶۴۶ ۝ ۶۴۷ ۝ ۶۴۸ ۝ ۶۴۹ ۝ ۶۵۰ ۝ ۶۵۱ ۝ ۶۵۲ ۝ ۶۵۳ ۝ ۶۵۴ ۝ ۶۵۵ ۝ ۶۵۶ ۝ ۶۵۷ ۝ ۶۵۸ ۝ ۶۵۹ ۝ ۶۶۰ ۝ ۶۶۱ ۝ ۶۶۲ ۝ ۶۶۳ ۝ ۶۶۴ ۝ ۶۶۵ ۝ ۶۶۶ ۝ ۶۶۷ ۝ ۶۶۸ ۝ ۶۶۹ ۝ ۶۷۰ ۝ ۶۷۱ ۝ ۶۷۲ ۝ ۶۷۳ ۝ ۶۷۴ ۝ ۶۷۵ ۝ ۶۷۶ ۝ ۶۷۷ ۝ ۶۷۸ ۝ ۶۷۹ ۝ ۶۸۰ ۝ ۶۸۱ ۝ ۶۸۲ ۝ ۶۸۳ ۝ ۶۸۴ ۝ ۶۸۵ ۝ ۶۸۶ ۝ ۶۸۷ ۝ ۶۸۸ ۝ ۶۸۹ ۝ ۶۹۰ ۝ ۶۹۱ ۝ ۶۹۲ ۝ ۶۹۳ ۝ ۶۹۴ ۝ ۶۹۵ ۝ ۶۹۶ ۝ ۶۹۷ ۝ ۶۹۸ ۝ ۶۹۹ ۝ ۷۰۰ ۝ ۷۰۱ ۝ ۷۰۲ ۝ ۷۰۳ ۝ ۷۰۴ ۝ ۷۰۵ ۝ ۷۰۶ ۝ ۷۰۷ ۝ ۷۰۸ ۝ ۷۰۹ ۝ ۷۱۰ ۝ ۷۱۱ ۝ ۷۱۲ ۝ ۷۱۳ ۝ ۷۱۴ ۝ ۷۱۵ ۝ ۷۱۶ ۝ ۷۱۷ ۝ ۷۱۸ ۝ ۷۱۹ ۝ ۷۲۰ ۝ ۷۲۱ ۝ ۷۲۲ ۝ ۷۲۳ ۝ ۷۲۴ ۝ ۷۲۵ ۝ ۷۲۶ ۝ ۷۲۷ ۝ ۷۲۸ ۝ ۷۲۹ ۝ ۷۳۰ ۝ ۷۳۱ ۝ ۷۳۲ ۝ ۷۳۳ ۝ ۷۳۴ ۝ ۷۳۵ ۝ ۷۳۶ ۝ ۷۳۷ ۝ ۷۳۸ ۝ ۷۳۹ ۝ ۷۴۰ ۝ ۷۴۱ ۝ ۷۴۲ ۝ ۷۴۳ ۝ ۷۴۴ ۝ ۷۴۵ ۝ ۷۴۶ ۝ ۷۴۷ ۝ ۷۴۸ ۝ ۷۴۹ ۝ ۷۵۰ ۝ ۷۵۱ ۝ ۷۵۲ ۝ ۷۵۳ ۝ ۷۵۴ ۝ ۷۵۵ ۝ ۷۵۶ ۝ ۷۵۷ ۝ ۷۵۸ ۝ ۷۵۹ ۝ ۷۶۰ ۝ ۷۶۱ ۝ ۷۶۲ ۝ ۷۶۳ ۝ ۷۶۴ ۝ ۷۶۵ ۝ ۷۶۶ ۝ ۷۶۷ ۝ ۷۶۸ ۝ ۷۶۹ ۝ ۷۷۰ ۝ ۷۷۱ ۝ ۷۷۲ ۝ ۷۷۳ ۝ ۷۷۴ ۝ ۷۷۵ ۝ ۷۷۶ ۝ ۷۷۷ ۝ ۷۷۸ ۝ ۷۷۹ ۝ ۷۸۰ ۝ ۷۸۱ ۝ ۷۸۲ ۝ ۷۸۳ ۝ ۷۸۴ ۝ ۷۸۵ ۝ ۷۸۶ ۝ ۷۸۷ ۝ ۷۸۸ ۝ ۷۸۹ ۝ ۷۹۰ ۝ ۷۹۱ ۝ ۷۹۲ ۝ ۷۹۳ ۝ ۷۹۴ ۝ ۷۹۵ ۝ ۷۹۶ ۝ ۷۹۷ ۝ ۷۹۸ ۝ ۷۹۹ ۝ ۸۰۰ ۝ ۸۰۱ ۝ ۸۰۲ ۝ ۸۰۳ ۝ ۸۰۴ ۝ ۸۰۵ ۝ ۸۰۶ ۝ ۸۰۷ ۝ ۸۰۸ ۝ ۸۰۹ ۝ ۸۱۰ ۝ ۸۱۱ ۝ ۸۱۲ ۝ ۸۱۳ ۝ ۸۱۴ ۝ ۸۱۵ ۝ ۸۱۶ ۝ ۸۱۷ ۝ ۸۱۸ ۝ ۸۱۹ ۝ ۸۲۰ ۝ ۸۲۱ ۝ ۸۲۲ ۝ ۸۲۳ ۝ ۸۲۴ ۝ ۸۲۵ ۝ ۸۲۶ ۝ ۸۲۷ ۝ ۸۲۸ ۝ ۸۲۹ ۝ ۸۳۰ ۝ ۸۳۱ ۝ ۸۳۲ ۝ ۸۳۳ ۝ ۸۳۴ ۝ ۸۳۵ ۝ ۸۳۶ ۝ ۸۳۷ ۝ ۸۳۸ ۝ ۸۳۹ ۝ ۸۴۰ ۝ ۸۴۱ ۝ ۸۴۲ ۝ ۸۴۳ ۝ ۸۴۴ ۝ ۸۴۵ ۝ ۸۴۶ ۝ ۸۴۷ ۝ ۸۴۸ ۝ ۸۴۹ ۝ ۸۵۰ ۝ ۸۵۱ ۝ ۸۵۲ ۝ ۸۵۳ ۝ ۸۵۴ ۝ ۸۵۵ ۝ ۸۵۶ ۝ ۸۵۷ ۝ ۸۵۸ ۝ ۸۵۹ ۝ ۸۶۰ ۝ ۸۶۱ ۝ ۸۶۲ ۝ ۸۶۳ ۝ ۸۶۴ ۝ ۸۶۵ ۝ ۸۶۶ ۝ ۸۶۷ ۝ ۸۶۸ ۝ ۸۶۹ ۝ ۸۷۰ ۝ ۸۷۱ ۝ ۸۷۲ ۝ ۸۷۳ ۝ ۸۷۴ ۝ ۸۷۵ ۝ ۸۷۶ ۝ ۸۷۷ ۝ ۸۷۸ ۝ ۸۷۹ ۝ ۸۸۰ ۝ ۸۸۱ ۝ ۸۸۲ ۝ ۸۸۳ ۝ ۸۸۴ ۝ ۸۸۵ ۝ ۸۸۶ ۝ ۸۸۷ ۝ ۸۸۸ ۝ ۸۸۹ ۝ ۸۹۰ ۝ ۸۹۱ ۝ ۸۹۲ ۝ ۸۹۳ ۝ ۸۹۴ ۝ ۸۹۵ ۝ ۸۹۶ ۝ ۸۹۷ ۝ ۸۹۸ ۝ ۸۹۹ ۝ ۹۰۰ ۝ ۹۰۱ ۝ ۹۰۲ ۝ ۹۰۳ ۝ ۹۰۴ ۝ ۹۰۵ ۝ ۹۰۶ ۝ ۹۰۷ ۝ ۹۰۸ ۝ ۹۰۹ ۝ ۹۱۰ ۝ ۹۱۱ ۝ ۹۱۲ ۝ ۹۱۳ ۝ ۹۱۴ ۝ ۹۱۵ ۝ ۹۱۶ ۝ ۹۱۷ ۝ ۹۱۸ ۝ ۹۱۹ ۝ ۹۲۰ ۝ ۹۲۱ ۝ ۹۲۲ ۝ ۹۲۳ ۝ ۹۲۴ ۝ ۹۲۵ ۝ ۹۲۶ ۝ ۹۲۷ ۝ ۹۲۸ ۝ ۹۲۹ ۝ ۹۳۰ ۝ ۹۳۱ ۝ ۹۳۲ ۝ ۹۳۳ ۝ ۹۳۴ ۝ ۹۳۵ ۝ ۹۳۶ ۝ ۹۳۷ ۝ ۹۳۸ ۝ ۹۳۹ ۝ ۹۴۰ ۝ ۹۴۱ ۝ ۹۴۲ ۝ ۹۴۳ ۝ ۹۴۴ ۝ ۹۴۵ ۝ ۹۴۶ ۝ ۹۴۷ ۝ ۹۴۸ ۝ ۹۴۹ ۝ ۹۵۰ ۝ ۹۵۱ ۝ ۹۵۲ ۝ ۹۵۳ ۝ ۹۵۴ ۝ ۹۵۵ ۝ ۹۵۶ ۝ ۹۵۷ ۝ ۹۵۸ ۝ ۹۵۹ ۝ ۹۶۰ ۝ ۹۶۱ ۝ ۹۶۲ ۝ ۹۶۳ ۝ ۹۶۴ ۝ ۹۶۵ ۝ ۹۶۶ ۝ ۹۶۷ ۝ ۹۶۸ ۝ ۹۶۹ ۝ ۹۷۰ ۝ ۹۷۱ ۝ ۹۷۲ ۝ ۹۷۳ ۝ ۹۷۴ ۝ ۹۷۵ ۝ ۹۷۶ ۝ ۹۷۷ ۝ ۹۷۸ ۝ ۹۷۹ ۝ ۹۸۰ ۝ ۹۸۱ ۝ ۹۸۲ ۝ ۹۸۳ ۝ ۹۸۴ ۝ ۹۸۵ ۝ ۹۸۶ ۝ ۹۸۷ ۝ ۹۸۸ ۝ ۹۸۹ ۝ ۹۹۰ ۝ ۹۹۱ ۝ ۹۹۲ ۝ ۹۹۳ ۝ ۹۹۴ ۝ ۹۹۵ ۝ ۹۹۶ ۝ ۹۹۷ ۝ ۹۹۸ ۝ ۹۹۹ ۝ ۱۰۰۰ ۝

(پ۔ ۷۔ الانعام آیت ۱۶۴)

یہ آیت اس نے تلامذت کی اور فوراً ہی اس کا دم نکل گیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴۱)

**۲۵۔ حضرت خلیفہ ہارون رشید علیہ الرحمۃ** | خلفائے بنو عباس میں خلیفہ ہارون  
رشید جس شان شوکت اور رعب و

دبدب کا بادشاہ گزرا ہے۔ تاریخ داں حضرت پر پوشیدہ نہیں ہیں مدہ موت کے وقت  
اپنے کفن کو الٹ پٹ کر بار بار دیکھتا تھا اور یہ آیت پڑھتا تھا کہ۔

مَتَا أَتَعْنِي عَتَقِي مَالِيَّةً هَلَلَتْ  
میری بادشاہی ہلاک ہو گئی۔  
عَتَقِي سُلْطَانِيَّةً

اسی آیت کو پڑھتے پڑھتے اس کی جان نکل گئی (احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۴۱)



۳۷۔ حضرت خلیفہ مامون رشید علیہ الرحمۃ | خلیفہ مامون رشید بہت ہی علم والا اور نہایت ہی رعب و دبدبہ والا اور بہادر تھا۔ اس نے موت کے وقت راکھ بچھائی۔ اور اسی پرچت لیٹ کر لوٹا تھا۔ اور گڑا کر یہ دعا مانگتا تھا کہ۔

يَا مَنْ لَا يَنْزُولُ مُلْكُهُ اِرْحَمْنِي اِنَّ رَأْسِي لَا يَنْزِلُ مِنْ قَدْرِ اَلِ مُلْكِهِ ۔  
اس شخص پر رحم فرما جس کی بادشاہی نہ اٹل ہوگی۔  
یہی دعا مانگتے ہوئے اس کی روح پرواز کر گئی (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۴ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۴)  
۳۸۔ حضرت خلیفہ معتمد باللہ علیہ الرحمۃ | یہ عباسی خلفاء میں بڑا سنگدل اور ظالم حکمران تھا۔ اپنی موت کے وقت نہایت افسوس کے ساتھ لستر پر پڑتا اور لوٹتا تھا۔ اور یہی لگتا رہتا تھا کہ ہائے افسوس۔  
لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ عُمْرِيْ لَهَكَذَا اَقْصَيْتُ ۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری عمر اتنی کم ہے تو ماقعلت ۔  
میں بادشاہی نہ کرتا۔

یہی کلمات اس کی زبان پر تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹)  
۳۸۔ حضرت خلیفہ مستقر باللہ علیہ الرحمۃ | یہ نزع کے عالم میں بے قرار ہو کر لستر پر لوٹنے لگا۔ تو خوشامدی لوگوں نے کہا کہ امیر المومنین آپ پر کوئی حرج نہیں۔ آپ تو بہت اچھے ہیں۔ تو یہ سکر خلیفہ مستقر باللہ نے کہا کہ۔

کوئی حرج تو نہیں۔ مگر یہ کیا کہ ہے کہ دنیا جاتی رہی۔ اور آخرت میرے سامنے کھڑی ہے۔ ہائے میں نے اپنے باپ کو قتل کر کے جلدی خلافت پر قبضہ جمایا۔ تو مجھ سے بھی جلد ہی خلافت چھین لی گئی۔

یہی الفاظ اس کی زبان پر تھے کہ اس کا دم نکل گیا۔ اس کی بادشاہی صرف چھ مہینے

رہی۔ ابن طیفور ترکی طبیب نے نہ ہر آلود نشتر سے اس کی قصہ کھولی۔ یہی اس کی موت کا سبب بنا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹ و تاریخ الخلفاء ص ۲۱۴)

۳۹۔ حضرت عامر بن عبد القیس علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی مشہور مجاہد و زاہد بلکہ صاحب کرامت بلند رتہ اولیاء میں سے ہیں۔ یہ اپنی وفات کے وقت بے قرار ہو کر زار زار رونے لگے۔ جب رونے کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ۔

میں موت کے ڈر یا دنیا کی محبت میں نہیں رو رہا ہوں۔ بلکہ میں اس خیال سے رو رہا ہوں کہ میں اب مر رہا ہوں۔ تو اب گرمیوں کے روزوں میں دوپہر کی پیاس، اور جاڑوں کی لمبی راتوں میں قیام اللیل (نوافل تہجد) کی لذت مجھے کہاں؟ اور کیسے نصیب ہوا کرے گی؟ ہائے رہے یہ روح پرور اور جان بخش لذتیں!

یہی کہتے کہتے ان کی روح پرواز کر گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۹)  
۴۰۔ حضرت سمری سقطی علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ قادریہ میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اور حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے پیر ہیں۔ بزرگ ترین اولیاء میں آپ کا شمار ہے۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ بیان فرماتے ہیں کہ میں ان کے مرض وفات میں ان کی عیادت کے لیے گیا اور حال و مزاج پوچھا۔ تو انہوں نے نہایت ہی پر درد لہجے میں یہ شعر پڑھا کہ۔

كَيْفَ اَتَكُوْنَالِيْ طَلِيْبِيْ مَسِيْنِيْ

وَالِدِيْ اَمَّا يَتِيْنِيْ مِّنْ طَلِيْبِيْ

میں کس طرح اپنے طبیب سے اپنی بیماری کی شکایت کروں؟ جب کہ میری بیماری میرے طبیب ہی کی طرف سے مجھے پہنچی ہے۔



پھر میں نے چنگاپ جھلنا شروع کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ کچھ کی ہوا اس شخص کو کیسے نکلے گی جو عشقِ الہی کی گرمی سے جل رہا ہو! اس کے بعد ہی آپ کا وصال ہو گیا۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۱۱۱)

۴۱۔ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ | جریبیری محدث کا بیان ہے کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی جاکلی کے وقت جب کہ وہ سکرات کے عالم میں تھے۔ حاضر ہوا۔ تو وہ تلاوت کر رہے تھے۔ جہم کا دن تھا۔ جب وہ تلاوت ختم کر چکے تو میں نے عرض کی کہ اس وقت میں بھی آپ تلاوت کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ۔

مجھ سے زیادہ تلاوت کا مقدار دوسرا کون ہو گا؟ دیکھ نہیں رہے ہو؟ کہ میری زندگی کا نامہ اعمال پیشا جا رہا ہے۔

پھر کسی نے آپ سے کلمہ پڑھنے کے لیے کہا تو تڑپ کر آپ نے فرمایا کہ میں اس کلمہ کو تو زندگی میں تو کبھی بھولا ہی نہیں ہوں۔ جو تم مجھے اس وقت یاد دلار ہے ہو۔

ابوالباسم بن مطاہ کہتے ہیں کہ میں نہر کے عالم میں حضرت جنید بغدادی کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کا تو انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد جواب دیا۔ اور فرمایا کہ مجھے معذور سمجھو۔ میں اس وقت وظیفہ میں مشغول تھا۔ پھر اپنا چہرہ انہوں نے قبلہ کی طرف کر لیا۔ اور نمرؤ تکبیر لگایا۔ اور روح نکل گئی۔

(احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱ تا ۱۱۲)

۴۲۔ حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ | بڑے بڑے اولیاء اللہ کی قبرست میں آپ کا نام بہت مشہور اور مقادیر ہے وفات کے وقت لوگوں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کو کس چیز کی خواہش و تمنا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ۔

بس میرزا ایک ہی خواہش اور بہت بڑی تمنا یہی ہے کہ مرنے سے پہلے ایک ہی لحظہ کے لیے مجھے خداوند قدوس کی معرفت حاصل ہو جائے۔

یہ فرمانے کے بعد فوراً ہی آپ کی روح پاک عالم آخرت کو روانہ ہو گئی۔ اور لوگ ان کا منہ تکتے رہ گئے (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۲)

۴۳۔ حضرت ہمشاد دینوری علیہ الرحمۃ | یہ سلسلہ چشتیہ کے مشہور اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ایک شخص سے منقول ہے کہ میں حضرت

مشاد دینوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک درویش آئے اور سلام کر کے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی ایسی صاف ستھری جگہ ہے؟ جہاں ایک انسان کے لیے مرنا آسان ہو تو لوگوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جہاں پانی کا چشمہ تھا۔ تو اس درویش نے وضو کیا اور کچھ نماز میں پڑھتا رہا۔ پھر پاؤں پھیل کر لیٹ گیا۔ اور اس کی وفات ہو گئی۔ بعض مشائخ حضرت مشاد دینوری کے پاس عالم سکرات میں آئے اور دعائیں کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ نعمت دے۔ وہ نعمت دے۔ تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ۔

آپ لوگ میرے لیے کیا دعائیں مانگ رہے ہیں۔ تیس برس سے برابر میرے سامنے جنت پیش کی جا رہی ہے۔ مگر میں نے تو ایک مرتبہ نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ (احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۱۲)

۴۴۔ حضرت ابوعلی رودباری علیہ الرحمۃ | ان کی بہن کا بیان ہے کہ میں نہر کے عالم میں ان کے سر کو اپنی گود میں لیے ہوئے بیٹھی تھی کہ ایک دم انہوں نے آنکھ کھول دی اور فرمایا کہ۔

دیکھو یہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں۔ اور یہ جنت کے پھاٹک مزیں



کیے ہوئے ہیں۔ اور یہ (کوثر و سبیل) کے برتن رکھے ہوئے ہیں  
احسانِ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اسے بولیں! ہم نے تمہیں بڑے مراتب  
پر پہنچا دیا ہے۔ حالانکہ تم اس کے طلب گار نہیں تھے۔  
پھر آپ یہ شعر بار بار پڑھنے لگے۔

يَحْيِيكَ لَا تَنْظُرْتُ إِلَى سَوَاحِلِ

يَعْنِي مَوْجًا حَتَّى أَرَاكَ

تیرے حق کی قسم میں نے تیرے سوا کسی کو محبت کی نظر سے دیکھا ہی نہیں  
ہے۔ یہاں تک کہ میں تجھے دیکھ لوں۔

یہی فرماتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور ان کی پاک باز روح عالم  
قدس کو رعبانہ ہو گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۵۔ حضرت ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاء کبار میں سے ہیں ان کی  
وفات کے وقت بہت سے لوگ حاضر  
تھے۔ تو ان کی بے چینی دے قراری کو دیکھ کر کسی نے کہا اَنْبِشِرْ فَاَنْتَ تَعْدُ مَرَّةً عَلَى  
رَبِّ غَفُوْرٍ تَحِيْرُہُ آپ خوشخبری حاصل کیجئے کہ آپ اس رب کے دربار میں جا رہے  
ہیں جو غفور و رحیم ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یہ کیوں نہیں کہتے کہ۔ اِخْذِ ذِيَا نَكَ  
تَعْدُ مَرَّةً عَلَى رَّبِّ يَحْسِبُكَ بِالصَّغِيْرَةِ بِاَلْبَكِيْرَةِ آپ ذریعے کہ آپ اس  
رب کے دربار میں جا رہے ہیں جو چھوٹے گناہوں کا حساب لے گا۔ اور بڑے گناہوں  
پر سزا دے گا۔ آپ نے یہ فرمایا۔ اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اور پھر آپ کی کوئی آواز  
نہیں سنی گئی۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۶۔ حضرت احمد بن عبد الملک علیہ الرحمۃ حضرت سید محمدؐ فرماتے ہیں کہ میں  
احمد بن عبد الملک کے پاس ان کی

نزع روح کی حالت میں گیا۔ اور دعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ! ان پر سکراتِ موت  
کو آسان فرما دے۔ کیونکہ یہ تو ایسے تھے۔ یہ تو ایسے تھے۔ چند تعریفی کلمات میں نے  
کہے تو انہوں نے تڑپ کر کہا کہ یہ بولنے والا کون ہے؛ تو میں نے کہا کہ میں مہتمم ہوں۔  
تو انہوں نے فرمایا کہ ملک الموت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ میں ہر سخی مومن کے ساتھ نزع  
روح میں نرمی برتنا ہوں۔ یہ فرما کر پھر ایک دم وہ بجھ گئے یعنی ان کی وفات ہو گئی۔  
(احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۷۔ حضرت احمد بن خضرؒ علیہ الرحمۃ آپ بہت بلند درجے کے ولی کامل ہیں  
آپ کی وفات کے وقت کسی نے ان  
سے کوئی مسئلہ پوچھا تو وہ رو پڑے۔ اور کہنے لگے کہ۔

اے میرے پیارے بیٹے! میں ایک دروازہ جس کو پتھانوں نے برسوں سے  
کھٹکھٹاتا رہا ہوں وہ آج اس وقت کھل رہا ہے۔ لیکن میں کچھ نہیں جانتا  
کہ وہ دروازہ سادات کے ساتھ کھلے گا۔ یا شقاوت کے ساتھ کھلے  
گا۔ تو ایسی حالت میں میرے لیے کسی مسئلہ کے جواب کا بھلا کہاں  
موقع ہے۔

آپ نے یہ فرمایا اور بالکل خاموش ہو گئے۔ جب لوگوں نے انہیں غصے سے دیکھا  
تو وہ وفات پا چکے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۸۔ ایک عاشق صادق علیہ الرحمۃ کہ میں نے ایک سنسان جگہ میں ایک پتھر پر  
یہ شعر لکھا ہوا دیکھا کہ۔

اَيَا مَفْسَرِ الْعَشَاقِ يَا لَلْوَحْيِ مُرَوِّدَا  
اِذَا عَلَّ مِشْقِي بِالْفَتَى كَيْفَ يَنْصَنَعُ



اے عاشقوں کی جماعت! تم لوگ مجھے خبر دو۔ میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جب عشق کسی جوان پر اتار پڑے تو وہ کیا کرے۔

اُمّی کہتے ہیں کہ میں نے اس شر کے نیچے یہ شر لکھ دیا کہ۔

يُذَارِي هَوَا شَرِّكَتُورِيسَرَا

وَيُخْشَعُ فِي كُلِّ الْاُمُورِ وَيَخْضَعُ

اپنے عشق کے ساتھ نرمی برتے۔ پھر اپنے راز کو چھپائے رکھے۔ اور تمام کاموں میں عاجزی و انکاری رکھے۔ اُمّی کہتے ہیں کہ میں دوسرے دن وہاں گیا۔ تو دیکھا کہ ایک دوسرا شواہس پتھر پر لکھا ہوا ہے کہ

وَكَيْفَ يُذَارِي وَالْهَوَى قَاتِلُ الْفَتَى

وَفِي كُلِّ يَوْمٍ قَلْبُهُ يَنْقَطِعُ

عاشق کیسے نرمی برتے؟ حالت تو یہ ہے کہ عشق جوان کو قتل کیے جا رہا ہے اور روزانہ اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔

اُمّی کہتے ہیں کہ میں نے اس شر کے نیچے یہ شر لکھ دیا کہ۔

اِذَا الْكَوْجِيْدُ صَبَرًا لِكَيْتَاكِسَرَم

فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يَسُوِي الْمَوْتِ يَنْفَعُ

جب عاشق اپنے راز کو چھپانے کے لیے صبر نہیں پاتا۔ تو اس کو موت کے سوا کوئی دوسری چیز کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

اُمّی کہتے ہیں کہ پتھر میں تیسرے دن وہاں گیا۔ تو کیا دیکھا ہوں کہ ایک جوان کی لاش وہاں پڑی ہوئی ہے۔ اور یہ دو شواہس پتھر پر لکھے ہوئے ہیں کہ۔

سَلَامِي عَلَي مَنْ كَانَ يَلُوْصِلِيْ مَنَّمْ

سَمِعْنَا اَطَعْنَا شَرُّ مَنَّا فَلَكَوْا

وَلِنَعَا شِقِ الْيُسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ

هَنِيْئًا اَوْ ذَابِ النَّجِيْمُ بَعِيْنُهُوْ

ہم نے سن لیا۔ اور آپ کی بات مان لی۔ پھر ہم سر گئے تو ہمارا سلام اس شخص کو پہنچا دو۔ جو وصال سے ہمیں روکتا تھا۔

نعت والوں کو ان کی نعمت مبارک ہو۔ اور عاشق مسکین کو عشق کا کڑوا گھونٹ مبارک ہو۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پی رہا ہے۔

۴۹۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ | آپ حضرت خواجہ معین الدین اجیری رحمۃ اللہ علیہ کے

بڑے بلند مرتبہ خلیفہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہر وقت غرق رہا کرتے تھے۔ ایک دن تعالیٰ نے شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ کا یہ شعر پڑھ دیا کہ

کشتگانِ خنجر تسلیم را | ہر زمان از غیب جانے دیگر است  
تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانہ میں غیب سے جانے دیگر است

آپ یہ شعر سن کر تین شب و روز حیرت کے عالم میں رہے۔ اور کچھ بھی نہیں بولے اور پانچویں رات آپ کا دماغ ہل گیا۔ خواجہ میر حسن دہلوی نے اسی زمین میں چار مصرعے

کہہ کر اس کی تصنیف کی ہے۔ جن میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے۔

جانِ بَرَاک بےست دادہ است آن بزرگ | آرزے ایں گوہر زکاتے دیگر است  
کشتگانِ خنجر تسلیم را | ہر زمان از غیب جانے دیگر است

اس ایک شعر پر ان بزرگ نے جان دیدی | ہاں یہ گوہر کس دوسری کان سے نکلا ہوا ہے  
تسلیم و رضا کے خنجر سے قتل کیے ہوئے شخص کو ہر زمانہ میں غیب سے جانے دیگر است

(اجناسا لاخیر شیخ محقق ص ۱۲)

۵۰۔ حاج بن یوسف ثقفی ظالم | یہ ظالم طواغیت کا انتہائی سٹاک و لو غرار  
اپنی تمہارے قتل کیا۔ اور جو رگ اس کے گم سے قتل کیے گئے۔ ان کو توڑ کر



ہی نہیں سکا۔ بہت سے صحابہ اور تابعین کو اس نے قتل کیا یا قید و بند رکھا۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ساری امتیں اپنے اپنے منافقوں کو قیامت کے دن لے کر آئیں۔ اور ہم اپنے ایک منافق حجاج بن یوسف ثقفی کو پیش کر دیں تو ہمارا ہی پتہ بھاری رہے گا۔ یہ حجاج بن یوسف جب کینسر کی طبیعت بیماری میں مرنے لگا تو اس کی زبان پر یہ دعا جاری ہو گئی۔ یہی دعا مانگتے مانگتے اس کا دم نکل گیا۔ اس کی دعا یہ تھی کہ۔

اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ قِيَامَ النَّاسِ اَسْـمِـرْ مِـرَے اللّٰہ تو مجھے بخش دے  
يَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَا تَغْفِرُ لِيْ۔ کیونکہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ تو مجھے  
نہیں بخشے گا۔

خليفة عاقل حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کو حجاج بن یوسف ثقفی کی زبان سے سہرتے وقت کی یہ دعا بہت اچھی لگی۔ اور ان کو حجاج کی موت پر رشک ہونے لگا۔ اور جب حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ سے لوگوں نے حجاج کی اس دعا کا ذکر کیا۔ تو آپ نے تعجب سے فرمایا کہ کیا واقعی حجاج نے یہ دعا مانگی تھی؟ تو لوگوں نے کہا کہ جی ہاں۔ اس نے یہ دعا مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ شاید خدا اس کو بخش دے۔ (احیاء العلوم جلد ۲ ص ۴۹)۔

(۲)

## جنازہ یا قبر کو دیکھ کر کس نے کیا کہا؟

جنازہ یا قبر دیکھ کر موت کی یاد آ جاتی ہے۔ اس خوفناک اور بھیانک منظر کو دیکھ کر بزرگوں نے کیا فرمایا؟ اس بارے میں ہم چند حوالے نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اس سے عبرت حاصل ہو اور لوگ اپنی زندگی میں قبر کا سامان کر لیں۔

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ہ

۱۱۔ الْقَبْرِ دَوْصَلَةٍ مِنْ رِيَا ضٍ قبر جنت کے باطن میں سے ایک باغ ہے  
الْجَنَّةِ اَوْ حُضْرَةٍ مِنْ حُضْرِ النَّارِ یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے  
(مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۵۸)

۲۔ کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس میت کو اچھا بتایا۔ تر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجِبَتْ ذُنُوبُہُمْ ہر گئی، پھر ایک دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس میت کو برا بتایا۔ تر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وَجِبَتْ ذُنُوبُہُمْ ہر گئی، تر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ ایک جنازہ کی میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا۔ تر اس



کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ اور دوسرے جنازے کی میت کو تم لوگوں نے بُرا بتایا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی۔ کیونکہ تم (مومنین صالحین) نے زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ تو جس میت کو تم لوگوں نے اچھا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ٹھہرا اور جس میت کو تم لوگوں نے برا بتایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بُرا قرار پایا۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۵)

۳۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سناڑہ کو دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **مُسْتَرْجِعٌ** اَوْ **مُسْتَرْجِعٌ** مِثْلُہُ دیکھ کر اُسام نے دالا ہے۔ یا لوگوں کو اس سے اُسام مل گیا ہے، تو لوگوں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے! تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مومن بندہ (جو نیک ہو) وہ تو وفات پا کر دنیا کی ایذاؤں اور مصیبتوں سے اُسام پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہنچ جاتا ہے۔ اور بدکار بندہ (جب مر جاتا ہے) تو اس سے تمام بندے تمام شہر یہاں تک کہ تمام درخت اور تمام چوپائے اُسام پا جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۶)

۶۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر دُستے تھے کہ آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو جایا کرتی تھی۔ تو کسی نے کہا (اے امیر المومنین) آپ جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں، تو نہیں روتے اور قبر کے پاس کیوں روتے ہیں! تو آپ نے فرمایا کہ یقین رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی۔ اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قبر سے بڑھ کر خوفناک منظر کبھی میں نے دیکھا ہی نہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۳۶)

۴۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | کسی نے امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ

قبرستان میں کیوں بہت دیر دیر تک ٹھہرے رہتے ہیں! تو آپ نے فرمایا کہ میں قبر والوں کو بہترین پڑوسی پاتا ہوں۔ میں قبر والوں کو سچا پڑوسی جانتا ہوں۔ کیونکہ وہ زبانوں کو ہمیشہ (بدگوئی اور بدکلامی) سے روکے رہتے ہیں۔ اور آخرت کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے کبھی ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا جو قبر سے بڑھ کر خوفناک ہے (احیاء العلوم للفرالی ج ۴ ص ۱۲۷)

۴۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابوالدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر قبرستانوں میں بیٹھا کرتے تھے تو لوگوں نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت کیا کہ آپ قبرستانوں میں اکثر اوقات کیوں بیٹھے رہا کرتے ہیں! تو آپ نے فرمایا کہ میں ایسی قوم کے پاس بیٹھا ہوں۔ جو مجھے آخرت کی یاد دلاتے ہیں۔ اور جب میں ان لوگوں سے غائب ہو جاتا ہوں۔ تو یہ لوگ میری غیبت نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۲۸)

۵۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عزرائل کو قبرستان میں تشریف لے جایا کرتے۔ اور فرماتے کہ اے قبر والو! کیا بات ہے کہ میں تم لوگوں کو پکارتا ہوں۔ تو تم لوگ کوئی جواب نہیں دیتے ہو! پھر آپ فرماتے کہ افسوس! اگر میرے اور تمہارے درمیان ایسا جلاب ہو گیا ہے۔ لیکن آئندہ میں بھی تمہارے ہی جیسا ہو جانے والا ہوں۔ آپ یہی کلمات فرماتے رہتے یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہو جاتی تو آپ نماز فجر کیلئے مسجد میں تشریف لے جاتے۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۲۹)



۶۔ حضرت یزید رقاشی علیہ الرحمۃ | مشہور و باکمال محدث حضرت یزید رقاشی علیہ الرحمۃ  
قبروں کے پاس جا کر فرمایا کرتے کہ اے قبر  
کے گڑھے میں دفن ہو جانے والو۔ اور اے تنہائی میں رہنے والو۔ اور اے زمین  
کے اندرونی حصہ میں انیسیت رکھنے والو! کاش مجھے خبر ہو جاتی کہ میں تمہارے کون  
سے اعمال پر خوشخبری حاصل کروں؟ اور میں تم سے کون سے بھائی پر شک کروں  
یہ فرما کر پھر آپ اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ کا عمامہ بھیگ جاتا۔ اور آپ  
جب بھی کسی قبر کو دیکھ لیتے۔ تو اتنے نور نور سے رونے کی آواز نکالتے تھے جیسے  
بیل چیخا کرتا ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۲۱۳)

۷۔ حضرت صفیان ثوری علیہ الرحمۃ | مشہور محدث اور فقیہ حضرت صفیان ثوری  
علیہ کے ہم عصر اور کوفہ کے باشندہ تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو مسلمان بکثرت قبروں کا  
تذکرہ کرتا رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جنت کا باغ پائے گا۔ اور جو قبروں کے ذکر اور ان کی  
یاد سے غافل رہے گا۔ وہ اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا پائے گا۔ (ایجاد العلوم ج ۴ ص ۲۱۳)

۸۔ حضرت رزیع بن خنیس علیہ الرحمۃ | آپ نہایت بلند مرتبہ محدث اور مشہور ولی  
کامل ہیں۔ آپ نے اپنے گھر کے اندر ایک  
قبر بنا رکھی تھی۔ تو جب بھی آپ محسوس فرماتے کہ غفلت کی وجہ سے میرا دل کچھ سخت  
پڑ گیا ہے۔ تو آپ اس قبر میں داخل ہو کر لیٹ جاتے اور جب تک خدا کو منظور ہوتا اس  
میں لیٹے رہتے۔ پھر کہتے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے تاکہ میں کوئی نیک  
عمل کروں۔ پھر خود ہی اپنے نفس کو جواب دیتے کہ اے رزیع! ہم نے تجھے واپس  
لوٹا دیا۔ اب تو کوئی نیک عمل کر۔ (ایجاد العلوم جلد ۴ ص ۲۱۳)

۹۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ | آپ بہت ہی جلیل القدر محدث اور نامور محدثین  
کے شاگرد ہیں۔ اہل بڑے بڑے باکمال محدثین  
ان کی درس گاہ حدیث کے طالب علم ہیں۔ عبادت و ریاضت اور زہد و تقویٰ میں بھی ان  
کا مقام بہت بلند ہے۔ ان کا عجیب عالم تھا کہ اگر آپ کبھی کسی قبر کو دیکھ لیتے تھے۔ تو  
دو دن تک مہر و حیران رہتے۔ کھانا پینا چھوڑ دیتے اور بالکل خاموش رہا کرتے  
تھے۔ آپ کی ایک بڑی خاص کرامت یہ تھی کہ آپ قبرستان کے مردوں کی گفتگو سن  
لیتے تھے۔ اور خود بھی مردوں سے گفتگو اور سوال و جواب کرتے تھے۔ خلیفہ نے آپ کی  
وفات کا سال ۲۷۰ھ لکھا ہے۔ اور امام بخاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ آپ نے ۲۷۰ھ  
میں وفات پائی۔ (نودی تہذیب التہذیب و طبقات شعرائی)۔

۱۰۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ | یہ بھی بزرگان سلف میں بڑے پائے کے بزرگ  
ہیں۔ منقول ہے کہ ان کا ایک پڑوسی جو بہت ہی  
بدکار، اور نہایت ہی گنہگار تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو اس کے فسق و بدکاری کی وجہ  
سے تمام اہل محلہ نے اس کے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور گفتگو اس کا جنازہ پڑا  
رہا۔ کوئی اس کو اٹھانے کے لیے نہیں آیا۔ جب حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ کو اس کی  
خبر ملی۔ تو آپ نے آکر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اس کو دفن کیا۔ پھر اس کو قبر  
پر کچھ دیر ٹھہر کر فرمایا کہ اے ابوالفلاں! خداوند کریم تجھ پر رحمت فرمائے۔ تو عمر بھر  
عقیدہ توحید و رسالت پر قائم رہا۔ اور ہمیشہ تو خداوند قدوس کو سجدہ کرتا رہا۔ آج  
لوگوں نے تجھے بدکار و گنہگار کہہ کر تیرے جنازہ کا بائیکاٹ کر دیا۔ افسوس۔ آج ہم میں  
کون ایسا ہے جو گنہگار نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس گنہگار میت کے لیے دیر تک دعائے  
مغفرت فرمائی اور روتے رہے۔



۱۱۔ ایک عابد کبیر علیہ الرحمۃ | منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بصرہ کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو

چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا۔ کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا۔ مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں سے جنازہ اٹھوا کر قبرستان تک پہنچایا۔ اور گاؤں کا ایک آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بہت بڑے بزرگ زاہد و عابد مہلوت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اودیہ بزرگ تمام گاؤں والوں کے پیروم و مرشد تھے۔ اہل بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے۔ تو یہ بزرگ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترتے تھے پہاڑ سے اتر پڑے۔ جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہم سے پیروم و مرشد اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں۔ تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اہل بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا۔

پھر اہل بزرگ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا۔ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے۔ تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ۔ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے۔ اس خواب کو سنکر سب لوگ تعجب سے سر دھننے لگے۔ پھر اہل بزرگ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا۔ تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گنہگار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گنہگار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا بہت پابند تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ رات بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا۔ مگر جب صبح کو اس کا نشہ اتر جاتا تھا تو وہ

غسل و وضو کر کے کپڑے بدلتا تھا اور نماز فجر جماعت سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر فسق و فجور میں پڑ جاتا تھا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یا دو یتیم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا۔ اور ان یتیموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسری اچھی بات یہ ہے کہ رات میں جب کبھی بھی اس کا نشہ اترتا تھا تو وہ اکیلا زار زار روتا تھا۔ اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب! تو جہنم کے کون سے گوشہ میں مجھ خبیث کو ڈالے گا۔ یہ سنکر وہ بزرگ اس کی مغفرت کا ارادہ سمجھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۲۱)

۱۲۔ حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں جو عام طور

پر "فاطمہ صغریٰ" کے لقب سے مشہور ہیں۔ جب ان کے شوہر حسن بن امام حسن کا وصال ہو گیا۔ تو انہوں نے ان کے جنازہ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھا کہ

وَكَا نُوْا رِجَالًا تَحْرَأُ مَسْوَارَ رِجَالٍ  
لَقَدْ عَظُمَتْ يَلْدَتُكَ الزَّيَا دَجَدَتْ

یہ لوگ امید تھے پھر شام کو مصیبت بن گئے۔ تو یہ مصیبتیں بہت زیادہ اور بڑی شاندار ہو گئیں۔ پھر انہوں نے اپنے شوہر کی قبر کے پاس ایک خیمہ گاڑا۔ اور مسلسل ایک سال تک وہ اسی خیمہ میں رہیں۔ سال بھر کے بعد خیمہ اکھاڑ کر جب وہ اپنے مکان پر جانے لگیں تو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع کے ایک جانب سے ایک غیبی آواز آئی کہ اَلَا هَلْ وَجَدْتُمْ مَا فَتَقَدُّوا۔ (خبردار کیا ان لوگوں نے اس چیز کو پایا؟ جس کو کھو دیا تھا) تو دوسرے کنارے سے یہ آواز آئی کہ بَلْ يَتَسَوَّاهَا فَتَقْلِبُوا۔ (نہیں۔ بلکہ تا امید ہو مجھے لہذا پلٹ کر اپنے گھر چلے گئے) ان دونوں آوازوں کو سب لوگوں نے سنا مگر

تھانہ دینے والوں کو کسی نے نہیں دیکھا۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۵۲ و احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۲۱)



۱۳۔ فرزدق شاعر علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی مشہور شاعر ہے جو اہل بیت کا بہت ہی محب و مداح تھا۔ جب اس کی بیوی کا انتقال ہوا تو

بصرہ کے تمام شرفاء و رؤساء ہخازہ میں شامل ہوئے۔ قبرستان میں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرزدق سے پوچھا۔ کبریکوں فرزدق! تم نے اس دن کے لیے کون سی تیاری کر رکھی ہے؟ تو فرزدق نے جواب دیا کہ میری بس یہی تیاری ہے کہ ساٹھ برس سے کلمہ طیبہ پڑھتا رہا ہوں۔ پھر فرزدق اپنی بیوی کی قبر کے پاس دردناک لہجے میں یہ اشعار پڑھنے لگا۔

أَخَاتُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِن لَّعْنُ نَعَافِي

أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ إِلَيْهَا بَاءً وَ خُصِيْعًا

(اے اللہ! اگر تو نے مجھے صاف نہ کر دیا تو قبر کے علاوہ قبر سے زیادہ تنگ جگہ اور بھڑکنے والی آگ کا مجھے خوف ہے۔

إِذْ جَاءَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدٌ

عَيْنِي وَ سَوَاقٌ يَسُوقُ الْقَرْزِدَا

قیامت کے دن جب ایک بہت ہی سخت مزاج کھینچنے والا اور ہانکنے والا فرزدق کو لے چلے گا۔

لَقَدْ خَابَ مِنْ أَذْلَادِ آدَمَ مَنْ مَشَى

إِلَى النَّارِ مَغْلُولَ الْقَلَادَةِ أَذْرًا

اولاد آدم میں سے جو شخص جہنم کی طرف گردن میں طوق پہنے ہوئے روسیہا ہو کر جائے گا وہ بہت ہی نامراد ہوگا۔ (ایضاً العلوم جلد ۲ ص ۲۱۳)

## اولاد کی موت پر کس نے کیا کہا

اولاد کی موت بڑا دل سوز، روح فرسا، اور صبر آزمایا حادثہ ہوا کرتا ہے۔ اس سانحہ پر بزرگوں کے چند اقوال پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔ واللہ تعالیٰ ہُوَ الْوَقِیْعُ  
۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم | ارشاد فرمایا کہ جب کس کا فرزند وفات

پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے فرزند کو وفات دے دی؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جی ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو پھینک دیا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ تیرے بندے نے تیری حمد کی اور اللہ پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس گھر کا نام "بیت الحمد" (حمد کا گھر) رکھ دو (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵۱ بحوالہ ترمذی)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت آپ کے ہمراہ گئے تو صاحبزادہ کی جانحی کا منظر دیکھ کر آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ روبرو ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ اے عوف کے بیٹے! میرا یہ آنسو بہانا شفقت ہے۔ پھر دوبارہ حضور کے آنسو بہنے



سے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ الْعِلْمَ تَذَمُّعٌ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا تَقُولُ كَلَامًا يَرْطِي رَجُلًا وَلَا يَهْدِي قَلْبًا يَا اَبْرَاهِيْمُ كَسَحَرُ دُوْنِ. یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہو اور بلاشبہ اسے ایسا ہی ہم تمہاری بدائی پر غمگین ہیں (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند کی وفات کے وقت آپ ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔ اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہ و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ بھی تھے۔ تو پھر اس وقت آپ کی گود میں دیا گیا جب کہ وہ جاکنی کے عالم میں تڑپ رہا تھا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ تو حضرت سعد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ شفقت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵ بحوالہ بخاری و مسلم)

۴۔ ایک صحابی ہمیشہ اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں آیا کرتے تھے۔ ایک بار وہ تنہا آئے تو حضور نے پوچھا کہ تمہارا بچہ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ تو مر گیا۔ یا رسول اللہ! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس پھانگ پر بھی جاؤ گے تو وہ تمہارا بچہ تمہارا انتظار کر رہا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۵)

۵۔ حضرت داؤد علیہ السلام | حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک فرزند وفات پا گیا اسے داؤد! تم اس بچے کو بچانے کے لیے کتنا لہو دے سکتے تھے! تو آپ نے عرض کیا کہ زمین بھر کر سونا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے داؤد! تم کو اتنا ہی بڑا ثواب ملے گا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۵)

۳۔ حضرت محمد بن سلیمان علیہ الرحمۃ | یہ ایک مشہور و نامور تابعی محدث ہیں انہوں نے اپنے فرزند کی قبر پر اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! میں اس فرزند کے بارے میں تجھ سے کچھ امیدیں رکھتا ہوں اور کچھ تیرا خوف بھی رکھتا ہوں۔ تو اے اللہ! تو میری امیدوں کو پورا فرما دے اور مجھے خوف سے اپنے امن میں رکھنے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۵)

۴۔ حضرت ابوسرمان علیہ الرحمۃ | آپ نے اپنے بیٹے کی قبر پر یوں دعا مانگی کہ اے اللہ! میرے بیٹے پر کچھ میرے حقوق تھے۔ اور کچھ تیرے حقوق تھے۔ تو میں نے اپنے تمام حقوق کو معاف کر دیا ہے۔ لہذا تو بھی اپنے حقوق کو معاف فرما دے۔ کیونکہ تو مجھ سے بہت زیادہ بخشنے والا اور بہت زیادہ کریم ہے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۵)

۵۔ حضرت عمر بن ذر علیہ الرحمۃ | آپ نے اپنے فرزند کو قبر میں اتار کر یوں دعا کی کہ اے ذر بن عمر! خدا تجھ پر رحمت کرے مجھے اس کی امید ہے اور خدا تجھ کو عذاب سے بچائے مجھے اس کا اندیشہ ہے کاش مجھے خبر ہو جات کہ تو نے خدا سے کیا کہا۔ اور خدا نے تجھ سے کیا فرمایا۔ اے اللہ! میرا بیٹا تو نے اس سے مجھے فائدہ مند فرمایا تھا۔ اور تو نے اس کی روزی اور عمر پوری کر دی۔ اور یقیناً تو نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے۔ اے اللہ! میں نے اس پر اپنی اور تیری اطاعت لازم کر دی تھی اور اے اللہ! تو نے میری مصیبت پر اجر کا فضلہ فرمایا ہے تو مجھے اجر عطا فرما اور اس کو عذاب سے بچائے۔ اس دعا پر حاضرین کدقت طاری ہو گئی اور سب لوگ رونے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے خدا! تیرے بھابھ میرا کوئی خاص ہاتھ نہیں رہ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ نے مجھے کسی انسان کی کوئی ضرورت بھی پیش نہ کی۔ اے اللہ! اب ہم تجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اور اگر ہم یہاں ٹھہریں



بھی تو اس سے سمجھے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا۔

نوٹ :- حضرت عمرؓ کے باپ کا نام بھی ڈرتھا۔ اور ان کے بیٹے کا نام بھی ڈرتھا۔

(ایضاح العلوم ج ۲ ص ۱۵۴)

۶۔ بصرہ کی ایک صابریہ عورت | بصرہ کی ایک عورت کو دیکھ کر ایک شخص نے کہا کہ

تیرے چہرے پر غیب رونق ہے۔ شاید تجھے کوئی غم نہیں پہنچا ہے۔ تو عورت نے کہا کہ غم تو مجھے ایسا پہنچا ہے کہ شاید بہت ہی کم لوگوں کو ایسا غم پہنچا ہوگا۔

سنو! میرے دو بچے نہایت ہی خوبصورت تھے جو ہر وقت میرے سامنے کھلتے رہتے تھے۔ بقرعید کے دن میرے شوہر نے ایک بکری کی قربانی کی جس کو میرے بڑے لڑکے نے دیکھ لیا تھا۔ تو اس نے میرے چھوٹے لڑکے سے کہا کہ آؤ میں تجھے دکھلا دوں کہ کس طرح میرے باپ نے بکری ذبح کی تھی۔ یہ کہا اور چھری لے کر اس نے اپنے چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا۔ پھر وہ ڈر سے پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کو بھیڑیا کھا گیا۔ پھر میرا شوہر اس بچے کی تلاش میں پہاڑ پر چڑھا تو وہ پیاس سے مر گیا۔ اسے شخص ایک ہی دن دونوں بیٹے اور شوہر کی موت کا غم بھگہ رہ گیا۔ اب میں دنیا میں اکیس رہ گئی ہوں۔ گناہ تو اتنے نے مجھے صبر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں نے کبھی اس اپنی مصیبت گریہ و بکا کر کے نہ غم منایا نہ کوئی ناشکی کا لفظ زبان سے نکالا۔ (ایضاح العلوم ج ۲ ص ۱۵۴)

(۲)

## اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خوابوں کی بہت وقعت و اہمیت ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

لَمْ يَنْقُ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَتْ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ كُفْرِي لَمْ يَلِدْ -

نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے۔ تو صحابہ نے کہا کہ مبشرات کیا ہیں تو ارشاد فرمایا کہ اچھے اچھے خواب خود مسلمان اس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹ بحوالہ بخاری)

تو اموات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں سے چند خوابوں کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل ہو۔ وَاللَّهُ تَعَالَى هُوَ الْمُؤْتَفِقُ -

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین! آپ اپنا رباعہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس پہاڑ کے بلکے طاقت کا بھجوں میں گریا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس رباعہ سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ



پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۱)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے۔ تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المومنین آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے۔ اور اگر میں نے اپنے رب کو رؤف و رحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگمگا جاتے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۲)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اپنی زندگی میں میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے۔ تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ آپ یوں دعا کیجئے کہ یا اللہ! تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما اور ان لوگوں کو مجھ سے برتر آدمی عطا فرما۔ چنانچہ اس خواب کے بعد ہی عبدالرحمن بن ملجم غباری نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما | آپ ایک دن اننا بیٹھے پڑھتے ہوئے نیند سے

بیدار ہوئے۔ اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک شیشی میں خون لیے فرما رہے ہیں۔ کہ یہ میرے فرزند حضرت امام حسین کا خون اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ جس کو میں خداوند قدوس کے دربار میں پیش کرنے کے لیے سے جا رہا ہوں۔

چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آگئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین اور ان کے ساتھی شہید کر دیئے گئے۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۱)

۵۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت

ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرما دیکھا۔ تو میں نے سلام کیا اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لایا گیا۔ اھ ایک گھر میں دونوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی گھر میں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم۔ میرا فیصلہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم! میری معفرت ہو گئی اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۲)

۶۔ حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ | ابویعقوب قاری و قیسی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بے آدمی

ہیں۔ جن کا رنگ گندمی ہے۔ اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ یہ اویس قرنی ہیں۔ تو میں نے ان کے سامنے آکر عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا کی محبت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو۔ اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو۔ اور تم کسی حال میں بھی خدا سے اپنی امید واری کو مت کاٹو۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۳۳)

۷۔ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ | آپ کو خواب میں دیکھا۔ تو دریافت کیا کہ اے

امام۔ آپ کے ساتھ لہا کا کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ اللہ شہید میری عظمت ہو گئی۔ جنگ نے کہا کہ لانا آپ کا اسی دویں مدعوں کی بنا پر عظمت ہوئی ہوگی! آپ نے جواب



دیا کہ نہیں۔ مجھے تو رحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا کہ میرے مائیں میرے  
باسے میں ایسی افواہیں اور تہمتیں پھیلایا کرتے تھے۔ جو مجھ میں نہیں تھیں۔ اور میں  
ہمیشہ ان کی اینداول پر صبر کیا کرتا تھا۔ (اولیاء ربان الحدیث ص ۳)

۸۔ حضرت امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ | بغداد کے مشہور بزرگ حضرت معروف  
کرنجی نے اپنے ایک رفیق سے کہا کہ تم  
مجھے امام ابو یوسف کی وفات کی خبر دینا۔ رفیق کا بیان ہے کہ میں بغداد کے ایک دروازے  
پر پہنچا۔ تو امام ابو یوسف کا جنازہ جا رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر حضرت معروف کرنجی کو  
خبر دینے جاتا ہوں۔ تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی۔ اس لیے میں نماز جنازہ پڑھ کر ان کے  
پاس گیا۔ اور ان کو خبر سنائی تو ان کو بے حد صدمہ ہوا۔ بار بار انا للہ پڑھتے رہے  
اور افسوس کرتے رہے کہ ہائے میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا۔ پھر فرمایا کہ  
میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں۔ وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک  
محل تیار ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں کہ یہ محل امام ابو یوسف کے لیے بنا ہے۔ ان کی اچھی  
تعلیم اور تعلیم دین کے شوق کے صلہ میں۔ اور انہوں نے لوگوں کی اینداول پر صبر کیا  
اس کے اجر میں خدا نے ان کو یہ بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔

۵۔ ربیع الاول ۱۸۷ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ مہزار شریف بغداد میں ہے۔

(اولیاء ربان الحدیث و احیاء العلوم ج ۴)

۹۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ | حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد  
لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا  
کہ کون سے محل پر آپ کی مغفرت ہو گئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا تو ایک ہی کہہ اللہ تعالیٰ  
کو پسند آگیا۔ اور اسی پر میری مغفرت ہو گئی۔ اور وہ کہہ رہی ہے جو حضرت عثمان  
غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنازہ کو دیکھ کر پڑھا کرتے تھے کہ۔ ۱۔ یٰ اَبَا ذَرٍّ اَلَّذِیْ لَا یَمُوتُ۔

۱۰۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | حضرت ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۰۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ | حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کو ان کی وفات کے  
بعد خواب میں دیکھا۔ تو ان کا حال پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ رحم الراحمین نے مجھے سونے  
کی کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ چمکدار موتیوں کو نثار فرمایا (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۱۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | آپ کے شاگردوں میں سے ایک نے اس  
رات میں خواب دیکھا جس رات میں خواجہ  
حسن بصری علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا کہ ایک منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ۔ ۱۔ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰ  
اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهٖمَ وَاٰلَ عِمرٰنَ عَلٰی الْعٰلَمِیْنَ وَاَصْطَفٰی الْخَسٰی الْبَصْرِیَّ  
عَلٰی اَهْلِ ذَمَآئِلَہٗ اَکَرِیْقِنَا اللّٰہُ تَعَالٰی نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم  
کی اولاد اور حضرت عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر فضیلت میں برگزیدہ  
بنالیا ہے اور حضرت حسن بصری کو ان کے زمانے والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا  
ہے۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۴۳)

۱۲۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ | استاذ المحدثین حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ  
کی وفات ہو گئی۔ تو لوگوں نے آپ کو

خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کا کیا انجام ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک قدم  
پل مراط پر اور دو ساق قدم جنت میں رکھا۔ اور حضرت ابی ہنیہ سے یہ بھی منقول ہے  
کہ میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ وہ جہنم میں ایک مدینہ  
سے دوسرے مدینہ پھاڑا کرتے ہوتے ہیں۔ اور یہ کرت پڑھتے ہیں کہ ۱۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ  
اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ تَعْلَمُ مَا فِیْ سِرِّیْ۔ ۲۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ تَعْلَمُ مَا فِیْ سِرِّیْ۔



پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان پہچان اور میل ملاپ کم رکھو اور قبیلہ بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ۔

فَنَظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ كَفَّاءًا ذَقَّالٍ لِي ۱۱

هَئِنَا رِضَايُكَ عِنْدَ يَا بَنِي تَعِيبَةَ

میں نے اپنے رب کا آنے سے دیدار کیا۔ تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اے سعید کے فرزند! میری رضا و خوشنودی تجھے مبارک ہو۔

قَدْ كُنْتَ قَوَّامًا إِذَا أَظْلَمَ الدُّجَى

بِعَبْرَةِ مُشْتَاكِ دَلِيلٍ عَيْنِي ۱۲

بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام الدلیل کرتے تھے مشتاق کے آنسو اور عاشق کے دل کے ساتھ

قَدْ ذَلَّكَ فَاخْتَرَأَنِي كَضِيرٍ أَرَذْتَهُ

وَذُرْنِي فَيَا بَنِي مِثْلِكَ غَيْرُ مَبْعُوثٍ

تو تم جو نسا عمل پا ہوا اپنے لیے چن لو۔ اور تم میری زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ (احیاء العلوم جلد ۲ صفحہ ۲۲ وغیرہ)

۱۳۔ حضرت عبدالواحد بن زید علیہ الرحمۃ | آپ کبار اولیاء میں سے ہیں۔ آپ نے

ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھنے بیٹھے۔ اور اپنے ہر سکون و حرکت میں لگا تار درود شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسری کوئی دعا میں نے اس کی زبان سے سنی ہی نہیں۔ میں نے اس سے اس کا ساز پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار اپنے والد کو ہمراہ لے کر حج

کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے نیند آگئی۔ تو میں نے خواب دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا۔ اور اس کا چہرہ بالکل ہی کالا ہو گیا ہے۔ تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی۔ تو واقعی وہ مردہ پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا۔ تو میں بے حد ڈرا۔ اور نہایت ہی رنجیدہ و غمگین ہو گیا۔ اور اسی غم و غم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار حبشی لوہے کے چار ستون لیے ہوئے میرے باپ کے سر پر کھڑے ہیں۔ اچانک یہ نظر آیا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی ہنر لباس میں آگیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا اور خوب روشنی ہو گیا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے والد باپ قربان۔ آپ کون ہیں تو فرمایا کہ میں تمہارا بنی ہوں میں فوراً ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹ کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور رنگ نہایت گورا ہو گیا تھا۔ اس واقعہ کے بعد سے کبھی اور کسی مال میں بھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم ج ۲ صفحہ ۲۳)

۱۴۔ حضرت ابراہیم حربی علیہ الرحمۃ | بلند مرتبہ عالم دین اور بزرگ ترین اولیاء

میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلیفہ ہارون رشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ کہو تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری منزلت ہو گئی تو میں نے کہا کہ شاید ان اخراجات کی وجہ سے جو تم نے مکہ مکرمہ کے راستے میں بہر نکالے پر خرچ کیے ہیں۔ تمہاری بخشش ہو گئی؟ تو کہا کہ ان اطعامات کا لب تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جس کی رقیں شاہی خانہ میں تھیں جس سے میرا لے بہرہ مال تھی۔ میری منزلت تو میری پھر بیت کی بعلت ہوئی۔ اور یہ میں منقول ہے کہ زبیدہ خاتون نے خواب میں بتایا کہ میں اپنی چار کھانوں کے ساتھ کھڑی رہی۔ جس کی زندگی میں بطور







۲۰. حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمۃ | یہ امام جرح و تعدیل اور حدیثوں کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ عیش بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن معین کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا اور کیا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ اور دوسرے مجھ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحییٰ بن معین کی نماز جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص تھا کہ میری حدیثوں سے جھوٹ کو دفع کیا کرتا تھا۔ (تہذیب التہذیب وغیرہ)

۲۱. حضرت ابوبکر کتانی علیہ الرحمۃ | مشائخ صوفیہ میں یہ بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کبھی اتنا خوبصورت جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ میرا نام "تقویٰ" ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر ٹہن دل میں۔ پھر وہ مڑا تو ایک بد شکل اور بہت کالی صورت نظر آئی۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ "بدکاری" تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے اترنے والے کے دل میں۔ ابوبکر کتانی کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں جاگ گیا۔ اور میں نے خدا سے یہ جہد کر لیا کہ اب زندگی بھر میں سہارے اختیار ہی نہ کیے کہیں نہیں ہنسوں گا۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۳۲)

۲۲. حضرت ابوسعید خرازی علیہ الرحمۃ | یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا تو اس کو

مارنے کے لیے اپنی لٹھی اٹھائی۔ مگر وہ بالکل خوفزدہ نہیں ہوا۔ تو اس وقت ایک غیبی آواز میں نے منیٰ کہ اسے ابوسعید خرازی ابلیس ہے۔ یہ لٹھی ڈنڈے سے نہیں ڈرتا ہے۔ یہ تو بس اس شخص سے کانپتا اور لرزتا رہتا ہے۔ جس کے قلب میں ایمان کا نور ہوتا ہے۔ اور ابوسعید خرازی نے یہ بھی فرمایا کہ میں دمشق میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں پر ٹیک لگائے تشریف لائے۔ اور میں اس وقت کوئی راگ گار رہا تھا۔ اور سینہ کوٹ رہا تھا۔ تو حضور نے فرمایا کہ اسے ابوسعید! اس کا شر اس کے خیر سے بڑھ کر ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۳۲)۔

۲۳. حضرت احمد بن ابی الحواری علیہ الرحمۃ | یہ بڑے پائے کے اولیاء کاملین ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لونڈی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہو گئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا سے زرا زرا رو رہے تھے۔ اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے تو کمال محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا۔ یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۳۲)

۲۴. حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمۃ | زبیر بن نعیم بانی کا بیان ہے کہ بن سعید قطان محدث کے بدن پر ایک کڑنا ہے جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کِتَابُ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ بَرَاءَةٌ لِّیَعْلٰی بَنِی سَعِیْدٍ وَالْقَطَّانِ مِنَ النَّارِ یعنی خدا کی طرف سے یہ لکھی ہوئی تحریر ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے (تہذیب التہذیب)



۲۵. حضرت خطیب بغدادی علیہ الرحمۃ | حضرت خطیب بغدادی کی عظمت اور ان کی جلالت شان کا کیا کہنا؟ دیکھو ہماری کتاب ادلیہ مال الحدیث ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اَنَا فِي رَوْحٍ ذِي نَجَاتٍ وَجَنَّةٍ كَعِيسٍ یعنی میں آرام و راحت اور خوشبودار نعمتوں کی جنت میں ہوں (بستان المحدثین)

۲۶. حضرت منصور بن اسماعیل علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ بن ہریرہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جن جن گناہوں کا میں نے اقرار کر لیا۔ ان سب گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا۔ لیکن ایک گناہ کا شرم کی وجہ سے میں اقرار نہیں کر سکا۔ تو خداوند کرم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔ یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گل کر گر پڑا۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا۔ تو وہ مجھ کو بہت اچھا لگا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۱)

۲۷. حضرت ابو جعفر صید لانی علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ حضور فقراء کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں۔ تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا پھر آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں لوٹا اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت تھا۔ پہلے ان فرشتوں نے حضور کا ہاتھ دھویا۔ پھر آپ کے حکم سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھویا جب میری باری آئی تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے تو دوسرے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ (آدمی اسی

کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت رکھے) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیوں نہیں۔ تو میں نے کہا کہ میں تو حضور سے اور ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس کا بھی ہاتھ دھلاؤ۔ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۲)

۲۸. حضرت عبد اللہ بن عون خزاز علیہ الرحمۃ | حضرت محمد بن فضال نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے شرف ہوا۔ تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبد اللہ بن عون کی ہمیشہ زیارت کرتے رہو۔ کیونکہ وہ محبوب الہی ہے (تہذیب التہذیب)

۲۹. حضرت صالح بن مبشر علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلمیٰ علیہ الرحمۃ کو خواب میں دیکھا۔ تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت غمگین رہا کرتے تھے۔ اب کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں اگر مجھے بڑھداشت اور دائمی خوشی نصیب ہوئی ہے۔ چھوٹی نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ مَعَ السَّيِّئَةِ أُنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَبِيلِ وَالْبَصِيدِ يُقَاتِلُ وَالشَّهَادَةِ یعنی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ یعنی بیویوں اور صدیقوں و غلاموں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ حضرت عطاء سلمیٰ بلند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاء کرام میں سے ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳ و ۲۴)

۳۰. حضرت زید بن زکریا علیہ الرحمۃ | آپ نے فرمایا کہ میں نے امام احمدی محدث شام کو خواب میں دیکھا۔ اور عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں خدا کا مقرب بن جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام اور غمگین رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا مدد نہیں دیکھا۔ زید بن زکریا بہت تردد از ادب بہت ہی ہلکے تھے وہ ہر وقت خوف خدا سے رو دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ روتے روتے وہ نابینا ہو گئے تھے (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۵)



⑤

## غلبہ خوف میں کس نے کیا کہا؟

یہ شریعت کا مسئلہ ہے کہ اَلْیَاسُ مِنْ دَحْمَةِ الْکُفْرِ یعنی خدا کی رحمت سے بالکل ہی ناامید ہو جاتا۔ اور اپنی مغفرت سے یا کوس ہو جاتا کفر ہے۔ اور کذا الا من عاقوبۃ کفر یعنی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف اور نڈر ہو جانا بھی کفر ہے ایمان والے کا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مغفرت کی امید بھی رکھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتا بھی رہے۔ بزرگانِ سلف کا یہ طریقہ رہا ہے کہ بعض پر امید کا غلبہ اور بعض پر خوف کا غلبہ رہا ہے۔ ہم یہاں چند بزرگوں کے واقعات درج کرتے ہیں جن پر خوفِ خداوندی غالب رہا ہے۔ اور وہ غلبہ خوف میں بڑے بڑے عہدِ خیر و برکتِ اُمیرِ مملکتاں لہرتے رہے آپ بھی ان کو پڑھ کر عبرت حاصل کیجئے۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خوفِ الہی کا بے حد غلبہ تھا۔ کسی چڑیا کو دیکھتے تو آپ فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں تیری ہی طرح ایک پرندہ ہوتا۔ ادا انسان نہ ہوتا تا کہ میں قیامت کے دن اعمال کے حساب سے نکلی جاتا۔

(احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۵۹)

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس قدر خدا کا خوف غالب تھا کہ آپ قرآن مجید کی آیت سن کر بہ ہوش ہو جاتے۔ اور کئی کئی دنوں تک ان پریشانی کا دوسہ پڑتا رہتا تھا یہاں تک

کہ لوگ ان کی عیادت بیمار پر ہی آکے لیے جایا کرتے تھے۔

اور ایک دن آپ نے ایک تنگ ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ کاش میں بجائے عمر ہونے کے یہ تنگ ہوتا۔ کبھی فراتے کہ کاش میں کوئی قابل ذکر شخصیت نہ ہوتا۔ کبھی یہ کہتے کہ کاش عمر کی ماں عمر کو نہ جنتی۔ اور منقول ہے کہ آپ کے چہرے میں آنسوؤں کے بکثرت بہنے کی وجہ سے دو کالی پکیریں بن گئی تھیں۔ ایک مرتبہ خود ہی آپ نے سورۃ اذاتشس کی تلاوت کی۔ اور جب قُرْآنُ الْقُرْآنِ کی آیت پر پہنچے۔ یعنی جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے تو اس کو پڑھتے ہی ان پر اس قدر خوفِ الہی طاری ہو گیا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ ایک دن آپ گدھے پر سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے۔ اور کوئی آدمی اپنے گھر میں سورۃ الطہ پڑھ رہا تھا۔ جب آپ نے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَکُمْ اِقْسَمٌ۔ کی آیت سنی تو گدھے سے اتر کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر گھر آ کر ایک مہینہ بیمار رہے۔ اور لوگ آپ کی عیادت کے لیے آتے جاتے رہے۔ مگر کسی کتاب کی بیماری کا سبب معلوم نہ ہو سکا۔ (احیاء العلوم جلد ۴ ص ۱۶۱)

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کو جس

حالت میں دیکھا ہے۔ آج میں کسی آدمی میں ان کی مشابہت کا اثر نہیں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہؓ کہ ہم رات بھر باگ کرمانوں میں قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ صبح کو ان کے بال مانگندہ اور چہرہ زرد دکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ڈگمگاتے ہوئے چلا کرتے تھے۔ اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہا کرتی تھیں۔ اور آج لوگوں کا یہ حال ہے کہ ہر طرف لوگ غفلت اور بے غمی کے ساتھ ادھر ادھر ہو رہے ہیں۔ کسی کے چہرے پر خوفِ خداوندی کا اثر نظر ہی نہیں آتا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا اس کے بعد پھر کسی نے کبھی آپ کو ہتے ہوئے



نہیں دیکھا یہاں تک کہ جدارِ عمن بن عجم خارجی نے آپ کو شہید کر دیا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت ابو عبیدہ بن الجراح صحابی

بکثرت فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی تمنا ہے کہ میں بجائے ابو عبیدہ ہونے کے ایک مینڈھا ہوتا۔ جس کو لوگ ذبح کر کے پکاتے۔ اور اس کا گوشت کھا کر اس کا شوربہ پی لیتے۔

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۵۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ

ہوئے غلبہ خوف میں فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں آدمی نہ ہوتا۔ بلکہ میں ساکھ ہوتا جو ہواؤں میں اٹا دیا جاتا۔ تو بہت اچھا ہوتا تاکہ میں قیامت کے دن حساب اعمال سے بچ جاتا۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۶۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ ایک مشہور صحابی ہیں آپ پر خوف

کی تاب نہیں رکھتے تھے۔ اگر کبھی کوئی آیت سنی لیتے تو چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتے تھے۔ اور کئی دن بے ہوش رہا کرتے تھے۔ ایک دن قبیۃ خشم کا ایک قادی آیا اور اس نے یہ آیت تلاوت کر دی: **يَوْمَ نَخْشِرُ الْمُشْكَتِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَقَدْ آهَ وَنُسُوهُمُ الْغَيْرِ إِلَى جَهَنَّمَ يَوْمَ لَا هُمْ يَرْجِعُونَ** (آیت ۸۶) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم قیامت کے دن متقی لوگوں کو ہانوں کی صوفت میں رحمن کے دربار میں جمع کریں گے۔ اور مجرموں کو ہانک کر جہنم کی طرف پیاسا لے جائیں گے۔ آیت سکر آپ نے فرمایا کہ میں تو متقی لوگوں میں سے نہیں ہوں۔ بلکہ میں تو مجرمین میں سے ہوں۔

اے قادی! اس آیت کو پھر پڑھ۔ چنانچہ قادی نے اس آیت کو دوبارہ پڑھا تو

آپ نے زور سے ایک چیخ ماری۔ اور فوراً آپ کی وفات ہو گئی۔ (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶)

۷۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ جب بھی نماز کے لیے

سے آپ کا چہرہ پیلا پڑ جاتا۔ تو گھروالوں نے پوچھا کہ آپ کی یہ کیا عادت ہو گئی ہے؟ کہ ہمیشہ وضو کے بعد آپ اس قدر ڈرتے ہیں کہ چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ اور آپ کا پیٹ گھٹکتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں کس کے سامنے نماز میں کھڑا ہونے والا ہوں؟ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۸۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | آپ نے ایک آدمی کو زور سے قہقہہ لگا کر

کہا اے جوان! کیا تو پل صراط پر گزر چکا ہے؟ تو اس نے کہا کہ جی نہیں۔ پھر پوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تو جنتی ہے یا جہنمی؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر یہ ہنسی کیس؟ اور کس بنا پر ہے؟ تو اس جوان پر یہ اثر ہوا کہ پھر وہ زندگی بھر کبھی نہیں ہنسا۔ (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)

۹۔ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے طرف کعبہ کے

پیردوں سے چٹھی ہوئی رد رہی ہے اور کہہ رہی ہے کہ یا رب! بہت سی شہوتوں کی لذتیں جاتی رہیں۔ اوصان کی سرائیں میرے سر پر رہ گئیں۔ اسے میرے رب کیا جہنم کے سوا مجھے سزا دینے کی اور کوئی دوسری صفت نہیں ہے؟ وہ لڑکی ساری رات صبح تک اپنی جگہ پر بیٹھی روتی اور دعائیں مانگتی رہی۔ حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی کا حال اور اس کی دعاؤں کو سکر اپنا سر پکڑ لیا۔ اور میری چیخ نکل گئی اور میں نے کہا کہ مالک بن دینار کی ماں مالک بن دینار کو روئے (یعنی مالک بن دینار مر جائے)

(ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۱۶)



۱۰۔ حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ | آپ فرمایا کرتے تھے کہ اچھے مکان پر ناز نہ کرو۔ جنت سے زیادہ اچھا مکان اللہ کوں ہوگا! مگر

اس مکان میں حضرت آدم کا کیا انجام ہوا! اللہ عبادت کی کثرت پر غور نہ کرو۔ ابلیس سے بڑا کوں عابد ہوگا! مگر اس کو کیا ملا! اور علم کی زیادتی پر گھمنہ نہ کرو۔ دیکھو بنیام باعوراء کو خدا کا اسم اعظم معلوم تھا۔ مگر اس کا کیا انجام ہوا! کہ وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کی زبان لٹک کر سینے پر آگئی۔ اللہ نیکوں کی صحبت سے بھی فریب نہ کھاؤ۔ دیکھو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ابولہب اور ابوطالب نے دیکھا۔ صحبت بھی اٹھائی۔ قرابت بھی تھی مگر ان دونوں کو کچھ نفع نہیں پہنچا (ایجاد العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱)

۱۱۔ حضرت سری سقطی و عطاء سلمیٰ علیہما الرحمۃ | یہ دونوں ادیاء کا میں میں سے ہیں حضرت سری سقطی فرماتے ہیں کہ میں

روزانہ اپنی ناک کو بغور دیکھتا ہوں۔ کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا منہ کالا تو نہیں ہو گیا ہے! حضرت عطاء سلمیٰ کبھی جنت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ گناہ معاف ہونے کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ مرض الموت میں ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز کی خواہش ہے! تو آپ نے فرمایا کہ جہنم کا خوف میرے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونے ہی نہیں دیتا۔ اور لوگوں کا بیان ہے کہ چالیس برس تک حضرت عطاء سلمیٰ نے نہ آسمان کی طرف دیکھا۔ نہ کبھی ہنسے۔ ایک مرتبہ بلا ارادہ آسمان کی طرف دیکھ لیا۔ تو خوف سے کانپ کر گر پڑے۔ اور ان کی آنت اتر آئی۔ اور یہ بھی مشہور ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ کر خدا کے خوف سے اپنے بدن کو ٹٹولا کرتے تھے کہ کہیں میں مسخ تو نہیں ہو گیا ہوں۔

(ایجاد العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱)

۱۲۔ حضرت صالح مری علیہ الرحمۃ | آپ کا بیان ہے کہ میں نے ایک عابد کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ یَوْمَ تَقْلُبُ دُجُومَهُمْ

فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ (پ ۲ ص ۱۱۱ آیت ۶۶) جس دن ان کے پھرے جہنم میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے۔ اور وہ یہ کہتے ہوں گے کہ کاش ہم لوگوں نے اللہ و رسول کی اطاعت کر لی ہوتی! یہ آیت سن کر وہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے تو انہوں نے کہا کہ اسے صالح! کچھ اللہ زیادہ پڑھیے۔ کیوں کہ میں اپنے دل میں غم کی کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ تو میں نے یہ پڑھ دیا کہ تَلَكُنَا آدَا اَنْ تَخْرُجْنَا مِنْهَا اَعْيَدْ ذِقًا رَیْبًا (الہدایہ آیت ۴۸)۔ جب جہنمی جہنم سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔ تو دوبارہ اس میں ڈال دیئے جائیں گے! اس آیت کو سن کر وہ عابد زمین پر گر پڑے۔ اور اسی دم ان کی روح پرواز کر گئی۔ (ایجاد العلوم جلد ۳ ص ۱۱۱) یہی صالح مری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن السماک "جو نامحدود مدت اللہ یا کمال و اعظم عابد تھے۔ ہمارے یہاں آئے اور مجھ سے کہا کہ آپ اپنے یہاں کے عابدوں کے عجائب مجھے دکھائیے تو میں ان کو محلہ کے ایک چھپر میں لے گیا۔ تو وہاں ایک آدمی ٹوڑی بنا رہا تھا۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی کہ۔

اِذَا لَا خَلْقَ فِيْ اَخْنَا قَوْمٍ وَالتَّكْلِیْلُ  
یُحْبَبُوْنَ! فِی الْحَبِیْبِہِ خُفِّی  
النَّارِ یُنْجَرُونَ۔  
جب ان رہنماؤں کی گردن میں طوق اور زنجیروں ہوں گی۔ وہ لوگ گھیسے جائیں گے کھوٹے ہوئے پانی میں۔ پھر آگ میں جلائے جائیں گے۔ (پ ۲ ص ۱۱۱ آیت ۷۲)

تو آیت سن کر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اللہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر اس کو اس کے حال پر چھوڑ کر ہم ایک دوسرے عابد کے سامنے گئے۔ تو اس کے سامنے بھی میں نے یہی آیت پڑھ دی۔ تو وہ بھی چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہم لوگ تیسرے عابد کے پاس گئے۔ تو میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھ دی۔ یہ اس کے لیے بہت جویرے حلوہ کھڑے



خُفَّ وَجَعِيْلًا

ہونے سے ڈرے۔ اور میں نے جو مضرب

(پ ۱۲- ابراہیم- آیت ۱۲) کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

تو وہ بھی چیخ پڑے اور ان کے نقصانوں سے اتنا خون بہا کہ وہ خون میں لت پت ہو گئے۔ یہاں تک کہ ان کی روح نکل گئی۔ اسی طرح میں نے "ابن اسماعیل" کو چھ عابدوں کے پاس پھرایا۔ اور جس کے سامنے میں نے آیت پڑھ دی وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر میں ساتویں عابد کے پاس ان کو لے کر چلا۔ تو ایک عورت نے چھپر کے اندر سے ہم لوگوں کو بلایا۔ جب ہم چھپر کے اندر داخل ہوئے تو ایک بوڑھا عابد اپنے مضرب پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہم لوگوں نے سلام کیا تو اس کو ہمارے سلام کی خبر نہیں ہوئی تو میں نے زور سے چلا کر کہا کہ إِنَّ يَتَخَلَّقُ غَدًا مَّتَا۔ (یعنی کل قیامت میں ایک مقام پر تمام مخلوق کو کھڑا ہونا پڑے گا) تو اس بوڑھے نے کہا کہ کس کے سامنے؟ پھر وہ منہ کھولے اور آنکھ پھاڑے مہوت بنا رہا۔ اور افع۔ افع۔ کہتا رہا یہاں تک کہ اسی کی بیوی نے ناماض ہو کر ہم کو اپنے گھر سے نکال دیا۔ پھر میں نے ایک دن ساتویں عابدوں کا حال معلوم کیا۔ تو پتہ چلا کہ تین تو ہوش میں آگئے۔ اور تین وفات پا گئے۔ اور ساتواں جو بوڑھا تھا۔ تین دن تک اس طرح مہوت و حیران رہا کہ اسے فرض نمازوں کی بھی خبر نہیں ہوتی تھی۔ (ایجاد العلوم جلد ۳ ص ۱۲۱)

۱۳۔ حضرت طاؤس علیہ الرحمۃ | آپ بہت بڑا مور شیخ الحدیث تھے۔ اور بادشاہ اور گورنروں کو نصیحت کرنے میں مطلق

خوف نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ان کے روبرو کلمہ حق علی الاعلان کہہ دیا کرتے تھے۔ اور اس قدر باغضب تھے کہ کوئی آپ کا جواب دینے کی جرئت نہیں کر سکتا تھا۔ مگر خوف خداوندی کلمہ عالم تھا کہ بستر پر لیٹتے تو سانپ کی طرح کروٹ بدلتے رہتے پھر بستر لیٹ کر رکھ دیتے۔ اور فرمایا کرتے کہ جہنم کے ذکر نے خدا سے ڈرنے والوں

کی نیند ہی اڑا دی ہے پھر تہجد پڑھ کر مسجد میں چلے جاتے۔ اور نماز فرادا کر کے اپنے مصلیٰ پر قبلہ رو بیٹھے رہا کرتے تھے۔ (ایجاد العلوم جلد ۳ ص ۱۲۲)

۱۴۔ حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ | خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کی لونڈی نیند سے بیدار ہوئی

اور کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے ابھی ابھی ایک خواب دیکھا ہے۔ تو آپ نے کہا کہ بیان کرو۔ تو لونڈی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جہنم بھڑک رہا ہے۔ اور اس کی پشت پر پل صراط قائم کیا گیا ہے۔ تو بنی امیہ کا خلیفہ عبد الملک لایا گیا۔ وہ پل صراط پر چند قدم چلا اور جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر پوچھا کہ پھر کیا ہوا؟ تو لونڈی نے کہا کہ پھر ولید بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی چند قدم چل کر جہنم میں گر گیا۔ آپ نے چونک کر سوال کیا کہ پھر کیا ہوا؟ تو لونڈی بولی کہ پھر خلیفہ سلیمان بن عبد الملک لایا گیا۔ تو وہ بھی تھوڑی دیر پل صراط پر چل کر جہنم میں اوندھا ہو کر گر پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ آگے کا حال جلد بیان کر تو لونڈی نے کہا کہ اے امیر المومنین! پھر آپ لائے گئے۔ یہ سنتے ہی حضرت عمر بن عبد العزیز چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ تو لونڈی کان میں کہنے لگی کہ اے امیر المومنین! میں نے دیکھا کہ آپ پل صراط سے پار ہو کر نجات پا گئے۔ قسم کھا کھا کر کہنے لگی کہ آپ ساتھی کے ساتھ پل صراط سے پار ہو گئے۔ مگر حضرت عمر بن عبد العزیز برابر پاؤں ٹپک ٹپک کر چیخ بدلتے اور روتے چلاتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ (ایجاد العلوم جلد ۳ ص ۱۲۳)

۱۵۔ حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمۃ | ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک قوم کشتی پر سمندر میں سوار ہوئی۔ اور جب کشتی بیچ سمندر میں پہنچی تو کشتی ٹوٹ گئی۔ اور ہر آدمی ایک تختہ سے چٹا ہوا پہننے لگا۔ تو بتاؤ کہ اس قوم کا کیا حال ہوگا۔



تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بے مدخوف ناک مال میں انتہائی مبہوت و مہرمان ہوں گے  
تو حضرت نے فرمایا کہ میرا حال اس قوم سے بھی زیادہ خوف ناک و حیران کن ہے۔

(ایجاد العلوم ج ۲ ص ۱۶۲)

اللہ اکبر۔ یہ ہے علم و عمل کے پہاڑوں اور آسمان ولایت کے چمکتے تاروں  
کا حال کہ یہ مقدس بندگان خدا اپنے علم و عمل کی عظمت کے باوجود کس مال میں رہتے  
تھے۔ اور خوف خداوندی کے جذبات سے مغلوب ہو کر کیا کیا؟ اور کیسے کیسے دل ہلا  
دینے والے کلمات بولا کرتے تھے؟ ہم بے علم و بے عمل غافل انسانوں کے لیے ان مقدس  
بندگان کا حال بہت ہی عبرت انگیز و نصیحت آموز ہے۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق

یا اہل! جب ہمیں آنکھیں حسابِ حرم میں

ان تبسم ریزہ ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا اہل! جب حسابِ خندہ بے جا رلائے

چشمِ گریان شفیعِ مرتبی کا ساتھ ہو

یا اہل! رنگِ لائیں جب مری بے باکیاں

ان کی نہی نہی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

(۶)

## قبر آدمیوں سے کیا کہتی ہے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ رکھ دیا جاتا ہے تو  
قبر اس مردہ سے کہتی ہے کہ اے ابنِ آدم! تو کس فریب میں پڑا ہوا کیا تجھے نہیں معلوم  
کہ میں فتنہ کا گھر ہوں۔ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں کیڑوں کا گھر  
ہوں۔ تو کس گمنام میں تھا جب تو لوگوں کو دھکا دیتا ہوا۔ میرے اوپر سے گزرتا تھا۔ تو  
اگر مردہ نیک و صالح ہوتا ہے۔ تو ایک زرخشتہ اس کی طرف سے قبر کو جواب دیتا ہے کہ  
اے قبر! یہ تو زمین پر لوگوں کو اچھی اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا۔ اور بری بری باتوں سے  
لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ یہ سن کر قبر کہتی ہے کہ یہ اگر ایسا ہی تھا تو اب میں اس کے  
پاس ہریالی لاؤں گی۔ اور اس کا بدن فربہ ہو کر دوبارہ مجھ سے نکلے گا۔ اور اس کی روح  
اللہ تعالیٰ کے دربارِ رحمت تک رسائی حاصل کرے گی (ایجاد العلوم جلد ۲ ص ۲۲۲)

عبید بن عمیر لیشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میت سے وقتِ دفن قبر  
کہتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی کا گھر ہوں۔ میں بے کسی کا گھر ہوں۔ اگر تو اپنی  
زندگی میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار تھا۔ تو آج میں تیرے لیے رحمت بن جاؤں گی اور اگر  
تو اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا تو میں تیرے لیے عذاب بن جاؤں گی۔ میں وہ جگہ ہوں کہ خدا  
کے فرمانبردار بندے مجھ میں داخل ہونے کے بعد مسرور ہو کر نکلتے ہیں اور خدا کے نافرمان  
بندے مجھ میں داخل ہو کر رنجیدہ و غمزدہ ہو کر نکلتے ہیں (ایجاد العلوم ج ۲ ص ۲۲۳)

محمد بن یسوع علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ جب قبر میں میت کو عذاب ہونے لگتا ہے تو



دوسرے مردے اس سے کہتے ہیں کہ اے شخص! کیا تو نے ہم لوگوں کا حال دیکھ کر کچھ بھی عبرت نہیں حاصل کی۔ ہمارے تو اعمال ختم ہو چکے تھے۔ لیکن تو تو زندہ تھا۔ اور تجھ کو کافی جہلت ملی۔ لیکن تو نے اپنے اعمال کی کچھ بھی اصلاح نہیں کی۔ اے ظاہری دنیا پر فریب کھانے والے! تو نے ان لوگوں سے عبرت نہیں پکڑی جو تجھ سے پہلے ظاہری دنیا پر فریب کھا کر زمین کے اندر چلے گئے۔ مالا نکہ تو ہمیشہ دیکھا کرتا تھا کہ سب کے اقرباء و اجباب لوگوں کو اس منزل تک پہنچایا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۳) ۴۔ حضرت کعب علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ مرفہ جب قبر میں وحشتوں کا منظر دیکھتا ہے۔ تو بہت گھبراتا ہے۔ اس وقت اس کے اعمال صالحہ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، صدقہ وغیرہ اس کی وحشت اور گھبراہٹ کو دور کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ قبر میں جب عذاب کے فرشتے میت کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔ کہ ہٹو تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اس نے نمازوں میں بہت لمبا لمبا قیام کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے سر کی جانب سے آتے ہیں۔ تو روزہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ہٹو۔ تمہیں اس طرف سے کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ اس نے دنیا میں روزہ رکھ کر خدا کے لیے بہت زیادہ پیاس برداشت کی تھی۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دائیں بائیں سے آنا چاہتے ہیں۔ تو حج و جہاد راستہ روک دیتے ہیں۔ کہ اس نے خدا کے لیے اپنے بدن کو بڑی تکلیف میں ڈالا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے میت کے دونوں ہاتھوں کی طرف سے آنے لگتے ہیں۔ تو صدقہ روک لیتا ہے کہ اس نے ہاتھوں سے صدقہ دیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے پہلے جاتے ہیں۔ اور رحمت کے فرشتے آ جاتے ہیں۔ اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے چوڑی کر دی جاتی ہے۔ اور اس کی قبر میں ایک قدیل جلا دی جاتی ہے۔ جس سے قیامت تک قبر میں روشنی رہے گی۔

(۷)

## قبر میں عذاب کس کس طرح ہوگا؟

عذاب قبر حقیقی ہے۔ جو قرآن مجید اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔ لہذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ عذاب قبر کیونکر؟ اور کس کس طرح ہوتا ہے؟ اس بارے میں چند مددیں پیش پڑھ لیجئے۔

۱۔ حدیث۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نجر پر سوار ہو کر بنی نجر کے باغ میں گزرے۔ اور ہم لوگ ہمراہ تھے۔ تو ناگہاں نجر اس طرح بدک گیا کہ حضور کو گمراہی دینے کے قریب ہو گیا۔ اچانک وہاں چھ یا پانچ قبریں نظر آئیں، تو حضور نے پوچھا کہ ان قبر والوں کو کوئی جانتا ہے؟ تو ایک صحابی نے کہا کہ جی ہاں مجھے معلوم ہے یہ ان مشرکین کی قبریں ہیں جو شرک کی حالت میں مر گئے ہیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ ان قبر والوں کی جماعت اپنی قبروں کے اندر عذاب میں مبتلا ہے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے۔ تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تم لوگوں کو وہ عذاب سندھ سے جو میں سن رہا ہوں۔ پھر حضور ہم لوگوں کی طرف اپنا چہرہ افر کر کے متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ سب لوگ جہنم کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو ہم لوگوں نے کہا کہ ہم جہنم سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ تو سب نے کہا کہ ہم عذاب قبر سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم سب لوگ ظاہری و باطنی قتنوں سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم ظاہری اور باطنی قتنوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں



پھر فرمایا کہ تم سب لوگ قنہ و دجال سے پناہ مانگو۔ تو سب لوگوں نے کہا کہ ہم دجال کے قتل سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵ بحوالہ مسلم)

۲۔ حدیث۔ حضرت براد بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر میں دو فرشتے (منکر و نکیر) آتے ہیں اور میت کو پٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ پھر دوسرا سوال کرتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ پھر تیسرا سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہاری طرف پیچھے گئے؟ تو مومن کہہ دیتا ہے کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ میرا یہ بندہ پکا ہے۔ لہذا اس کو جنتی پکھونے پر سلاؤ۔ اور اس کو ہشتی لباس پہناؤ اور اس کی طرف جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے قبر میں جنت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے۔ اور اس کی نظر کی دلداری بھر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور کافر سے جب منکر و نکیر سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ جانتا ہی نہیں پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ نہیں جانتا۔ پھر فرشتے سوال کرتے ہیں کہ یہ مرد کون ہیں جو تمہارے اندر پیچھے گئے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں تو کچھ بھی نہیں جانتا تو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے۔ لہذا اس کے لیے جہنم کا بستر بچھاؤ اور اس کو جہنمی لباس پہناؤ۔ اسی کی طرف جہنم کا ایک دروازہ کھول دو۔ تو اس دروازے سے جہنم کی گرم ہوا ابدیدہ قبر میں آتی رہتی ہے۔ اور اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ میت کی داہنی پسلیاں بائیں طرف اور بائیں پسلیاں داہنی

طرف ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے اوپر ایک اندھا بہرا (فرشتہ عذاب) لوہے کی ایک ایسے گرز کے ساتھ مسلط کر دیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس گرز سے پہاڑ کو مارے تو پہاڑ مٹی ہو کر بکھر جائے۔ اسی گرز سے وہ فرشتہ عذاب اس مردہ کو ایسی مار مارتا ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر مخلوق سوائے انسانوں اور جنوں کے سب اس مار کو سنتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۲۵ و ص ۲۶ بحوالہ ابوداؤد)

۳۔ حدیث۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی قبر میں ننانوے اڑدے مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اس کو کاٹتے اور ڈنٹتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ اور وہ اتنے زہریلے ہیں کہ اگر ان میں کا ایک اڑدھا ایک مرتبہ زمین پر پھونک مار دے تو زمین کبھی بسری نہ اگائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۶)

۴۔ حدیث۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد بن عاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن میں گئے۔ جب حضور نماز جنازہ پڑھا چکے۔ اور وہ قبر میں اتارے گئے۔ اور مٹی برابر کر دی گئی تو حضور نے تسبیح پڑھی اور ہم لوگ بھی دیر تک تسبیح پڑھتے رہے۔ پھر حضور نے تکبیر پڑھی۔ اور ہم لوگ بھی دیر تک تکبیر پڑھتے رہے۔ تو کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس بندہ صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرمادیا۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۶)

۵۔ حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی صاحبزادی بی بی زینب کے دفن میں تشریف لے گئے۔ اور وہ بکثرت بجا رہا کرتی تھیں۔ تو جب حضور ان کی قبر میں اترے۔ تو آپ کا چہرہ انور زرد ہو گیا۔ پھر جب قبر سے باہر تشریف لائے تو خوشی سے حضور کا چہرہ انور چمکنے لگا۔ تو میں نے



عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں ہوا؟ تو فرمایا کہ قبر نے میری بیٹی کو ایک مرتبہ دلوپا۔ تو مجھے دلوپچنے اور عذاب قبر کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ پھر ایک فرشتہ نے آکر مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف فرمادی۔ تو مجھے اس سے خوشی کے ساتھ اطمینان ہو گیا قبر کا دلوپنا اس زور کا تھا کہ اس کی آواز مشرق و مغرب میں سنی گئی۔ (اجیاد العلوم ج ۲ ص ۴۳۸)

(۸)

## اموات کو سلام و ثواب کس طرح پہنچتا ہے

اس پر اہل سنت و جماعت کے تمام اماموں کا اجماع و اتفاق ہے کہ زندوں کا سلام و دعاء اللہ ایصالِ ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ اور ان کے لیے نفع بخش و فائدہ مند ہے۔ ہدایہ شریف میں ہے کہ

الْأَصْلُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ  
الْإِنْسَانَ لَوْ أَنَّهُ يَفْعَلُ ثَوَابَ عَمَلِهِ لَنَفَعَهُ  
صَلَاةٌ أَوْ صَوْمٌ أَوْ مَدَّةٌ أَوْ غَيْرُهَا  
عِنْدَ أَهْلِ الشَّيْءِ وَالْجَمَاعَةِ۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب اپنے خیر کو پہنچا دے۔ خواہ نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا ان کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو یہ اہل سنت و

ہدایہ ج ۱ ص ۲۱۱ باب الحج عن النیر۔ جماعت کا مذہب ہے۔

اب اس سلسلے میں ہم چند بزرگوں کے اقوال یہاں نقل کرتے ہیں جن سے ہدایت کا نور طلوع ہوتا ہے۔ امید کہ ان سے ہر طالب حق کو روشنی ملے گی۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک میت کی نماز جنازہ پر یہ دعا فرمائی جس کو میں نے یاد کر لیا کہ۔

اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت دے۔ اور اس کی ہمانی باعزت فرما۔ اور اس کی قبر کو وسیع فرما دے۔ اور اس کو پانی اور برف اور



کرتے

ایہ بہت ہی عظیم المرتبت محبت ہیں۔ اور

بہت ادنیٰ مقام رکھتے ہیں۔ روزانہ پانچ سو رکعت نوافل اور ہر تیسرے دن قرآن مجید

ختم کرنا ان کا معمول تھا۔ سلسلہ جہ میں انکا دصال ہوا۔ ان کا بیان ہے کہ طاعون (پلیگ) کے زمانہ میں ان کے سب دوستوں نے ان کو بتایا کہ ان کے تعلقہ میں ایک شخص نے ایک شخص کو مار دیا تھا۔

گئے رہا ہے یہیں ایک آدمی کھڑا نہ بھر سکاں مہیا کرنا تھا۔ اور بھارتوں پر عمار پر چھ کر

کاموں سے بنائے اور تمہاری عزت پر رجم فرمائے۔ اور تمہاری نیکیوں کو قبول فرمائے۔ اس

آدمی کا بیان ہے کہ میں ایک شام کو قبرستان نہیں گیا تو رات کو میں نے خواب دیکھا کہ

ایک کثیر جماعت میرے پاس آئی۔ اور جب میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ کس

مردیت سے اپنا ٹوک میرے پاس آئیے گا تو ان لوگوں سے بجایا کہ روزانہ مہمانی دعا مانتر، بیمار سے پاس آنا کہ آقا تمہیں لکھیں، ایک روز تیار، دو دعاؤں کا عربی لوگوں کے

ماس نہیں آیا۔ اس کی یاد جب ہے؛ اس خواب کے بعد کبھی میں نے قبرستان جا کر دعائیں

ما یکنما نہیں چھوڑا۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۸۱)

۶۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ | علی بن موسیٰ مداد کا بیان ہے کہ میں

میں گار اور محمد بن قدامت جو ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کو لاہور سے روانہ ہوئے۔ جب مستوفی دہلی مو گئے۔ تو

ایک نابینا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنے لگا۔ تو امام احمد بن حنبل نے اس سے کہا

کہ اسے فلاں! قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ پھر جب ہم لوگ قبرستان

سے باہر نکل آئے۔ تو محمد بن قدامہ جوہری نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ مبشر بن

اسمعیل علی کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ قوام احمد بن اسمعیل سے کہا کہ وہ قابلِ بحروسہ

اوپر سے دھو دے اور اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو

۷۷

منافیت فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور عذر قبول نہ کرے۔

اپنی پناہ میں رکھے۔

اس دعامد نبوی کو سنکر حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ تمنا ہو گئی کہ کاش

اس مکتبہ کی جملہ میری مکتبہ ہوتی۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ ص ۱۴۵)

۲۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرآن اور کتب ماس آکر ہر طرح کوٹ کر تھک کر سمجھتا

تھا کہ نماز شروع کر دی ہے۔ پھر وہ سلام عرض کرتے۔ اور واپس لوٹ جاتے۔

دایجاد العلوم جلد سوم کتاب

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | آپ بیان فرماتے ہیں کہ جو مسلمان کسی

تو نہا میں اس سے جان بھجان رہی ہو یا نہ رہی ہو یہ حال ہی ہے کہ یہ

کوستا ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۱ ص ۱۴۱)

حضرت زعفران رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ ایک تابعی بزرگ ہیں۔ اور علم حدیث و

فن قرأت کے ایک عظیم استاد ہیں۔ یہ

ہے۔ یہ کہیں سے سیکڑوں مرہ سے زیادہ دیکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر صحابی

سلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام کر کے گھر واپس چلا آیا۔

$\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$



اور ثقہ محدثین نے اسے تصدیق کیا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا کہ جی ہاں۔ تو محمد بن قدامہ نے یوحنا کہ وہ حدیث میں آپ کے استاذ بھی ہیں خبر دی ہے کہ عبدالرحمن بن عطاء بن بلج اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کیا تھا کہ میں کے بعد میرے سر پرانے مسجد بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیتیں پڑھیں جائیں اور انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو وصیت کرتے سنا ہے یہ سنکر امام احمد بن حنبل نے علی بن موسیٰ حداد کو بھیجا کہ جا کر اس نابینا سے کہہ دو کہ وہ قبر کے پاس قرآن مجید پڑھا کرے۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۲۵)

۷۔ حضرت محمد بن احمد مروزی علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم لوگ قبرستان باڈ تو سورہ فاتحہ اور قل هو اللہ اور قل اعوذ برب المفلک اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو پہنچا دو۔ تو اس کا ثواب تمام قبر والوں کو پہنچ جائے گا۔ (ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۲۵)

۸۔ حضرت ابو قلایہ علیہ الرحمۃ | یہ بہت ہی جلیل الشان محدث کبیر ہیں اور بڑے مشہور عابد بھی ہیں۔ یہ فرماتے ہیں کہ میں شام سے بصرہ جاتے ہوئے "خندق" میں اتر پڑا۔ اور دھنوک کر کے میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ پھر میں جاگا تو صاحب قبر مجھ سے شکایت کرنے لگا کہ تم نے آج کی رات مجھے تکلیف پہنچائی۔ پھر وہ کہنے لگا کہ تم لوگ عمل کرتے ہو اور ہم عمل نہیں کرتے سن تو تمہاری دو رکعتیں تمام دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔ پھر یہ کہا کہ تم جا کر دنیا والوں سے ہمارا سلام کہہ دینا۔ اور یہ بھی کہہ دینا کہ تمہاری دعائیں پہاڑوں کے شن عظیم بن کر ہم لوگوں کے پاس آیا کرتی ہیں۔

(ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۲۵)

۹۔ حضرت محمد طوسی معلم علیہ الرحمۃ | ابو بکر رشیدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد کہ ابوسعید صفار سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے۔ تو ہم تو نہیں بدے۔ مگر تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابوسعید صفار سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتا تھا۔ اور کچھ ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا۔ لیکن اس جمعہ کو نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہو گئی ہے۔

(ایضاد العلوم جلد ۲ ص ۲۵)

۱۰۔ حضرت بشار بن غالب نجرانی علیہ الرحمۃ | آپ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت رابعہ بصریہ مدویہ کے لیے بکثرت دعائیں مانگا کرتا تھا۔ تو ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اے بشار بن غالب! تمہاری دعائیں ہدیہ کی شکل میں نور کی تھالیوں میں ریشمی رومال سے چھپا کر ہمارے پاس آیا کرتی ہیں تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یاد رکھو زندوں کی دعائیں اموات کے لیے مقبول ہو کر قند کے طباق میں رکھ کر ریشمی کپڑے کے سر پوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لائی جاتی ہیں۔ اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا ہدیہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ بیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا آدمی ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصالِ ثواب (فاتحہ) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا۔ اور جب ہدیہ آجاتا ہے تو اس کو دنیا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ (ایضاد العلوم ج ۲ ص ۲۵)



**ضروری سبق** | کاشش مسلمانوں کو ان حقائق سے کچھ سبق ملتا اور انہیں عبرت حاصل ہو کر ہدایت کی روشنی اور توفیق نصیب ہوتی۔ جو اپنے ماں باپ اور بھائیوں بہنوں اور بیٹوں، بیٹیوں وغیرہ اعزہ و اقرباء کو قبروں میں دفن کرنے کے بعد پھر ان کا کچھ بھی خیال نہیں رکھتے۔ نہ ان کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی قبرستان میں قدم رکھتے ہیں نہ کبھی دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ نہ صدقہ و خیرات اور نیاز و ناکھ کے ذریعے کبھی ایصالِ ثواب کرتے ہیں نہ ان کے لیے کبھی قرآن خوانی کرائیں۔ نہ کتابوں کو کھانا کھلا کر اور کپڑا پہنا کر ان کی مدحوں کو ثواب پہنچائیں۔ نہ چہلم نہ ششم ہی نہ برسی پر انہیں یاد رکھ کر ان کی فاتحہ تلائیں۔ بلکہ اب تو وہابیوں نے یہ غضب ڈھایا کہ زیارت قبور اور نیاز و ناکھ کو قبر پرستی اور بدعت قرار دے کر مسلمانوں کو اپنے مردہ عزیزوں سے بالکل ہی رشتہ و تعلق کاٹ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اپنے ماں باپ اور بزرگوں کو اس طرح بھول گئے کہ کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے۔ احسان فراموشی اور مطلب پرستی کی اس سے زیادہ گھناؤنی مثال اور کیا ہوگی؟ کہ ماں باپ اور بھائیوں بہنوں کے وارث بن کر ان کی جائیدادوں پر تو قابض ہو کر مزے اٹا رہے ہیں۔ مگر ان بزرگوں اور عزیزوں کو کبھی یاد کر کے ان کی مدحوں کو کسی قسم کا ثواب نہیں پہنچاتے۔ کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ہمارے باپ داداؤں نے کتنی محنت و مشقت اٹھا کر ان مکانوں اور جائیدادوں کو بنایا ہوگا جو ہمیں مفت میں دے کر دنیا سے چلے گئے۔ تو ہم ان کا شکریہ اس طرح ادا کرتے رہیں کہ ان کی قبروں پر حاضر ہو کر کبھی کبھی فاتحہ پڑھتے اور دعاء مغفرت کرتے رہیں۔ قرآن مجید میں خداوند قدوس کا فرمان ہے کہ **هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ**۔ (یعنی احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے۔ ماں باپ اور بزرگوں کا احسان تو یہ ہوا کہ انہوں نے ہم کو پالا پھروا ہم کو مکان و جائیداد دے گئے۔ تو ہمیں بھی لازم ہے

کہ ان کے احسانوں کا بدلہ یہ دیں کہ ان کو بھلائی کے ساتھ یاد رکھیں۔ اور ان کے لیے دعاء و استغفار کرتے رہیں۔ اور ناکھ کے ذریعے ان کو ایصالِ ثواب اور ان کی مدحوں کو ثواب پہنچاتے رہیں۔ بہر حال ہر مسلمان کا یہ لازمی کارنامہ ہونا ہی چاہیے۔ کہ وہ اپنے ماں باپ، دلو، دادا اور اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ہمیشہ یاد رکھیں اور کبھی کبھی ان کی قبروں کی زیارت اور ان کی فاتحہ و ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت و استغفار سے ہرگز ہرگز غافل نہ رہیں۔

ما نونہ ما نوز آپ کو یہ اختیار ہے  
ہم نیک و بد بخل کو سمجھائے ہائیں گے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ وَهُوَ حَسْبِيَ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ۔



## دربارِ خداوندی میں حساب کس طرح ہوگا

خداوند تبار و جبار کے دربار میں بندوں کے حساب و کتاب کا منظر بہت ہی عجیب اور بے مدخوف ناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جو بہت ہیست ناک اور انتہائی خوف ناک ہوں گے۔ وہ اپنی کرخست آواز سے ڈانٹ کر بھڑکتے اور ہانکتے ہوئے لوگوں کو دربارِ خداوندی میں حاضر کریں گے۔ اور خداوند قدوس ایسے غضب و جلال میں ہوگا کہ الاماں والہ غیظ اسب سے پہلے انبیاء کرام کی مقدس جماعت حساب نبی کے لیے پیش ہوگی۔ اور اللہ عزوجل ان مقدس نفوس سے سوال فرمائے گا کہ جب تم لوگوں نے میرے احکام اپنی اپنی قوموں کو پہنچائے۔ تو تمہاری قوموں نے تم کو کیا جواب دیا؟ تو اس سوال کی عظمت و ہیبت سے انبیاء کرام کی عقلیں مبہوت ہو جائیں گی۔ اور ان کا علم اس قدر فراموش ہو جائے گا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ بے شک تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے کہ:

يَوْمَ تَجْمَعُ اِلَيْهِ الرُّسُلُ (یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو قِيَمُوهٗ مَا ذَا اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا بِاِنَّكَ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ (یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا کہ تمہاری قوموں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ تو سب یہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں بے شک سب غیب کی باتوں کو تو ہی جاننے والا ہے

(پ۔ المائدہ۔ آیت ۱۰۹)

حقیقت میں رسولوں کو سب کچھ معلوم تھا۔ مگر اس وقت شدت ہیبت اور جلال

خداوندی کی بہشت سے ان کی عقلیں خوفزدہ ہو کر مبہوت ہو چکی ہوں گی۔ اور ان کا سارا علم فراموش ہو چکا ہوگا۔ اس لیے ان کا یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں۔ جس وقت وہ تبار و جبار حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ تہدید آمیز سوال فرمائے گا۔

اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذْ دِیْنِیْ (کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم لوگ مجھ کو دِیْنِیْ اَتَّخِذْ مِنْ دِیْنِ اللّٰهِ آیت ۱۱۶) اور میری والدہ کا اللہ کے سوا دوسرا خدا بنا لو۔ تو اس سوال کی ہیبت و جلالت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کئی برس تک مبہوت ہو کر خاموش رہیں گے۔ پھر جب انہیں قدس سکون قلب نصیب ہوگا۔ تو عرض کریں گے کہ:

مُبَحِّثُكَ مَا یَكُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ (اے اللہ! تو پاک ہے۔ میرے لیے یہ جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوگا۔ تو فرود تجھے معلوم ہوگا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی ہے سب غیبوں کا جانتے والا

(پ۔ المائدہ آیت ۱۱۶)

انبیاء اور رسولوں کے بعد پھر فرشتوں سے حساب لیا جائے گا۔ اس شدت حساب و سوال اور خدا کے غضب و جلال کو دیکھ کر تمام امتیں خوفزدہ ہو کر رزاں و ترساں ہو جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ جہنم کو حاضر کریں۔ تو بہت سے فرشتے اس کی لگاموں کو پکڑے ہوئے جہنم کو لائیں گے۔ اور جہنم جو سختی چنگھاڑتی اور شور مچاتی ہوئی آئے گی۔ اور تمام مخلوق اس کی چیخ و چنگھاڑ کو سن کر اس طرح ہم جاتیں



گئے کہ خوفِ دہرا اس سے بے خود ہو کر سب لوگ گھٹنوں کے بل زمین پر گر پڑیں گے پھر اللہ تعالیٰ کفار و مجرمن سے علی رؤس الہ شہاد سوال فرمائے گا اور لوگوں کے اعضاء کے کرتوتوں کو بیان کریں گے۔ اور پھر سے مجمع میں خوب خوف و سواٹیاں ہوں گی۔

مؤمنین میں سے کچھ لوگوں کے نامہ اعمال ان کے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے تو خدا کے فضل کی بنا پر ان لوگوں سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں کو ان کے نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ تو ان لوگوں سے خدا کی عدل کی بنا پر بڑا سخت حساب لیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے کہ۔

فَاَمَّا مَن اَوْفَىٰ كِتَابًا يَبِينُهُ ۖ  
فَسَوْفَ يُحَاسِبُهَا بِنَاصِيَةٍ ۖ  
وَيَقْلِبُ اِلٰى اَهْلِيهِ مَسْرُورًا ۖ  
وَاَمَّا مَن اَوْفَىٰ كِتَابًا يَزِيدُهُ  
فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ۖ وَيَصْطُرُ  
بِجَهَنَّمَ ۖ

(پ ۳۰۔ سورۃ الانشقاق) آگ میں داخل ہو گا۔

الغرض خداوند تبارک و تعالیٰ کے دربار میں حساب اعمال کا مرحلہ نہایت ہی دلہلہ و زبے مد خطرناک انتہائی روح فرسا و جانسوز ہے۔ ارحم الراحمین اپنا فضل و کرم فرمائے اور تمام مومنین اہل سنت و جماعت کو اس پر خطر منزل سے سلامتی و عافیت کے ساتھ گزار کر منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور جہنم سے نجات عطا فرما کر جنت کی دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ رَامِينَ بِحَرَمَةِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَبَدًا  
(اَلَا بَدِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحْمٰنِ)

(۱۰)

## جہنم و جنت میں داخلہ کیونکر ہو گا

جہنم کی قیدی | جہنم چونکہ غضبِ خداوندی اور اس کے عذاب و عقاب کا منظر ہے اس لیے اس کے دروازے غضبِ الہی کے نشاں ہیں۔ جنہیوں کو

عذاب کے فرشتے گروہ درگروہ نہایت ذلت و حقارت کے ساتھ اپنی ڈانٹ ڈپٹ اور کراخت آوازوں سے جانوروں کی طرح ہانکتے ہوئے جہنم کے پھاٹکوں کی طرف چلاتے ہوں گے اور جہنمی گروہ منہ نکالتے نہایت ہی تلکین و حزین صورت بنائے۔ جبکہ ان کے چہرے سیاہ اور خوف و ہراس اور ایسی و نامرادی کی وجہ سے ان پر دھوئیں اڑ رہے ہوں گے شرم و ندامت سے سر جھکانے آنکھیں نیچی کیے ہوئے جہنم میں داخل کرنے کے لیے لائے جائیں گے اور جیسے ہی جہنم کے بڑے بڑے دروازوں پر پہنچیں گے تو پہلے فرشتوں کی لعنت و ملامت اور ان کی دھتکار و پھٹکار سنیں گے۔ پھر عذابِ جہنم کے فرشتے اپنی نہایت ہی سخت و کراخت آوازوں میں ڈانٹ کر ان سے پوچھیں گے کہ کیا دنیا میں خدا کے رسول تمہارے پاس تھیں خدا کی آیتیں سنانے اور اس برے دن ڈلانے کے لیے نہیں آئے تھے؟ تو سب جہنمی اپنی بھی اور بھرائی ہوئی آوازوں سے اپنے جرم کا اقرار کریں گے۔ اور کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ اللہ کے رسول یقیناً ہمارے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے طرح طرح سے ہم لوگوں کو بھایا۔ اور اس دن کے عذاب سے ہمیں ڈرایا تھا۔ مگر ہماری شامت تھی کہ ہم نے ان کی صداقت اور حقانیت بھری تقریروں کو جھٹلایا۔ جس کا انجام ہم نے آج اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ہم پر عذاب کی بات



پوری ہو کر رہی پھر عذاب کے فرشتے یہ کہہ کر انہیں ذلت کے ساتھ جہنم میں پھینک دیں گے کہ جاؤ۔ اب جہنم میں چلے جاؤ۔ جہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تہیں عذابوں میں گرفتار ہو کر رہنا ہے۔ اور یہ جہنم مشکروں کا اتنا بڑا اور اسی قدر بدترین ٹھکانا ہے کہ اس سے زیادہ بڑا اور اس سے بڑھ کر بدترین ٹھکانا کوئی سوچا ہی نہیں جاسکتا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اپنے معجزانہ انداز بیان میں اس بے ہول تک منظر کی تصویر کشی کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

وَسَيُنْزِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ  
 دُمْرًا مَحْتًا إِذَا هُمْ فِيهَا  
 أَبْعَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ  
 يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ  
 آيَاتِ رَبِّكُم وَيُنذِرُونَكُمْ  
 لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا بَلَى  
 وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ  
 عَلَى الْكَافِرِينَ قِيلَ ادْخُلُوا  
 أَبْعَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا  
 فِيئْسَ مَثْوًى الْمُكَذِّبِينَ -

(پ ۲۴۰۔ الزمر آیت ۷۱-۷۲)

**جنت کے مہمان** | جتنی اپنی اپنی ساریوں پر نہایت اعزاز و احترام کے ساتھ رہے جائیں گے۔ وہ گروہ گروہ جنت کی طرف تعظیم و تحکیم کے ساتھ بلائے جائیں گے اور جب اس مقدس گروہ کد سائی جنت کے شاندار دروازوں کے پاس ہوگی۔ تو ایک دم تمام دروازے کھل جائیں گے۔ اور استقبال کرنے والے ملائکہ کی مقدس جماعت ہر طرف سے سلام و اکرام اور خوش آمدید کا فرو بہتہ کرے گی اور

جنتی نہایت ہی ہشاش و ہشاش اور خوش و خرم ہو کر جنت میں داخل ہوں گے۔ اور  
 یہ کہتے ہوں گے کہ الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ ہمیں سچ کر دکھایا۔ اور ہمیں  
 اس زمین جنت کا وارث بنا دیا کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ تو واہ۔ واہ ملل صالح کرنے  
 والوں کا ثواب کیا ہی خوب ہے۔ اور عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے بذبہ سرور اور  
 جوش و سرور کے ساتھ ملائکہ مقربین حمد و تسبیح اپنی کانفرنس لگاتے ہوں گے۔ چنانچہ  
 قرآن مجید اپنے قدسی انداز بیان میں اس کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ  
 وَ سَيُنْفِقُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ  
 إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا  
 جَاءَتْهُمْ وَأُفْتُِحَتْ أَبْوَابُهَا  
 وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ  
 عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا  
 خَالِدِينَ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ  
 لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا  
 وَأَوْفَقَنَا الْأَرْضَ نَتَّبِعُوهُ  
 مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ  
 فَنُغْنَىٰ عَنْهُ الْعَالَمِينَ ۚ  
 وَنُزَوِّلُ الْمَلَائِكَةَ حَافِِّينَ  
 مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ  
 بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَذُكْرِتِ  
 بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ



الْعَلَمِينَ •

اور (ہر طرف سے) یہی کہا جائے گا کہ سب  
غریبیاں اللہ کے لیے ہیں جو اسے جہانوں

ۛ

(پ ۲۴ - الزمر آیت ۷۵)

کاپا لے والا ہے ۔

بہر حال دخول جہنم اور جنت میں داخلہ کا منظر بہت ہی طہرت خیر و نصیحت آموز  
ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جہنم میں لے جانے والے عقائد و اعمال سے توبہ کرے  
اور کبھی بھی ان اعمال کا ترکیب نہ ہو۔ اور جنت میں لے جانے والے عقائد و اعمال پر  
مستقیم رہ کر ان عقائد و اعمال کا زندگی بھر پابند رہے۔ کون کون سے اعمال جہنم میں  
لے جانے والے ہیں؟ اور کون کون اعمال صالحہ جنت میں لے جانے والے ہیں؟ اس  
سلسلے میں ہماری دو کتابیں (۱) جہنم کے خطرات (۲) اور بہشت کی کنجیاں پڑھ لینی ضروری  
ہیں۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد  
والہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ۔

## جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ہدیہ شائع شدہ کتب

کہی ان کہی، زکوٰۃ کی اہمیت،

عصمت نبوی ﷺ کا بیان، فلسفہ اذانِ قبر،

رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم میزبان؟

میلاد ابن کثیر، عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل

مسائل خزان العرفان، عورت اور آزادی،

الرواح الزکیہ، ستر استغفارات،

امام احمد رضا قادری رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مخالفین کی نظر میں



حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم،

فتاویٰ حج و عمرہ، نسب بدلنے کا شرعی حکم

تخلیق پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار،

دعاء بعد نماز جنازہ، طلاق ثلاثہ کا شرعی حکم

ضبط تولید کی شرعی حیثیت (برتھ کنٹرول پر جامع تحریر)

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات المدینہ، بہار شریعت مسجد، بہادر آباد، کراچی

ضیاء الدین پبلی کیشنز، ہندو شہید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ غوثیہ ہوسٹل، پرانی سبزی منڈی، نزد عسکری پارک، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، میمن مسجد مصلح الدین گارڈن، کراچی (حنیف بھائی انگوٹھی والے)

مکتبہ فیض القرآن، قاسم سینٹر، اردو بازار، کراچی 32217776

رابطے کے لئے 021-32439799، 0321-3885445

محترم القام جناب ..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے تحت ہر ماہ ایک مفت کتاب شائع کرتی ہے جو کہ پاکستان بھر میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے گزشتہ دنوں جمعیت نے سال رواں کے لئے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی نئی پالیسی کا اعلان کیا ہے جس کے تحت حکومت کے اعلان کے مطابق ڈاک کے اخراجات میں سو فیصد اضافے کی وجہ سے ممبر شپ حاصل کرنے کی فیس 100/- روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔

اس خط کے ذریعے آپ سے التماس ہے کہ آپ اس خط کے آخر میں دیئے ہوئے فارم پر اپنا مکمل نام اور پتہ خوشخط لکھ کر ہمیں مئی آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیں تاکہ آپ کو نئے سال کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کے سلسلہ مفت اشاعت کا ممبر بنالیا جائے۔ صرف اور صرف مئی آرڈر کے ذریعے بھیجی جانے والی رقم قابل قبول ہوگی، خط کے ذریعے نقد رقم بھیجنے والے حضرات کو ممبر شپ جاری نہیں کی جائے گی۔ البتہ کراچی کے رہائشی یا دوسرے جو حضرات دستی طور پر دفتر میں آکر فیس جمع کروانا چاہیں تو وہ روزانہ شام 4 بجے سے رات 12 بجے تک رابطہ کر سکتے ہیں، ممبر شپ فارم جلد از جلد جمع کروائیں۔ دسمبر تک وصول ہونے والے ممبر شپ فارم پر سال کی پوری 12 کتابیں ارسال کی جائیں گی البتہ اس کے بعد موصول ہونے والے ممبر شپ فارمز پر مہینے کے اعتبار سے بتدریج ایک ایک کتاب کم ارسال کی جائے گی مثلاً اگر کسی کا فارم جنوری میں موصول ہوا تو اسے 11 کتابیں اور اگر کسی کا فروری میں موصول ہوا تو اسے 10 کتابیں ارسال کی جائیں گی۔

نوٹ: اپنا نام، پتہ، سابقہ ممبر شپ نمبر اور سیریل نمبر (مئی آرڈر اور فارم دونوں پر) اردو زبان میں نہایت خوشخط اور خوب واضح لکھیں تاکہ کتابیں بروقت اور آسانی کے ساتھ آپ تک پہنچ سکیں۔ نیز پرانے ممبران کو خط لکھتے ضروری نہیں بلکہ مئی آرڈر پر اپنا موجودہ ممبر شپ نمبر لکھ کر روانہ کر دیں اور خط لکھنے والے حضرات جس نام سے مئی آرڈر بھیجیں خط بھی اسی نام سے روانہ کریں۔ مئی آرڈر میں اپنا فون نمبر ضرور تحریر کریں۔ تمام حضرات دسمبر تک اپنا فارم جمع کرادیں۔ ہمارا پوسٹل ایڈریس یہ ہے:

فقط

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان سید محمد طاہر نعیمی (معاون محمد سعید رضا)

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی 74000 شعبہ نشر و اشاعت 021-32439799

0321-3885445

نام ..... ولدیت ..... مکمل پتہ .....

فون نمبر ..... سابقہ سیریل نمبر .....

نوٹ: ایک سے زائد افراد ایک ہی مئی آرڈر میں رقم روانہ کر سکتے ہیں اور فارم نہ ملنے کی صورت میں اس کی فوٹو کاپی استعمال کی جاسکتی ہے۔